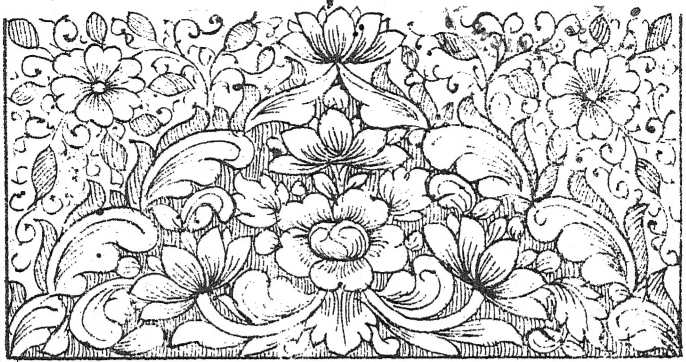


وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

الحمد لله المتكبر عظيم الجلال
الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا
هدى الله لنا ربنا محمد بن عبد الله
صلى الله عليه وسلم

بابتہام اول الکونین ہندو دارین بندہ علی حسین عفی اللہ عنہ

بمطبع روہلی و نئی انطباعات



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً

یعنی زمین پر پڑتا ہے اللہ کرے کہ بجاوے تمہیں نجاست یعنی ہر طرح کے گناہ اور غصہ اور سختی
کو اسے اہل بیت اور پاک رکھ کر تم کو پاک رکھنا۔ واضح ہو کہ مفسرین اور محدثین شیعہ
اور سنی کے سب بتواتر لکھتے ہیں کہ یہ آیت شان میں آلِ عبا کے نازل ہوئی ہے
اور وہ پانچ تن ہیں محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین اور جس سی مفسر نے کوئی روایت
خلاف ایسے لکھی ہے وہ خارج کی بنائی ہوئی ہے چنانچہ عکرمہ ایک غلام تھا ابن عباس
کا اللہ محفوظ رکھی ہر مسلمان کو وہ خارجی ہو گیا تھا سو اسی ابن جریر اور ابن ابی حاتم
سنت جماعت کے دو عالموں نے یہ بھی لکھا ہے کہ اہل بیت مومنین یعنی پیغمبر صلی
کی بیویوں کو حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے سو بعد تحقیق کے اسکا خروج علما کی سنت
جماعت کو بھی معلوم ہوا اسکا قول قابل اعتبار نہ رہا چنانچہ تہذیب الکمال و تقریب
اور لسان المیزان کتابائے معتبرہ چال اور شیخ عبدالحق دہلوی کے ترجمہ مشکوٰۃ المفہوم

اور ابن خلکان وغیرہ کی تصنیفات اور تاریخ میں مفصل نہایت صحت مندی ہو چکی ہے
 کہ یہ خارجی ہو گیا تھا اور خوارج کی رائے بموجب حدیثین بیان کرتا تھا یہ غلام تھا ابن
 عباسؓ کا انکو صاحبزادہ نے اسی لئے اسی بیچڑا لایا تھا اور حدیثین جو خاص اہل بیت میں سے
 اور اہلبیت اور اصحابوں بلکہ اکثر ان لوگوں نے جو آل عباسؓ مخالفت ہی کرتے ہیں
 روایتیں کی گئی ہیں کہ بے شک اس آیت میں سو آل عبا کے دوسرا کوئی شخص
 مرد یا عورت ہرگز داخل نہیں چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح موطا اور صحیح ابی داؤد اور
 صحیح مسلم اور جامع الاصول اور مشکوٰۃ شریف اور سند احمد حنبلی اور مجمع کبیر طبرانی
 اور وسیط واحدی اور جمع بین الصحاح الستہ رزین العبدری اور جمع بین الصحیحین
 حمیدری اور صحیح نسائی اور مفتاح النجا اور نزہۃ الارباب مرزا محمد محمد خان بدخشی
 اور مودات سید علی ہمدانی شافعی اور مناقب ابن مغازی شافعی وغیرہم میں اہلبیت
 اور راویان معتد و متواتر انس بن مالک اور ابن عباسؓ اور سعد وقاصؓ اور ابی سعید
 خدریؓ اور وثاہ بن اصقع اور ام المؤمنین جناب عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ وغیرہ
 اکثر راویان معتد سے ثابت اور متحقق ہے کہ پیغمبر صاحب ایک چادر اور ہونو تھی
 بلکہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ صحیح مسلم میں رنگ نکاس چادر کا لکھا ہے کہ
 منقش سیاہ بالونکی تھی جو جناب مولائے مومنین علیؓ ابن ابیطالبؓ اور سپیدہ
 نساء العالمین حضرت فاطمہؓ زہراؓ اور دونو شاہزادوں یعنی حسنؓ کو اس چادر
 کے اندر لیکر یہ آیت پڑھی قریب ظاہر ہو گا کہ یہ آیت ہی کئی بار نازل ہوئی اور اس بار
 میں احادیث میں بھی طریقہ ہائے گوناگون سے ہیں یعنی بارہا انواع و اقسام سے حضرت
 فرماتے رہے ہیں اور یہ آیت پڑھتے رہے ہیں اور عرض اس نزول اور ارشاد بار بار

میں اظہار عظمت و جلالت الٰہی کی ہستی تاکہ لوگوں کو نیکوئی کی طرف زیادہ تر ملاحظہ اور
 پیار گار رہے کیونکہ بیان آیہ مودۃ فی القربی میں بخوبی ظاہر ہو چکا ہے کہ بے محبت
 اور پاسداری حقوق اور اتباع انکوائمان ہی نہیں ہوتا چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح مطا
 اور صحیح ابو داؤد اور جامع الاصول میں انس بن مالک سے مروی ہے کہ بعد از ول
 اس آیت تہلیل کے چہم ہینز تک پیغمبر صاحب ہر صبح کو جناب سیدہ دو جہان کے
 دروازہ پر سجدہ کرتے تھے تو فرماتے تھے الصلوٰۃ الصلوٰۃ اہل بیت انما یرید
 لیزہبکم لرحم اہل بیت ولیطہرکم تطہیر یعنی نماز پڑھو نماز پڑھو یعنی درود اور رحمت
 درود اور رحمت تم پر ہو جو اہل بیت تا آخر ترجمہ کیا ہے۔ پہلے سلسلہ بحری میں قریب
 زمانہ رفاقت جناب سیدہ دو جہان جناب فاطمہؑ ہوا اور ایک دفعہ روز مبارک
 کو اور ایک دفعہ حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں غرض کہی بار نزول اس کا ظاہر ہے ایک دفعہ
 جو یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت پیغمبر صاحب ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کے دوست
 میں تھی یہ ام المؤمنین فتویٰ ہیں کہ میں اس وقت دروازہ پر بیٹھی تھی اور گھر میں حضرت
 آنحضرتؐ اور علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی حضرت علیؑ و فاطمہؑ
 و حسنؑ کو چادر اوڑھائی اور کہا کہ اللہم ہولار اہل بیتی فاذهب عنہم الرحمن علیہم تطہیر
 یعنی بار خدا یا یہ میں اہل بیت میری لیجا تو ان سے گناہ اور ظاہر کر تو انہیں ظاہر کرنا
 میں عرض کی کہ یا حضرت کیا میں انہیں اہلبیت میں فرمایا کہ تو بھی طرف نیکی کی ہی
 اور بی بی بنی کی کذا فی صحیح ابی داؤد و ہو کتاب السنن۔ اور یہی یہ ام المؤمنین فرما
 میں کہ میں اس چادر کا کونہ اٹھایا تاکہ میں بھی داخل ہوں اور عرض کی کہ یا حضرت
 میں بھی داخل ہوں سو پیغمبر خدا نے چادر کو انکی ہاتھ سے کھینچ لیا اور فرمایا کہ تم بھی

نیکی پر ہو کذا فی مسند احمد جمیل یعنی نیکی پر ہو تم اگرچہ اہل بیت میں نہیں ہو کیونکہ
 یہ خصوصیت آیہ تطہیر کی ہم باچون لوزی جموں کو واسطے مخصوص ہو کذا فی اصول
 و جامع البرکات اور اسی روایت میں پیچ مسند احمد جمیل کے ہو کہ ام سلمہ فرماتی ہیں
 کہ پیغمبر خدا نے چادر اُن چاروں صاحبوں کو اوڑھا کر ہاتھ اوپر اٹھ رکھا اور لفظ ارشاد
 لکے کہ اللہ ہم ان ہولاء آل محمد فاجعل صلواتک برکاتک علی محمد و آل محمد انک حمید
 یعنی یا خدا یہ بین آل میری پس گردان تو درود اور برکات اپنی اور محمد اور آل محمد
 کے تحقیق تو شکر کیا گیا بزرگ ہو تفسیر مدارک میں ہو کہ پیغمبر خدا نے چادر میں پیٹا علی کو
 فاطمہ حسنین کو اور خود بھی اُس چادر کے اندر ہوئی اور فرمایا کہ یہ ہیں اہلبیت میری
 یا خدا تو ظاہر رکھ انہیں پس حضرت جبریل یہ آیت خدا تعالیٰ کی طرف سے لیکر آیا اور
 تیمنا اور تبرک چادر میں داخل ہوئی اور صاحب مدارک بھی لکھتا ہو کہ عکرمہ کہتا ہو
 کہ مراد ازواج ہیں بموجب ظاہر تفسیر کے کہ گھر میں جو روین رہتی ہیں لیکن خدزی
 اور انس اور ام المؤمنین ام سلمہ اور عائشہ سب کہتی ہیں کہ یہ آیت بیچ حق علی
 وفاطمہ و حسنین کی ہو اور اگر ازواج مراد ہوتی ہے سبب سکونت بنی کے گھر کی تو
 ائمتہ خدا تعالیٰ فرماتا لید سب عنکن یعنی صنیر مونت ہو فرماتا یہی بعینہ تو تفسیر
 مدارک کا۔ واضح ہو کہ یہ عکرمہ وہی غلام ابن عباس کا ہو جسکا ذکر اوپر لکھا گیا
 کہ بموجب رائی خواج کے روایت کرتا تھا اور سوا اسکے نزدیک کے باپ کے وقت میں
 بہت لوگ اس قسم کے بطمع زراور مال دنیاوی کے ایسے ہو معاذ اللہ کہ خلاف
 میں اہلبیت کے روایتیں بناتے تھے۔ کتاب استیعاب ابن عبد البر وغیر کتب
 معتبرہ سنت جماعت اور اکثر کتب شیعہ سو یہ بات ظاہر ہے کہ معاویہ باپ یزید کا

بہت دشمنی اہلبیت سے رکھتا تھا چنانچہ صحیح مسلم اور استیعاب وغیرہ اکثر کتابوں
 میں ہے کہ معاویہؓ معاذ اللہ خباب امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب کو مجبوراً
 کرتا تھا اور لوگوں کو کہتا تھا کہ توبہ توبہ یہ بات کرو چنانچہ صحیح مسلم اور سنن ابن
 ماجہ میں متعدد وقایع سے روایت ہے سو اس قسم کی حدیثیں جہیں اہلبیت کی کچھ
 عظمت شان لوگوں پر ظاہر ہو اور مثل اور سب لوگوں کی شمار کو جاوین اکثر
 اسکے وقت میں بنائی گئی ہیں۔ اور خود ابن عباسؓ اس عکرمہ کے اقا سے روایت
 ہے کہ یہ آیت خاص بنی و علی و فاطمہ و حسنین کی شان میں نازل ہو چنانچہ شیخ شہاب الدین
 دولت آبادی کتاب باب میں بعد نقل عبارات اکثر تفاسیر اور فہرستیں درج کے
 کہتے ہیں خاص سب کا یہ ہے کہ لفظ اہلبیت مشترک المعانی تھا یعنی شامل تھا سب اہل
 و اطفال جو روایتیں کو اور خاص لوگوں کو مگر سبب تصریح کرنے مصطفیٰ کے معانی
 اس آیت سے قطع ہو گئے اور خاص حق مصطفیٰ و علی و فاطمہ و حسین میں یہ آیت ہو گئی
 اور آلِ حقیقہ اور شریعت اور عرف میں اُس کو کہتے ہیں کہ جسکی نسبت رجوع کرے
 طرف صاحب آل کے اور یہ جو آل اہل بیت اور متابعت کو کہتے ہیں یہ مجازاً ہو تو ہیں
 جیسے کہ آنحضرتؐ فرمایا امتی ابنائی اور یہ جگر گوشہ میں اور یہ سبب ہے کہ آلِ عبد
 انہیں کو کہتے ہیں بلکہ یہ فضیلت اولاد علی و فاطمہ کے لئے ہے کہ یہ اولاد رسول مقبول
 بموجب احادیث کثیرہ کے ہیں جیسا کہ مطولات میں ہم نے ذکر کیا اور یہ حاصل ہے
 اور تاویل کا بھی اور تشریح کا اور اس پر اجماع اور اتفاق عرف ہے چنانچہ یہ آلِ حسین
 کہلاتے ہیں انتہی ترجمہ وہ باب صحیح مسلم اور جامع الاصول اور صواعق محرقہ میں
 بہت معتبر طریقوں سے تفصیل ہے کہ حسین نے زید بن ارقم صحابی رسول مقبول سے

پوچھا کہ آیا ازواج اہلبیت ہیں انہوں نے کہا کہ نہیں بی بی کہی خاوند کے گھر میں
 ہوتی ہے کہی مان باپ کو مان اور نسبت اسکی مان باپ سے ہوتی ہے بلکہ اگر طلاق
 ہو جاتی ہے تو خاوند سے تعلق بھی نہیں رہتا اصل اور عصہ یہ اہلبیت ہیں کہ صدقہ انیس
 حرام ہے یعنی علی اور فاطمہ اور حسنین بالجملہ مسند احمد جملہ وغیرہ اکثر کتب صحاح سے بعد
 نزول اس آیت کے واضح ہے کہ اکثر آنحضرت نے حسنین کو ترانوہ اور جناب شاہ ولایت
 کو اور جناب سیدہ کو بغل میں دامنہ و بائیں طرف بٹھلایا اور آیت پڑھی اور دعا پڑھی
 تاکہ لوگوں کو عظمت دل نشین ہو بلکہ صحیح مسلم سے مشکوٰۃ میں جو بموجب روایت ام المومنین
 حضرت عائشہ کی ہے جو اوپر مذکور ہے وہ روز مبارکہ کا ذکر ہے کہ اسدن بھی نہیں
 چارون صاحبونکو چادر اوڑھا کے یہ آیت پڑھی اور بھی صحیح مسلم میں سعد و قاص
 سے ہے کہ جب آیت مبارکہ نازل ہوئی تو پیغمبر خدا نے انہیں چارون صاحبونکو ساتھ
 لیکر فرمایا کہ اللہم ہولاء اہل بیتی یعنی یا خدا یہ میں اہلبیت میری اور اور روایات
 متعددہ مسند احمد حنبلی اور صحیح بخاری اور صحیح نسائی وغیرہ سے واضح ہے کہ اکثر
 جب یہ آیت پیغمبر صاحب کی زبان پر گزری ہے یا لفظ اہلبیت ارشاد فرمایا دعا
 بارشاد لفظ اہلبیت کی ہے تو انہیں چارون نورجی جسم کو چادر میں لیا یا پائے بٹھلایا
 اور ہاتھ اپنا رکھا ہے شیخ شہاب الدین دولت آبادی رسالہ مناقب میں
 بہت مفصل لکھتا ہے بلکہ شیخ مذکور اور علامہ لکھتا ہے کہ یہی وجہ ہے انکی تسمیہ
 آل عبا کی وہ لکھتا ہے آل ہی میں جو آل عبا میں اور مرزا محمد محمد خان نزل الابرار
 میں بتفصیل لکھتا ہے کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کا اجماع ہے کہ آیت تطہیر
 مخصوص ہے پانچ تن کو واسطے یعنی محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین اور عزیز طار ہے

کہ چنانچہ ولایت اور تمام اولاد امجاد انکے سب بنی ہاشم میں ہیں اور شرح حدیث تفسیر
 مقبولہ فریقین پر واضح ہے کہ علی اور حسن بن احمد الثقلین ہیں تو جو شخص عالم یا جاہل کسی
 فرقہ کا خلاف انکی بیان کرے یا عقیدہ رکھے بے شک وہ مخالف حضرت علی
 اور انکی اولاد امجاد کا ہے سنی اور شیعہ سب کے طریقہ پر واضح ہے کہ وہ مخالفت
 اگر نیوالا ثقلین کا ہے یعنی نافرمانی کر نیوالا خدا رسول کا بعضے علما کو ظاہر جو اس میں
 چون و چرا اور قضیہ دلالی اور سیت و عمل کو کام فرماتی ہیں ناحق متنازع اور جھگڑ
 نفسانی ہیں عیث کا غدر و شتم علی اور وقت عزیز کو اغوائے شیطانی بیعت
 گنوا تے ہیں دیکھنا قیامت کو کیسا پچھتاتے ہیں اہل حق کے نزدیک اسباب میں
 استبداد و اصول اور وجوہات و احتمالات کیلئے دراز کار ظاہر کرنے کما الکوش
 اور سعی کرنی جو مخالف میں جناب رسول کرگار کے غرض شیعہ صاحب رستی صاحب
 کی اس آیت میں بھی بہت تحریر طوالت کو پہنچی ہے اور متاخرین سنت جماعت نے
 اتباع علماء زمان بنی امیہ بحوالہ روایت خوارج عجب عجیب غریب ظاہر کی ہیں
 اور ناحق مقدمہ اس طوالت کو پہنچایا ہے اور دل انکی سر ہٹول کا محض نفسانیت
 اور پرورش سخن اباد و اجداد اور ظاہر میں بیت کو ایک گھر تہرانیت کی سمجھا
 جیسا کہ ظاہر میں ہوتا ہے پس پھر پس میں سر پور تو ہیں اور صاف نتیجہ اس سر ہٹول
 کا یہ ہے کہ مخاد التنبی بی فاطمہ اور حضرت علی اور صاحبزادہ انکی مثل سائر الناس
 سمجھے جاویں اور یہ بیان پیغمبر صاحب کی رائے بہتر اور شیعہ صاحب کہ یہ
 دوستی آل طاہر رسول میں ظاہر ہے کہ کیسی کچھ مشہور و معروف ہیں زبان ہزاری
 میں قصور نہیں ہے نہ تو انکو فقیر کو غرض صرف بیان فضائل اہلبیت رسول اللہ

اور ہدایت ہر ایک جہول و ضلول کے لیے شاہ نفاذیت مقصود ہے فقیر کو کسی کی
 عیب جوئی اور زبان درازی سے غرض نہیں سو فقیر الیہ الکتب ہے جو اہل انصاف
 و ایمان و جان نثار اور دوست قلبی رسول مقبول اور انکی بلایت کی ہونگی خواہستی
 ہوں خواہ شیعہ وہ البتہ خطاس سے اٹھاوین گے اور ہدایت پاوین گے لیکن یہ شرط
 ہے کہ محبت رسم و آئین جہالت اور عقیدہ اور عادت ضلالت پیشین کو کنارہ کریں
 اور نظر انصاف و ایمان سے غور فرماوین تو تمام جگہوں پر لاشی محض اور نیسا منیا معلوم
 ہووین اول تو لفظی ترجمہ اعتبارت کو دیکھیں کہ خدا استقام فرماتا ہے انا میرید اللہ لیزہب
 عنکم الرجس اہل البیت و بطہرکم تطہیر غور کریں کہ صراح للفتہ وغیرہ کتب لغات میں
 صاف ہے انا کلمہ حصر کا ہے بمعنی الایرید صنیعہ مضارع باب افعال الایرادۃ خواہ
 یعنی چاہنا ید مذہب صنیعہ مضارع باب افعال سے اذہاب بردن یعنی لیجا نا رجس یکسر
 را پلیدی و خشم و عقاب یعنی ہر طرح کا گناہ اور غصہ اور سختی قولہ تعالیٰ و یجعل الرجس
 علی الذین لا یعقلون قال الفرار انہ العقاب العصب اہل بمعنی شخص اور صاحب
 اور لائق اور مالک اور آل اور عیال کے متعلق ہوتا ہے بیت بمعنی گھر کہ بطہرکم بطہر
 صنیعہ مضارع باب تفعیل سے کم ضمیر جمع مذکر مخاطب کے تطہیر مصدر ہے بطہر کا
 اسکے معنی ہیں پاک کرنا نجاست سے اور حیض سے اور اور چیزوں سے و او
 عیون سے اصل ماخذ اسکا طہر ہے بضم طاء جسکے اصل معنی ہیں پاک ہونا
 حیض سے اور نجاست سے فی الصراح امرأۃ طاهرہ من الحيض طاهرہ من البیض
 والعیوب چنانچہ صاحب جمل اللغۃ احمد بن فارس الخوی لکھتا ہے التطہیر التثنیۃ
 عن الاتم یعنی تطہیر کے معنی ہیں دور رکھنا یعنی پاک رکھنا گناہ سے تو مفسرین نے

اذہابِ رجب کو نظر بمعانی مرقومہ مصر حد باب نعت نفی گناہ اور عقاب اور شرم
 کو تفسیر کیا ہے اور تطہیر کو تفسیر کیا ہے اسے تفسیر عن الاثم تو اذہاب جس
 اور تطہیر قریب اور یکساں ہے تو چون کہ بعد اذہاب جس کے خدا نے تعالیٰ
 یہ تطہیر فرماتا ہے تو گویا تاکید مکرر فرماتا ہے اور پہر اس کے بعد تطہیر فرماتا ہے
 تو کمال مبالغہ اور تاکید ظاہر ہے اور ارادہ جناب باری کا ان قراین موکدہ سے
 صاف ظاہر ہے کہ متحتم ہے نہ معلق اور کلمہ حصر کا صدر میں زیادہ مفید اور مؤید
 تحتم ارادہ باری تعالیٰ تو معنی اب صاف دوام اور تجدد اور استمرار طہارت کے
 بے شک ثابت اور ظاہر ہیں یعنی یہ اہلبیت ہمیشہ طاہر و مطہر رہیں گے چنانچہ
 احادیث کثیرہ مفسرہ و مؤیدہ اسکے ہیں اور فریقین کے ہاں بلا خلاف موجود ہیں
 کہ قریب النشا اللہ فقیر ہی ذکر کرتا ہے منصف خیر قطع نظر تمام اور روایات
 اور تجاریر اور تقاریر اہل ظاہر و اہل خالق و معانی کے اگر صرف لفظی ترجمہ سے
 از روئے انصاف غور کرے تو تطبیق اس آیت کی سوا ان پانچ نوری جہوں کو
 کسی اور پر نہیں ہو سکتی اور اہل ظاہر بھی اگر ایک ذرا انصاف کو کام فرمادیں
 تو اس مقام میں بجز ہر سکوت ہونٹوں سے کوئی حرف آشنا نہ کریں مابہر فطن سوچو
 ہسمین عجب پایزہ اور لطیف فصاحت و بلاغت کی باریک رعایتیں جناب
 باری نے رکھیں ہیں جو شخص کچھ بھی علم ظاہر و باطن اور ذہن سلیم اور مطہر
 رکھتا ہو وہ ان رعایتوں کا اور لطافتوں کا لحاظ رکھے تو کس کس طرح کی کیفیت اٹھا
 سکتا ہو غور سے خیال کیا جائے اور گوش دل سے سنا چاہے کہ تطہیر کے معنی
 دیکھہ چک ہو کہ نجاست سے پاک اور طاہر کہ نیکے ہی ہیں لیکن پہر ظاہر ہے کہ یہ

وہاں لئے جلتے ہیں کہ جہاں صرف نجاست ظاہر مراد ہو مثلاً مقام غسل یا وضو وغیرہ
 اور یہاں ظاہر کرنا گناہ ہونے اور تمام عیبوں سے مراد ہے کیونکہ اوپر اسکے ادباً
 رحیم نے فرمایا ہے اور بالاتفاق اس سے مراد لیجا یا ہر قسم کے عیوب اور گناہوں کا
 ہے لیکن واسطے صفرا شکنی اہل ظواہر اور خطا دہانے اہل خالق و معانی کے
 سبب تم کے معانی کی تطبیق کلام معجز نظام میں واسطے انہیں پانچوں نوری
 جسموں کے ہویدا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ چونکہ تطہیر کا اصل ماخذ
 طہر ہے تو اگرچہ تطہیر کے معنی بالاتفاق یہاں پاک رکھنے کے گناہ سے ہیں
 لیکن اصل ماخذ کی رعایت معنی ہی بطمانیت اہل ظواہر مراد و ملحوظ رکھئے
 تو یہی نہایت کیفیت تطبیق انہیں پانچوں نوری جسموں کے واسطے حاصل
 ہے کیونکہ ان پانچوں تنوں میں چار تو اجسام نوری خود صاف مرد ہیں کہ
 انکا ہر حال میں ظاہر ہونا قریب ظاہر ہوتا ہے حدیث سدا ابواب و لکچن
 جسم نوری جو ظاہر ہے کہ عورت مسجودہ بھی حیض سے ظاہر ہیں یعنی یہ سیدہ
 دو جہان ہیں کہ حکما لقب بتول ہے قاموس وغیرہ کتب لغتہ اور تمام کتب
 حدیث و سیرہ سببالاجماع ہویدا ہے کہ یہ مثل عورتوں کے نہیں تھیں یعنی
 حضرت مریم تک کہ جنہوں نے شہر نہیں دیکھا یہ رتبہ اور خاصیت نہیں
 رکھتی تھیں جو کہ انکو حق تعالیٰ نے عطا کیا تھا یعنی یہ ہمیشہ علی الدوام نقصان
 ایام معمولی نشان جہاں اور بعد تولد فرزندوں کے بھی پاک و پاکیزہ نماز و روزہ
 کر سکتی تھیں یعنی یہ عطاے خداستعالیٰ ہی بموجب اصل پیدائش کی ظاہر نہیں
 حیض سے جو بات کسی پیغمبر بلکہ ہمارے پیغمبر صاحب کے بھی کسی بی بی تک کسی

صاحبزادہ کو بھی حاصل نہ تھی چنانچہ بقول کی وجہ تسمیہ میں علماء لغت اور حدیث نے
 بالاتفاق لکھا ہے کہ یہ لغت ہے سیدہ دو جہان کی کیونکہ اسکی اصل معنی ہیں
 جدا کرنا اور لغت اسکی یہ اسبواسطے ہے کہ یہ دنیا سے جدا کی گئی تھیں طرف خدا کو
 اور مثل اور عورتوں کے نہ تھیں یعنی حیض و نفاس سے منقطع اور پاک تھیں تو بطریق
 اس آیت کی قطع نظر نقل وایت ہائے شان نزول بموجب لفظی ترجمہ اور لغت کے
 بھی اور درحقیقت بھی انہیں پانچ تنوں کے لئے ہے اور سوائے انکو کسی عورت
 مرد کے لئے نہیں ہے الحق کلام المملوک ملوک الکلام حل جلالہ تعالیٰ شانہ ماہر فطن
 اور خبردار حقیقت و معرفت لطافت اور رعایات اہلی اور حقیقی کو کلام جناب
 باریکو غور اور خیال کرے سوائے آگے چون و چرا اور توضیحات رکیکہ بار بار علماء
 طوابع کے قابل کان دہرنے کے نہیں اصل اصل ہے اور بناوٹ بناوٹ ہے
 رتبہ شناس الہییت کو بے خوف ملامت ملامت کرنیوالوں کے اقوال پر غور و قائل چاہئے
 خیال کرے کہ آیت مذکور میں حق سبحانہ تعالیٰ میت کو بغیر اضافت اور تفسیر کے
 طرف مضاف الیہ کے فرمایا یعنی یون نہیں ہے کہ الہییت رسول یا الہییت
 بنی یا الہییت محمد جیسا کہ اسی آیت سے پہلی کی آیت میں جو خطاب تھا اجہات
 المؤمنین یعنی ازواج معظمت پیغمبر خدا کی طرف تو فرمایا یا انسار البنی یعنی اے
 بیویوں کی اور اس آیت میں صرف الہییت فرمایا یعنی اے الہییت اور تفسیر
 فریقین ہے کہ اوپر بھی دیکھ چکے ہو یہ بات ظاہر ہے کہ چہ چہ بلکہ بعضوں نے
 لکھا ہے دس مہینے تک پیغمبر صاحب دروازہ پر جواب سیّدہ دو جہان کو صبح کو
 وقت فرمایا کہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہل بیت النبوت چنانچہ اوپر مفضل لکھا گیا

اور یہی جامع بین الصحاح السنۃ ابو الحسن میں تفصیل ہے اور عبد اللہ بن عمر نے بھی
 ابو الحمر سے بہت مفصل اس خبر کو لکھا ہے تو معلوم ہوا کہ بیت سے مراد بیت
 بنوہ ہے کیونکہ اہل کعبہ معنی ہیں شخص اور صاحب اور مالک خانہ و مکان اور مالک
 اور لائق کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے اور بیت کے معنی ہیں گھر کے تو
 اصل اہل یعنی مالک اور صاحب اور لائق خانہ بنوت کا بنی ہوگا اور آل اسکی جو
 گوشت پوست لہو استخوان اسکے ہیں حقیقتہً بھی اور حکماً بھی چنانچہ آیہ مبایعہ
 وغیرہ سے مفصل ہویدا ہے کہ وہ علی و فاطمہ و حسن و حسین میں تو اہل بیت سوا
 ان پانچ تنوں کے اور کوئی نہیں ہو سکتا یعنی بنی تو خود مالک بنوت اور باقی
 چاروں نوری جسم میں بموجب تفصیل و تفسیر خود ہمارے پیغمبر صاحب کی کہ مجلس صدر
 ظاہر ہے کہ اہل بیت بنوت کر کے چہہ مہینے بلکہ دس مہینے تک انکو ارشاد فرمایا کہ
 اور جب دعا جناب باریعین کی تو اللہم ہولار اہل سیتی ابنین چاروں نوری جسموں
 لئے کہا کہ۔ اور اہل تحقیق اور صاحب باطن بیت سے مراد بیت خدا یعنی خانہ خدا
 یعنی مسجد کو کہتے ہیں اور نفس الامر میں یہ بھی معنی متفرع اور چسپان ہیں بیت
 بنوت سوا لایحقی علی العارف الفطن ماہر فطن شرح حدیث قدسی گنت کنز و مفید
 کو دیکھ جو فقیر نے بشرح و بسط پہلی ہدایت میں لکھی ہے تو کیفیت اس روضہ کی
 اٹھاوے اور فی الواقع یہ معنی یعنی بیت سے مراد بیت خدا ہے نہایت مطابقت
 کہلا میں حدیث سدا لبواب ہو کہ فریقین کے ہاں بردایات متواترہ ثلثت ہے
 فضائل خاص مولا و مومنین میں فقیر نے بھی اسکو شرح لکھا ہے مختصراً یہ کہ سب
 لوگوں کے دروازہ مسجد میں سے جسے خانہ خدا کہتے ہیں بموجب فرمان خود

خدا سبحان کی مسدود ہو قوف کئے گئے الادروازہ جناب شاہ ولایت کا یعنی
 پیغمبر صاحب اور جناب شاہ اولیا اور جناب نبیؐ کے لئے حکم تھا کہ جنب اور غیر
 جنب یعنی نہانے کی حاجت اور غیر نہانے کی حاجت ظاہری سے مسجد میں نہی
 آدین جاوین چنانچہ حضرت موسیٰ اور ان کے نایب حضرت ہارون اور ان کے صاحبزادوں
 کے لئے اسطرح مسجد میں رہنے کا حکم تھا اور سوا ان کے اور کسی کے لئے یہ حکم نہ تھا کہ صرح
 فی مناقب ابن مغازی شافعی وغیرہ اور جناب سیدہ دو جہان کا حال کتبہ حدیث
 وسیر فریقین سے از بس ہویدا ہے کہ جناب مہدوۃ ہمیشہ باوصف کتبخانی مثل
 معصوم تا کتبخانہ اصحابزادیوں کے ہتھین اور وجہ تسمیہ بتول میں حال طہارت ظاہری
 چنانچہ سابق میں مفصل ذکر کیا گیا تو یہ لائق خانہ خدا میں یعنی اس ہر حالت میں ہی
 خانہ خدا کے اہل یعنی لائق میں جس حالت میں کہ اور لوگ ممنوع ہیں تو یہ اہل خانہ
 خدا میں اور اہل یعنی صاحب گھر کا ہر شخص گھر میں رہ سکتا ہے تو اطلاق حقیقتاً اہلبیت
 کا سوا ان پانچ تنوں کے کسی کے لئے نہیں ہو سکتا مگر جس کے لئے یہ فرماوین۔

مسند احمد جمیل اور مناقب ابن مغازی شافعی اور مؤدات سید علی ہمدانی اور
 مستدرک حاکم اور جمع بین الصحاح الستہ وغیرہ کتب کثیرہ معتبرہ سنت جماعت
 اور یہی کتب شیعان اہلبیت غرض فریقین کے ہائے واضح ہے کہ فرمایا ہمارے
 پیغمبر صاحب نے انا و علیؑ ثمن نور واحد الحسن والحسین نوران من نور العلیؑ
 والفاطمہؑ الضعیفۃ منی یعنی میں اور علیؑ ایک نور ہیں اور حسن و حسین دو نور ہیں
 پروردگار سے اور فاطمہؑ کٹر امیر سے جگر کا ہے اگر ان احادیث کی توثیق اور شرح
 وتفصیل طالب حق کو منظور ہو تو پہلے ہدایت اور ہدایات فضائل خاص ہر ایک

ان نوری جسموں میں دیکھو۔ اے عزیز نفس الامتین جو انسان غور کرے تو کوئی
 بشر ان کے رتبہ کو نہیں پاسکتا اور انکی کتنی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا صرف
 اتنا نکتہ باخبر کو بس ہے وہ غور کرے کہ اگر یہ مثل دلشرون کے ہوتے تو کیا
 معنی کہ انکی نجاست ظاہری یعنی حالت نہانے کی حاجت کی بھی اور غیر اس کے
 بھی یکساں ہو اور کیا معنی کہ ایک ظاہر میں عورت عورتوں کی صورت تولد ناسل
 سب عورتوں کا سا اور حیض و نفاس اور ازالہ بکارت معدوم۔ اور حال اخلاق
 انکا اور عرصہ اور سختی کا کام نغماتا پہلی ہدایت سمجھ وضع ہے تو اے عزیز شخص
 نور کبریا اور ظہور قدرت آہی ہیں اذباب جس یعنی لیجا ناخشم اور عقاب اور تھم
 کی پلیدی اور گناہ کا اور پاک رکھنا ہر گناہ سے غور کر جو انکو لئے صادق ہو سوا
 ان کے کسکے اوپر صادق آتا ہو کون بشر ہے سوا ان کے جسے ابتداء تولد
 تا کوچ کر نیکی اس جہان سے کوئی حرکت خلاف حکم آہی نہیں سرزد ہوئی یا کوئی
 آیت کہی عتاب آہی کی نہیں نازل ہوئی ہو ابتداء سے تولد سے تا خاتمہ کلمہ غیر
 مصطفوی سے لظاہری بھی نہ آسنا ہوئی اور وقت تولد مرثیم و حوا اور حور ابشتی
 ملائک مقربین کون بشر ہے سوا انکو اور کسکی لئے یہ طہارت ہو کہ فریقین کے
 ہانسی یہ سب ہویدا ہو تو ان سے یا ان جیسا طہر اور افضل کسی بشر کو جاننا حقیقت
 میں کتاب خدا اور فرمان رسول مجتبیٰ سے مخالفت کرنی ہے مطابق فریقین کے
 کتب احادیث کی۔ اور بیت سوم مراد خاص بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ کہتے تو یہی
 نہایت لطافتیں اور حقیقت ہائے اصل معانی ہویدا ہیں اور یہ بھی چسپاں ہے
 مراد بیت نبوت سے اور مناسبت رکھتی ہیں شروع آیات سورہ توبہ سے

جسے ہویدا ہو کہ جو کوئی ایمان نہ لاوے یعنی شہادت توحید خدا اور پیغمبری محمد
 مصطفیٰ نہ ادا کرے تو خانہ کعبہ میں بنادے بالجملہ جو کوئی دین محمدی میں نہ داخل ہو اجازت
 دخول خانہ کعبہ کے نہیں اور دین محمد اقرار یگانگت خدا اور پیغمبری محمد
 مصطفیٰ اور مودۃ قربے یعنی ان اہلسنت کی اور اداسے صوم و صلوٰۃ حج و
 زکوٰۃ اور جہاد اور درود پیغمبر خدا پر ہے اور جو حکم حضرت نے فرمایا سچ ہے
 اور درود ظاہر ہے کہ بغیر آل کے ناتمام ہے یعنی علی و فاطمہ اور حسین اس میں
 شامل ہیں چنانچہ تفسیر آیہ ان اللہ و ملائکتہ سے بخوبی واضح ہے غرض دخول
 کعبہ اور اختیار دین پیغمبر خدا کے یعنی ماننے پر اور اطاعت پر ان کو ہے
 اور جب تک دین محمدی کوئی شخص نہ اختیار کرے تو حج خانہ خدا سے ممنوع
 ہے تو دخول خانہ خدا منحصر ہے اجازت مصطفویٰ پر یعنی جناب مصطفویٰ
 اہل یعنی مالک اور صاحب خانہ کعبہ ہوئے اور بموجب احادیث انا و علی من
 نور واحد اور من شجرۃ واحدة اور الفاطمۃ بضعتہ منیٰ اور الحسن و الحسین
 ریچانتا سے فی الدنیا والاخرۃ اور یا علی انت وارثی اور جسک جسمی روحک
 روحی حربک حربی اور انی حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم وغیرہ احادیث
 نثرہ و متواترہ متفق علیہا کی کہ اپنی اپنی جگہ ہر ایک حدیث باسناد صحیحہ شرح
 کی گئی ہے یہ چاروں تن نفس اور جسم اور روح اور جان اور جگر اور فرزند
 وارث جناب مصطفویٰ ہیں تو جیسے کہ اہل خانہ کعبہ کے ذات پاک مصطفویٰ
 میں دیسے ہی یہ ہوئے کیونکہ یہ نسبت اور خصوصیتیں اوکسی بشر کیواسطہ
 نسبتہ پیغمبر خدا کی ظاہر و باطن میں نہیں جو کہ ان اجسام طاہرہ کو ہیں تو یہ

پانچون تن خانہ خدا کی اہل پکار سے گئے اور بعد نزول آیت توبہ کے ایک مروجہ پیش آیا اس میں
 عجیب نکتہ اور لطافت اور باریکی ہے تاریخ مرآت الجنان یا فنی اور تاریخ طبری اور
 روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوت شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہ
 اکثر کتب تواریخ معتبر سنت جماعت اور کتب شیعہ سے صاف ہویدا ہے کہ حبس
 آیات توبہ نازل ہوئیں تو جناب ابوبکرؓ جمعہ چند اور اصحابوں کے واسطے پہنچانے مضمون
 آیات مذکورہ کے بیت اللہ کو روانہ کئے گئے یہ ابھی تشریف لیگئے تھے کہ پروردگار
 عالم نے حضرت جبریلؑ کو اپنی حبیب کے پاس بھیجا وہ فرمان رب العزت لایا کہ یا محمدؐ اس
 پیغام کو چاہو کہ تم خود لوگوں کو بھیجنا و یا کوئی شخص تم میں سے ہو اور تم جیسا چنانچہ
 کتب مذکورہ سے ہویدا ہے کہ جناب شاہ ولایت فوراً خاص ناقہ سواری حضرت
 مصطفویؐ پر بیت اللہ کو روانہ کئے گئے اور وہ آیتین حضرت ابوبکرؓ سے لیکر آپ
 ابلاغ رسالت کیا کتب مسبوطہ میں فریقین کے ہاں اگرچہ یہ مضمون بہت طمطراق
 سے ہیں لیکن فقیر کو غرض اظہار اصل کہ نہ حقیقت ہے نہ جھگڑہ منازعت نفسانی
 کے اور لطیفہ باریک ترا سیمین یہ ہے کہ آیات مسطورہ میں یہ بھی مضمون ہے
 کہ بیت اللہ میں کوئی کافر نہ داخل ہو تو عقیل یا خبر اس نکتہ کو دریافت کرے
 کہ منع دخول بیت سے اہل یعنی مالک و مختار بیت کو منراوار ہے چنانچہ وہ ہی لطیفہ
 چورمین آیا اور اسی جگہ سے ہے کہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ اور حضرت عائشہؓ
 کو چادر میں آنحضرتؐ نے نہ لیا بلکہ چادر گھسیٹ لی جیسا کہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ
 سے بیان کیا گیا اور قطع نظر مراتب مصرعہ اور چادر اور عبا کے یہاں ان اطلاق
 اہلیت میں خاص جناب شاہ ولایت پر ایک اور لطیفہ اور نکتہ ہے یعنی توبہ ہی

آپ کا خاص خانہ کعبہ میں ہے اور نام بھی خدا تعالیٰ نے اپنا آپ انکو دیا چنانچہ
 دلائل النبوت اور شرف النبوت مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ کتب معتبرہ
 سنت جماعت اور شیعہ سجدہ گاہ نہ تشریح لکھا گیا ہے تو اہلیت خاص بیت اللہ
 اس طرح بیواسطہ ہی انکو لئے ہے چنانچہ تفصیل اسکی بحوالہ اسناد کتب فریقین اللہ
 ہدایت فضیل علی میں بیان ہوگی کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر کی والدہ معظمہ تک کو
 خانہ کعبہ میں جنے کا حکم نہوا اور انکا تولد وہیں ہوا تو اسنے زیادہ اہلیت کا اطلاق
 واسطے بیت اللہ کے اور کیا ہوگا کہ انکا تولد خاص اندرون بیت اللہ ہے یعنی
 انکا نال ہی وہیں گڑا ہے یہ مثل از بس عموماً اور خصوصاً نہایت مشہور ہے
 کہ جس شخص کو کسی جگہ کی ملکیت و اہلیت کی نسبت دیتے ہیں تو کہتے ہیں
 کیا سمہارا نال بیان گڑا ہے نفس الامر میں جو غور کرو تو اہل بیت اللہ ہونا مولا
 مومنین علی ابن ابیطالب کا ہم بواسطے پیغمبر صاحب کفایت اور اخوت اور
 ولما دی وغیرہ جمیع مراتب اور ہم محبت تولد بالذات کس خوبی سے چسپان ہے
 کہ انکا نال ہی وہاں گڑا ہے اس سے زیادہ بالاتر نکتہ یہ ہے کہ شہادت ہی انکی
 خاص خانہ ضلیمین ہے جو صاحبزادوں کے باپ اور بی بی صاحب کے شوہرین غرض
 ان پانچوں نوری جسموں کے لواء اہلیت بیت اللہ کس کس لطافت سے واضح
 ہے کہ سبحان اللہ و بچہ اب عارف خیر اور ماہر فطن نظر بر تمامی مراتب صریح
 بموجب مذاق اور فہمید اہل ظواہر کے بھی یہ نکتہ خیال کیسے کہ اہل خانہ خدا یعنی
 لائق اور مالک اولا اور بالذات تو ذات بابرکات مصطفوی اور مرتضوی ہیں
 اور ثانیاً اور بالطبع وہ آل مصطفوی جنکی مودت بموجب نفس حضرت رب العزت

کے واجب پر یعنی فاطمہ اور حسن اور حسین جنکو چادر اور عبائین آنحضرت نے لیا اور ہولار اہلبیتی فرمایا ف واضح ہو کہ بعد استنباط مضامین کتب احادیث و تفاسیر فریقین کے ایسا ہویدا ہے کہ جب اطلاق مطلق لفظ اہلبیت کا یا لفظ اہلبیت مضاف طرف بنوت کے ہوتا ہے یعنی مثلاً کہا جائے اہلبیت جیسے کہ اس آیت میں ہے یا کہا جائے اہلبیت بنوت اور قائل اسکے خود پیغمبر صاحب نہون تو یہ یا پچون نوری جسم مراد ہوتی ہیں اور جب لفظ اہلبیت مضاف طرف نام نامی خود پیغمبر صاحب کے ہوتا ہے یا پیغمبر صاحب خفہ ساتھ اضافت کے طرف پائی متکلم کے یا بے اضافت ارشاد فرما دین تو یہ چاروں تن مراد ہوتے ہیں جیسا کہ بموجب تصریحات جامع بین الصحاح الستہ وغیرہ مفصل اوپر لکھا گیا کہ چہ مہینے بلکہ دس مہینے تک ہر روز صبح کو آپ دروازہ پر جناب سیدہ دو جہان کے کمرے میں آئے تھے الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہلبیت اللہ اور ان پر عباد ال کے اور روز مبارکہ ساتھ لیجائے ہوئے فرمایا ہولار اہلبیتی اور جہان آنحضرت بضمیر جمع متکلم ارشاد فرماتے ہیں یعنی مثلاً فرماتے ہیں انا اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش کما فی المودات لیسید علی ہمدانی شافعی اور فرماتے ہیں نحن اہل البیت لا یقاس بنا احد کما فی کتاب انیس المتعبدین عن الحسن بن مالک تو اسوقت یا پچون طاہر اجسام مراد ہوتے ہیں اور بیت وہی بیت اہل بیت یا بیت اللہ یا بیت خدا۔ کتب تفاسیر اور احادیث فریقین سے واضح ہے کہ صوقت تک یہ آیت وافی الہدایتہ نازل ہوئی تو صرف حسنین تولد ہو چکے تھے یعنی جسکے بعد پھر نہین نازل ہوئی تو انکی اولاد میں جنکا کہ شامل ہونا اہلبیت

میں کتب احادیث فریقین سے ہویدا ہے اسوقت تک کوئی اور صاحبزادہ انکا
 نبی تولد نہیں ہو چکا تھا شرح حدیث اثنا عشر خلیفہ میں فریقین کی تفاسیر احادیث
 کی کتابوں سی فقیر نے مشرح اور مفصل جداگانہ لکھا ہے کیونکہ حضرت مالک ہیں
 اس بیت کی اور مالک اپنی چیز کو خواہ حقیقتہ ہو خواہ حکماءے شک اپنی طرف نسبت
 کر سکتا ہو چنانچہ شیخ شہاب الدین دولت آبادی نے وہ باب مناقب میں لکھا ہے
 فی الدرر لما نزلت انما یرید اللہ الایۃ قال صلعم نزل ہذا الایۃ فی و علی وفاطمہ الحسن
 والحسین یعنی تفسیر درمیں ہے کہ جب آیہ مذکور نازل ہوئی تو آنحضرت فرمایا
 کہ یہ آیت نازل ہوئی بیچ حق میرے اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسینؑ کے وفی شرف البنوۃ
 قال یقیع الحارث خادم رسول اللہ کان رسول اللہ یجی عند کل صلوۃ الفجر یصاۃ
 بافاطمہ ثم قال الصلوۃ حکم اللہ انما یرید اللہ لیدب عنکم الرحمن اہل البیت و
 یطہرکم تطہیر او قالت العایشۃ دام سلمہ قال رسول علیؑ وفاطمہؑ والحسنؑ والحسینؑ
 ہولاء اہل بیتی انتہ خلاصہ معنی یہ کہ شرف البنوۃ میں ہے کہ یقیع حارث خادم
 پیغمبر صاحب کا کہتا ہے کہ پیغمبر صاحب ہر صبح کی نماز کے وقت التشریف لائے
 تھے اور پردہ دروازہ جناب سیدہ دو جہان کا پکڑتے تھے اور فرماتے تھے نماز
 کو اٹھو یاد رو پڑھو رحمت بھیجے خدا تملکو خیرا بن نبیت کہ ارادہ کرتا ہے خدا تاکہ
 لیجاوے تم سے ہر قسم کی پلیدی اے اہلبیت اور حضرت عایشہؑ اور ام سلمہؑ
 فرماتی ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا واسطے علیؑ وفاطمہؑ اور حسینؑ کے یہ ہیں اہلبیت
 میری اور مودات سید علیؑ سہارانی شافعی وغیرہ سے پہلی ہدایت میں وہ حدیث
 مذکور ہوئی ہے کہ فرمایا پیغمبر صاحب انا اہل البیت اذہب السد عن الفواحش

تفصیل اسی آیت کی ہو اور تفسیر ہے یرید اللہ لیدرہب کی۔ ای غریز قرآن مجمل ہے
اور قول رسول مفصل ہے یعنی مراد اذہاب جس اور تفسیر سے یہ کہ خدا استعالیٰ
بر جس اور فحش کو اسنے لیگیا اور پاک کیا انکو اور ہویدا ہے اس جگہ کہ جہاں آنحضرت
ہم اہلبیت بصیغہ جمع فرماتے ہیں اور وہاں ذکر اذہاب گناہ وغیرہ ہر قسم کی قباہ
کا ہوتا ہے تو یہی نوری اجسام ساتھ پیغمبر کے مراد ہوتی ہیں اور ہویدا ہے کہ بیت
وہی بیت مرقومہ مصرعہ صدر ہو اور باقی چون و چرا اور لیت و لعل محض نفسانی و
ظن شیعہ ہیں اور جو حدیث کوئی خلاف اُسکے ہو وہ زمان بنی امیہ کی موضوع جانا
چاہئے کہ سوا سطلے کہ فریقین کی کتب معتبرہ سے باتفاق یہ حدیث ثابت ہے کہ پیغمبر
صاحب خود فرماتے ہیں کہ جو حدیث ہمارے نام سے سنو اسی تطبیق کتاب خدا اسو کرد
اگر مضمون اُسکا مطابق اُسکے پاؤ تو جانو کہ بے شک ہمارا قول ہے نہیں تو اسی
صحیح مت جانو بلکہ موضوع جانو اور یہی فرمایا ہے کہ قرآن کلام صامت ہو اور ہم
اہلبیت کلام ناطق ہیں یعنی جو اجمال و ابہام اور تشابہات اور اطلاق اور تقید
اور عموم اور خصوص اور ناسخ و منسوخ اور مجاز اور مرثکہ اور مشککہ اور مانند
اُسکے انہیں ہیں قول اہلبیت مفسر اُسکا ہے ای غریز اسی جگہ سے ہے کہ اہل البیت
البصر بانی البیت یعنی صاحب خانہ بہتر بصیرت رکھتا ہے اور بہتر جانتا ہے اس
چیز کو کہ گہر میں ہے یعنی گہر والا گھر کی بات چیت سب چیز کو خوب جانتا ہی ہے نیز فاضل
عارف قطب الدین الصمدی شہیرازی شافعی اپنی مکاتیب بعد میں قصہ طویل کے
فرماتے ہیں کہ جناب شاہ ولایت نے فرمایا کہ انا کلام اللہ الناطق و نہ کلام اللہ الصامت
تو بے غریز غور کر اہل سعید خدری اور اہل المحمرا وغیرہ صحابی اور راویان معتبر اور عجب

تصريح صاحب نزل لابراہ وغیرہ اجماع تاحی بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب سے جب
 واضح ہوا کہ پیغمبر صاحب خود فرمائے ہیں کہ آیت مذکور میرے اور علی اور فاطمہ اور
 حسنین کے لئے ہے اور قرآن میں خطاب نسا ربنی کی طرف خدا تعالیٰ فرمایا
 خطاب بالغز اہلبیت فرمائے لگا تو اقل تو خود ہویدا ہے کہ یہ اہلبیت سوائے
 نسا ربنی کے ہیں اور اگر بالفرض کچھ ابہام و اجمال بھی بسبب اقع کرنے اصحاب
 مرتبین قرآن کے بعد وفات پیغمبر صاحب کے اس آیت کو درمیان آیات متعلقہ
 نسا ربنی کے کسی کو واقع ہو تو قول و فعل رسول مقبول مفسر اور مفصل اسکا ہو گیا
 کہ جناب آنحضرت نے فرمایا کہ یہ آیت ہم پانچ تنوں کے لئے نازل ہوئی اور یہ بات
 کتب فریقین کی تفاسیر اور حدیث سے بالاتفاق ظاہر ہے کہ ترقیب قرآن بموجب
 تقدیم تاخیر نازل ہونے آیات کے نہیں عمل میں آئی یہ آیات جو نسا کو حق میں
 ہیں اور وقت نازل ہو میں ہیں اور یہ تہلیل اور وقت میں نازل ہوئی اور ترتیب
 دینے والے قرآن کے شیعہ سنی سب کی کتب سے ہویدا ہے کہ یہ معصوم ہوئے محفوظ
 اور تمام بنی ہاشم کا اجماع ہے جن میں علی و حسنین ہیں جو کلام اللہ الناطق اور افصح
 اور اعلم عرب ہیں اور بارہ پیغمبر صاحب نے چادر میں انہیں لیا اور عبائیں انہیں
 لیا کہ اسی لئے یہ آل عبا اور اصحاب کسا کہلاتے ہیں یہاں تک کہ آج تک انکی
 اولاد آل عبا مشہور اور زبان زد ہر خاص و عام کے ہو تو پھر اگر بالفرض کوئی حدیث
 برخلاف اس کے خصوص بموجب روایات عکرمہ جیسے اہل خوارج کی کہ بالاتفاق
 فریقین و کتب سے اسکا خروج اور دشمنی اہلبیت طاہرہ ظاہر اور ہویدا ہو۔ شاذ ہو
 تو بے شک وہ موضوع اور کذب اور بہتان مخالفان اہل بیت طاہرین سے ظاہری

کیونکہ صاف مخالف قرآن اور خلاف اقوال و افعال و رسول منان ہی جو بحد تو اترو کو
 پہنچے ہیں اکثر علمائے اپنی اپنی طرح اس مقام میں لکھا ہے فقیر اگرچہ اوپر لکھ آیا ہے
 لیکن چونکہ اس تذکار طاہرہ کو اوڑھ کر ذکر کو بہترین عبادت بموجب احادیث
 رسول مقبول جانتا ہے اس لئے اکثر و نکی قول کہ ہر ایک میں اپنی طرح کی نازگی
 اور لذت ہو لکھتا ہے چنانچہ واضح ہو کہ شیخ شہاب الدین دولت آبادی
 نے باب ششم نہ باب میں جو لکھا ہے ترجمہ اسکا یہ ہے انما کلمہ واسطے حصر کے
 ہی اور ثابت کرنے مابعد اور نفی ماسوا اسکے اور تیرید ارادۃ سے ہو مراد اسکی
 یہ ہی کہ بے شک ارادہ ہو نیوالا ہے اللہ اسم ذات ہی جو مجتمع ہے جمیع
 صفات کمال کو لہذا مذہب لام بمعنی کے ہی اور وہ واسطے حکمتہ کے ہی اور وہ
 حکمتہ ہے ہو نیوالی اس لئے کہ افعال جناب باری محلل باغراض نہیں اور
 مذہب مذہب ہی ہے اور واسطے مبالغہ کے اور اسی سے مذہب ہی ہے
 اور یہ ذکر کیا جاتا ہے محل عدم میں اور عن واسطے دوری اور تجاوز کے ہی آدم
 واسطے خطاب کے جسوقت کہ بیچ حق مومنوں کے ہو تو واسطے کمال لطف کے ہے
 اور جسوقت کہ بیچ حق کافروں کے ہو تو واسطے کمال قہر کے اور جس عذاب اور
 پلیدی اور گندگی اور جو شے کہ نجس ہو اور اہل البیت اسی علی وفاطمہ و انباہما
 اور تخصیص ذکر کی قرآن میں مقتضی ہے تعظیم کی کہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا
 اربعہ حرم یعنی چار بزرگ ہیں پہلے کہ تلمیذ تاکید ہے اولیٰ کی کیونکہ جب جس لکھا
 تو پاک ہوئے پہر جو تلمیذ مکر رہے تو تاکید ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ
 پاک آدمیوں کی ایمان سے ہی اور یہی ہے زہد میں یہاں تمام ہو ترجمہ عنینہا

مقام مقصود کار الحق صدق البذل جلالہ لارطب ولا یابس الانی کتابین
کلام ایزدمنان ہر قسم کے لوگوں کی تشفی اور تسکین دینے والا ہے یعنی اگر اصل حقیقت
بمقتضا سے صفائی طہیت اور حقیقت کے بموجب اپنے عقول کے سمجھیں تب ہی
کلام ایزدمنان سے اصل حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور جو اہل ظواہر بموجب اپنی
عقول کے سمجھ سکیں تب ہی اصل حقیقت پہنچاتی ہے ورنہ درالقائل درخانہ
اگرست یک حرف لبس ست عنایت الہی شرط ہے اگر منصف یا خبر غور
کرے تو بموجب مذاق اور فہم اہل ظواہر کے ہی یعنی بیت سے اگر مراد چاروں
اور مکانات خشت و گل اور چوب کڑی وغیرہ کہے جاوے تو ہی اصل حقیقت
پوشیدہ نہیں رہتی اور حقیقت خاص البیت ظاہرہ خاصان حضرت باریمن
کیسٹر حکا خلل اور خدشہ نہیں آسکتا ہے اور منصف یا خبر حق تلفی البیت میں
کیسٹر نہیں خیال کر سکتا کس واسطے کہ حدیث ام المؤمنین حضرت ام سلمہ اور
وائلہ بن اصفع روایات متواترہ متکاثرہ موجودہ کتب فریقین سے یہ بات یوحید
ہے کہ یہ آیت اسدن نازل ہوئی جس دن کہ پیغمبر صاحب جناب ام المؤمنین
مخضمہ منظرہ کے گہر میں تشریف رکھتے تھے اگرچہ حدیث مسطور بہت طویل ہے
فقیر حرز المطالعات بطریق اختصار اور خلاصہ لکھتا ہے المختصر یہ کہ ام المؤمنین
حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ علی وفاطمہ اور جنین کہ دونو صاحبانہ صغیرین
تھے دروازہ پر تھے سوا سوقت آنحضرت نے فحکو حکم دیا کہ تم کھڑے ہو و
دروازہ پر جاؤ اور میری البیت کو میری پاس بھیج دو مسند احمد صبل میں یہ
نبی روایت ہے کہ ام المؤمنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں دروازہ پر نماز پڑھتی تھی

الغرض دونو صاحبزادہ اور جناب شاہ ولایت اور جناب سیدہ دو جہان حضور
 آنحضرت میں حاضر ہوئے آپ نے صاحبزادہ و نکو نعل میں لے لیا اور چومتے تھے
 دونو صاحبزادہ و نکو۔ اور ایک ہاتھ گلے میں حضرت علیؑ کے ڈال دیا اور ایک ہاتھ
 گلے میں جناب سیدہ دو جہان کے اور چومتے تھے پیشانی جناب سیدہ دو جہان کی
 غرض آگے پیچھے بہایا ان چاروں صاحبونکو اور اپنی عباسی مبارک یا چادر علی
 اختلاف الروایات ان چاروں نوری جسموں کو اوڑھا کر یہ فرمایا اللہم الیک لا
 الی النار انا و اہلبیتی یعنی یا بار خدا یا طرف تیری نہ طرف آگ کے اور میں اہلبیت
 میری اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللہم انا ہولاء آل محمد فاجعل صلواتک
 برکاتک علی محمد و علی آل محمد کما جمید مجید یعنی اے بار خدا یا یہ میں آل محمد کی گردن
 تو درود اور رحمت اپنی اور برکتیں اپنی اوپر محمد اور آل محمد کی تحقیق تو حمد کیا گیا ہے
 بزرگ بموجب ایک روایت کے فرمایا اللہم ہولاء اہل اللہم ہولاء اہل حق یعنی یا بار خدا یا میں
 اہلبیت میری یا بار خدا یا یہ میں حقدار اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللہم
 ہولاء اہلبیتی یعنی اے بار خدا یا یہ میں اہلبیت میری اور بالجمہ معلوم ہوتا ہے کہ
 اس دن اس وقت یہ آیت وافی الہدایت نازل ہوئی تھی کہ یہ کلمات آپ
 فرماتے تھے اور یہ آیت آپ تلاوت کرتے تھے انا یرید اللہ لیزہب عنکم الرعب
 اہل البیت ویطہرکم تطہیر جناب ام المؤمنین فرماتے ہیں کہ مینی مدوانہ پر سے
 انکو چاہا کہ چادر کا کونہ اٹھا کر داخل اس چادر کے ہوں آپ فرمایا کہ تم مت داخل ہونا
 ان کے میں عرض کی کہ یا حضرت کیا میں نہیں ہوں اہلبیت تمہاری ارشاد
 کیا کہ تم بی بی ہو میری البتہ تم بھی نیکی پر ہو اہلبیت میری یہ میں یعنی داخل اس

تفصیلت آیہ تطہیر میں ساتھ میرے یہ ہیں غرض طرق متواترہ سے یہ حدیث بحیث
 تو اتر کو پہنچی ہے بلکہ بموجب تصریح صحیح مسلم وغیرہ اوپر ہی گذرا کہ حضرت عائشہ
 نے بھی چادر کا کونہ دوڑ کر اٹھا کے اندر داخل ہونا چاہا تھا کہ آنحضرت نے چادر
 کے صرف اتنا فرمایا کہ تم باہر چادر کے ہو جاؤ اور تمام طرق احادیث کے مضامین سے
 واضح ہے کہ گھر میں تو خباب ام سلمہ کے حجرہ میں یہ نازل ہوئی اور یہ حضرت عائشہ
 سے جو روایت ہے تو روز مباہلہ کا اور اور دن کا ذکر ہے کہ جب حضرت نے ان
 چاروں نوری جسموں کو چادر میں لیا تب یہ آیت پڑھی اور اللہم ان ہولاء ہبتی
 فرمایا اور یہ اس وقت کا ذکر ہے جو وقت واسطے مباہلہ کے آنحضرت تشریف لے
 تھے بالجلہ بیان جو مقصود و مطلوب ہے وہ صرف اتنا ہی اور ہویدا ہے کہ لیکن
 جو آیت نازل ہوئی تو ام المؤمنین حضرت ام سلمہ کے گھر میں ہوئی اور اس وقت
 انہیں بھی دروازہ پر سجدہ کیا تھا اور حال انہیں ام المؤمنین تک کی عرض کر نیکا
 بلکہ بعد اسکی بھی حضرت عائشہ ام المؤمنین تک کی عرض کر نیکا اور آنحضرت کا
 جواب دینا بلکہ چادر کا گھسیٹ لینا سابق بھی اور اب بھی مکرر اور مفصل ظاہر
 ہے تو بموجب مذاق اہل ظواہر کے یہی جو صرف اینٹ مٹی ہی کے گھر مراد ہو نیکا
 مشہور کہیں فقیر عرض کرتا ہے کہ نظر بر مصراحت تمام معانی مصرعہ آیت مذکورہ
 یعنی اذیاب میں اور تطہیر تمام عیوب ظاہری اور باطنی کے اور وقت نزول آیت کو
 محض گھر میں نہ تو ناصر انہیں پانچوں نوری جسموں کا اور ام المؤمنین تک دروازہ
 پر سجدہ کیا یا نہ کر دینا پیغمبر صاحب کا منصف خمیر دیکھی کہ سو ان پانچوں جسم
 نوری موجود اندرون بیت مذکورہ کے اور کون داخل ہو سکتا ہے اور تصریحات

اور تفسیرات خود پیغمبر صاحب کی اور اجماع تمام نبی ہاشم اور اہلبیت کا اور گواہین
 اہبات مومنین کی جو کہ مفصل مذکور ہیں علاوہ اسکے۔ غرض فقیر کی مغازا کسر
 شملہ اہبات مومنین نہیں بلکہ غرض فقیر کی اظہار فضائل اہل بیت حقیقی اور صلی
 کا ہے اس آیت میں سوا ان پانچوں نوری جسموں کے غیر کو تصور کرنا کسر شان
 بلکہ غضب حقیقت انکی ہے فضائل اہبات مومنین علاوہ اسکے اور اپنی جگہ مذکور
 ہیں مثلاً وہ بموجب حکم پاک پروردگار کے اہبات مومنین پکاری گئیں کیا
 طلاق دینے پر پیغمبر صاحب کے کیا بعد وفات حضرت اکبر حال میں اور وہ پر
 نکاح ہی النہی حرام ہے لیکن ان نوری جسموں اور حقیقی اہلبیت سے کیا اہت
 مومنین اور کیا غیر ان کے کوئی بشر کیا ذات میں اور کیا صفات میں کوئی لگا
 نہیں کہا سکتا چنانچہ حدیث لا یتقاس بنا احد یعنی فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں
 قیاس کیا جاتا کوئی شخص اوپر ہمارے چنانچہ مفصل اوپر ذکر کیا گیا کہ یہ کلمہ نسبت
 انہیں پانچوں نوری جسموں کے فرمایا شاید عادل قول فقیر ہے اور نزول آیات
 عتاب اور صدور مناکر و مناسیہ انکی اغیار کا تا بعضی اہبات مومنین اور اکثر
 صحابہ کبار مشہور مقربین تک بھی بسا اوقات از بس ہویدا ہے اور عزیز تو تو
 میں میں نفسانی اور متازعات و سادس شیطانی میں پڑنا محض خانہ ایمان کو
 برباد دینا اور اینٹ کا گھر مٹی کرنا ہے غور چاہئے کہ علم الہی میں موجود تھا کہ ہمارے
 مخلوقات میں اس ذات و صفات کے لوگ بھی پیدا ہونگے کہ وہ ایسے پیارے
 پیغمبر کی خاص عزت و اہلبیت طاہرہ کی حقیقت فضائل خاصہ میں امتی اسکی ہو کہ
 تصور کر میں گئے تو اسنے سب مسم کے لوگوں کی صفرا شکنی اور تشفی کے واسطے

کوئی دقیقہ اور درجہ باقی نہ چھوڑا تاکہ کسی کو چون و چرا اور لیت و دلت کی گنجائش
 نہ ہو۔ من لم یجعل اللہ نوراً فما لہ من نور بالجملہ نظر بمصرحات صدر اگر گھیری
 اینٹ مٹی کا خیال کیا جاوے تو یہی واضح ہو کہ وہ اس وقت کا گہر خاص ہو گیا۔ مین
 یہ پانچون نوری جسم اس وقت تشریف رکھتے تھے اور آیت نازل ہوئی تو آیت
 نسبت ان خمسہ موجودہ کے نازل ہوئی یعنی یہ معنی ہو گیا کہ اے جو لوگ اس وقت
 اس گھر میں ہو اور وہ یہی پانچون نوری جسم تھے بلکہ حضرت ام سلمہ کے خاص
 گہر ان کا تدار و ازہ پر تشریف رکھتی تھیں وقت تلاوت کرنے آنحضرت کے
 اس آیت کو حجرہ کے اندر تشریف لے گئیں اور چادر کا کونہ اٹھایا۔ اہل ظاہر
 دیکھ لیں اوپر یہی ذکر ہو چکا ہے کہ اضافت بیت یعنی گھر کی طرف نام نامی
 بنی کا اس جگہ نہیں ہے کہ وہ اہلبیت ازواج بنی کو تصور کر کے انکی طرف خطاب
 اہلبیت خیال کر سکیں جیسا کہ اسی آیت کے سابق جو آیت کہ خاص ازواج معظمہ
 کے حق میں ہے صاف اضافت نسائ کی طرف نام نامی آنحضرت موجود ہے
 یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے یا نسائ البنی اور بہت ظاہریات ہے کہ ضمیر خطاب
 یہی جمع مذکر کی ہے سب کو ہی جانتا ہے کہ ازواج معظمات بنی کی مذکر نہیں اور
 یہی اہل ظاہر نہیں کہہ سکتے کہ خالصین چند اشخاص مذکر مین چند مونث تاکہ
 احتمال تخلیص کافی ہو اگر ایک مونث اور چند مذکر ہوتی تو یہی احتمال اہل ظاہر قابل
 کان دہر فی کہ ہوتا اور قطع نظر ان باتوں کے اگر کوئی بسبب عبادت طبع اور
 وساوس طمع و ہوا نفس محبت دین و اقوال اسلاف اپنی کے بالفرض والتقدیر
 ضراحتہ انکار بدایتہ کا کرے اور تحکیم ایمان اہلبیت کو اہلبیت بنی الہامی خانہ

ظاہر ہے تو بھی ظاہر ہے کہ معنی نہایت بے ربط بلکہ خط ہو جاتی ہیں کیونکہ اہل
خانہ بنی کیطرن خطاب ہوگا تو پھر ظاہر ہے کہ بنی خود پنجو اس خطاب کے داخل نہیں
ہو سکتے کیونکہ کیا عرب کیا عجم کیا ہندی کیا کسی زبان والا ہو سب کوئی جانتا ہے
کہ مثلاً جب کوئی شخص کہے کہ اے بنی کی پیو تو خطاب اُن پیو کی طرف ہوگا
نہ بنی کی طرف تو چاہئے کہ بنی شامل اس خطاب میں نہوں تو اس فضیلت اذہاب
رحس اور تلمیروں میں بنی منقاد اللہ معاذ اللہ بموجب تجویز راسی اہل ظواہر کے داخل
نہوں اور یہ بات بھی سب مسلمانوں کو ہاں باطل ہے بلکہ کتب فریقین کی احادیث
متواترہ و متکاثرہ میں ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب خود بھی اس آیت میں شامل ہیں
اور چار نوری جسم علی وفاطمہ اور حسنین اور اگر بغرض و تقدیر اقوال منکرین ہدایت
بموجب عقیدہ اور ظن فاسد مکذبین احادیث متواترہ خاتم الرسالہ کے اہلبیت
سے تمام رہنمو والے بیت بنی کے مراد لئے جائیں تو کچھ تخصیص صرف ازواج معظمت
بنی یا اولاد بنی یا اقربا بنی کی نہیں ظاہر ہوتی بلکہ جو رہنے والے بنی کے گھر کے ہوں
خواہ بی بی خواہ بیٹے خواہ لے پالک خواہ لونڈی خواہ غلام سب شامل ہوتے ہیں
کیونکہ لفظ اہلبیت اہل ظواہر پر ہی ظاہر ہے کہ عام ہے تو معنی یوں ہونگے کہ ہر ایک
ارادہ کرتا ہے کہ لیجاو سے سب تم کے گناہ اور عیوب تم کو اے بنی کے گھر کے رہنمو
یعنی جو لوگ بنی کے گھر میں رہتے ہو یعنی کیا بی بی کیا لونڈی کیا غلام کیا نوکر کیا چاکر
غرض جو پیغمبر کے گھر میں رہتے ہوں وہ اذہاب رحس اور تلمیر میں سب کیساں ہوں
یعنی ہر قسم کے گناہ سے ظاہر ہوں اور یہ بات بالاتفاق کیا سنی کیا شیعہ سب
مسلمانوں کے نزدیک محض باطل ہے کیونکہ تفسیر زاہدی اور مدارک وغیرہ تفسیر کثیرہ

اور کتب صحاح احادیث اہل سنت جماعت اور کتب تفاسیر و حدیث شیعہ اور سب کے ہائیں ہویدا ہو کہ بعد نزول اس آیت کے خاص بعض بعض اصحاب کبار اور اہمات مہین سے خاص حالت حیات آنحضرت میں اکثر ایسی باتیں خلاف حکم خدا و رسول کے اس قسم کی صادر ہوئیں کہ آیات عتاب اونکے لئے بارہا نازل ہوئیں اور بعد وفات آنحضرت کے بھی ایسی باتیں اکثر و نسی واقع ہوئیں کہ وہ بالصراحتہ خلاف حکم خدا و رسول ہیں چونکہ فقیر کو غرض تفضیل بیان مثالب اور معایب سے نہیں اس لئے تشریح اور تصریح ایسی باتوں کی خلاف مقصود عقیدہ جانتا ہے لیکن حسب ضرورت بطریق بیان واقع نظر بر ابطال مساوات اہلبیت طاہرہ اور انکی اغیار کی یہ مقصود اظہار فضائل اہلبیت طاہرہ اصلی اور حقیقی کے مناسب مقام اور ضروری اصل ہما مختصراً اور مجملہ مجبور لکھ دیتا ہے۔ تفسیر زاہدی وغیرہ کتب سنت جماعت سے یہ بیچ تفسیر آیہ وقد صنعت قلوبکم کی ہویدا ہے کہ یہ آیت بیچ حق جناب ام المؤمنین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے نازل ہوئی جو وقت کہ ان دونوں ام المؤمنین نے خلاف فرمان رسول منان آنحضرت کے بہید کی باتیں افشا کرین تو خدا تعالیٰ نے پیغمبر صاحب کو خبر دی اور اس آیت سے ان دونوں پیبیوں کے حق میں خطاب عتاب فرمایا یعنی اے بی بی عائشہ اور اے بی بی حفصہ تحقیق قلوب تمہاری تو ار راہ صدا حق سے منحرف ہو گئے یعنی پہر گئے اور ابتدا اس قصہ کی جمال الدین محدث نے ذکر اول روضۃ الاحباب میں اور محقق دہلوی شیخ عبدالحق صاحب مذاہج اور عبد البر صاحب استیعاب غیر ہم نے جو بہت تفضیل سے لکھی ہو خلاصہ سہکایہ ہے کہ پیغمبر صاحب شہد کو بہت بر غثبت تناول فرماتے تھے اور ام المؤمنین

زینب بنت جحش اکثر حضرت کے لئے واسطے رضا جوہی آنحضرت کے شہرہ ہو گئے
 چھوڑتی تھیں تو حضرت کو بسبب اس کام کے اُن کے پاس بیادہ دیر لگتی تھی
 ان دنوں اہل المؤمنین نے آپس میں موافقت کر کے یہ بات بنائی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ
 ہم دونوں میں سے جسکے پاس پیغمبر صاحب تشریف لاوین تو ہر ایک کہوے کہ یا
 حضرت آپ کو دہن مبارک سے معافیہ کی بو آتی ہے کہ جسکی بو کو کرہ نگاہ کسی ہوتی ہے
 چونکہ اُسکی بو بہت مکروہ طبع ہوتی ہے اور پیغمبر صاحب ایسی بو سے پرہیز کرتے تھے
 تو آپ انکی پاس کا جانا چھوڑ دینے کے غرض انہوں نے بموجب اپنی مشورہ کے کام
 فرمایا اور انجام کار پیغمبر صاحب نے جو کچھ بطور ازکی فرمایا اسکو افشا کر دیا تیس آیت
 عتاب نازل ہوئی چنانچہ عبارت جمال الدین محدث دفتر اول روضۃ الاحباب کے
 کہ فارسی بہت صاف ہے بعینہ اس مقام کے لکھی جاتی ہے کہ واقعہ سال نہم
 از ہجرت میں ہے غسل برائے زینت جحش بہ بدیہ آوردہ بودند و وہے برائے
 آن سر در نگاہ داشتہ بودند چہ غسل برادوست میداشت و چون حضرت بہ نزد
 او می رفت شربت غسل بر او میگردید و بنا بر آنکہ غسل دیر آب میشود زیادہ ہرود
 در خانہ او توقفی واقع میشد عالیشان گوید من و حصصہ باہم موافقت نمودہ با یکدیگر
 گفتیم کہ حضرت بر ہر کدام از ما کہ در آید باید کہ بگوید از تو بوائے معافیہ می شنویم مگر
 معافیہ خوردہ و معافیہ جمع محفوز است و معفور صغ درخت عفاست و غرض آخرت است از قلم گو
 کہ را کہ زیادہ حال آنکہ حضرت از چیز ہائے کہ بوائے بد داشت مختصر نمے بود کہ چہ با یکدیگر
 در گفت و شنید بودند و ایشان از روایح جنیشہ متاذی می شنوند چنانچہ بنی آدم
 متاذی مے شنوند القصہ حضرت بریکے از ایشان در آمد وہے آن سخن را چنانکہ

مقرر بود گفت حضرت فرمود معافیر نخورده ام بلکه شربت غسل آشفامیده ام پیش
 زینب بنت جحش آن زن گفت جرست تخلیۃ العرفط یعنی چریدہ است زینب
 این غسل در درخت عرفط فرمود چون چنین است دیگر ہرگز از آن غسل نیاشام
 و روایتی آنکہ فرمود سوگند خوردم کہ از آن غسل نگیرنیاشام ولیکن این سخن را با
 یحییٰ کس گوئے آن زن قبول نمود فاما بقول خویش و فاما کردہ بان دیگرے گفت
 جبرئیل آمد و آیت آورد دانتے کلامہ - اور احادیث صحیحہ و ظاہر ہے کہ سبب الامن
 ماریہ قطیبہ کی پیغمبر صاحب کی خدمت میں حاضر ہونیکو حضرت حفصہ بہت خفا
 ہوئیں اور آخر خود ہی اور حضرت عائشہ ہی مرکب خلاف فرمان رسول مقبول
 اور مورد عتاب الہی ہوئیں چنانچہ صحیح مسلم وغیرہ کتب احادیث اور تفسیر زہری
 سے ہویدا ہے عبارت دفتر اول روضۃ الاحباب اس مقام کے بھی خطا للوطا
 لکھی جاتی ہے یہ عبارت بھی عبارتہ سالک کے بعد قریب ہی سید عالم درخانہ حفصہ
 بود و سے باذن آن سرور بیدین پور ازخانہ بیرون رفت حضرت دوستاد
 کینہ کہ سرتیہ خود را ماریہ قطیبہ بانجا طلبید و باوے صحبت داشت چون حفصہ
 مراجعت نمود دید کہ در حجرہ و سہبتہ است لخطا توقف کرد آن سرور درخانہ
 را کشاد و بیرون آمد حفصہ گریہ آغاز کرد و با حضرت معاتبہ نمود و روایتے آنکہ
 گفت یا رسول اللہ درخانہ من در فاش من باکینہ کی صحبت میداری و روایتی
 آنکہ گفت ارمیان ازواج اینکار بہ نسبت با من بجائے آرے پیغمبر گفت
 راضی نیستی کہ اورا بر خود حرام گردانم گفت ہستم پس فرمود کہ اورا بر خود حرام گردانیم
 حفصہ گفت چگونہ حرام می سازی بر خود میرے کہ خداوند تعالیٰ بر تو طلاق دیند

فرمود کہ بخدا سوگند کہ بوسے نزدیکی نیکم ولیکن این سخن نزد تو امانت باشد باید کہ با
 یکس نگوئی حصہ قبول نمود و چون حضرت برون رفت دیوار یکہ میانہ او و عایشہ
 بود بدست خویش نزد عائشہ واقف شد و بیاد حصہ آن سخن را باوے گفت
 و روایت آنکہ حصہ میانہ عائشہ رفت و گفت بشارت باد ترا کہ حضرت کنیزک قبطیہ
 خود را بر خویش تن حرام ساخت و از و خلاص شیم و چون عائشہ بانحضرت ملاقات
 نمود بر پیل تعریض گفت یا رسول اللہ روز نوبت من با کنیزک یعنی ماریہ صحبت دارا
 باقی روز ہا مر زمان ترا سالم ماند جبریل آمد و آیات او ایل سورہ تحریم آورد چنانچہ سابقا
 مذکور شد آن سر و حصہ را فرمود نگفتہ بودم کہ یکس را خبر دار کنی روا باشد کہ این
 سر را فاش کردی گفت ترا کہ خبر دار گردانیدہ فرمود خداوندان را بار یک بین مرا خبر دار
 چنانچہ آیت کریمہ **وَ اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَابْنِ بَيْنَیْ**
وَ اَظْهَرِ لِمَ لَمْ يَكُنْ عَلَیْهِ عَرَفَ بَعْضُهُ وَ اَعْرَضَ عَن بَعْضٍ فَلَمَّا كُنَّا هَا هُنَا قَالَتْ مَن
اَنبَاكَ هَذَا قَالَ نَبَاِنِي الْعِلْمُ الْخَيْرُ اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا
وَ اِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ كَلَّمَكَ
يَعْدُ لَكَ خَلِیْلُكَ اِنْ خُبِرْتُمْ بِدَ تَمَامِ هَا کَلَامِ صَاحِبِ رَوْضَةِ الْاَحْبَابِ كَاوُ مَعْنٰی
 تمام آیت مذکورہ کے یہ ہیں جسوقت بہید کہا بنی نے طرف بعض بیون اپنی سے
 یعنی بہید کی طرح سے بات کہی پس ظاہر کر دیا اُس بی بی نے اُس اور ظاہر کیا خدا
 اس بات کو اوپر پیغمبر کے توجہ یا پیغمبر نے بعضے بات کو اور روگردانی کی بعض
 پس جبکہ خبر دار کیا پیغمبر نے اُس بی بی کو ساتھ اُس افشا کرنے کو کہنے لگے
 جتنا ہی تہمہ کہ یہ بات پیغمبر صاحب نے کہا جتنا یا نہ کہو جانے والے خبر دار نے یعنی

خدا تعالیٰ نے اگر توبہ کرو تم دونوں طرف خدا تعالیٰ کے پس تحقیق خوار اور برگشتہ ہو گئی
 قلاب تمہاری اور اگر مدد کرو تم دونوں پر اسی ارادہ کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ وہ یار و
 مددگار ہے اسکا اور جبریل اور صالح المؤمنین اسکے یار و مددگار ہیں اور تمام فرشتہ
 بند اسکے مددگار ہیں پیغمبر صاحب کے۔ واضح ہو کہ تفسیر کو آشتی اور کتاب جلیۃ اللہ الیہ
 حافظ ابوالفتح مصطفائی وغیرہما کتب علماء سنت جماعت میں اور تمام کتب تفاسیر
 شیعہ میں ہے کہ مراد صالح المؤمنین امیر المؤمنین علیؑ ابیطالب ہیں۔ اور تفسیر زیدی
 میں بھی ہے **وَإِنْ نَظَرْنَا إِلَىٰ تَعَاوُنِ حَفْصَةَ وَعَالِيشَةَ فِي مَعْصِيَةِ الرَّسُولِ أَيْدِيَهُ**
 یعنی اگر آپس میں مددگاری کریں عایشہ اور حفصہ بیچ نافرمانی رسول کی اور اذیت دینی
 اسکے تو تحقیق خدا تعالیٰ حافظ و ناصر اسکا ہے اور جبریل اور علی اور ملائکہ اور علی الصیاق
 قصہ ایلا یعنی مسم کہانیا پیغمبر صاحب کا کہ ایک ہینے تک سی ام المؤمنین کے گھر شریف
 نہ لیکے بلکہ ام المؤمنین جناب حفصہ کو ایک دفعہ طلاق تک دیدی اور جب حضرت عمر اب
 انکو پیغمبر صاحب کے سامنے بہت روئے تب حضرت زبجوع فرمائی اور آیتہ یا ایہا بنی
قُلْ لِمَا رَزَأْتُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَرْضَوْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيْنَتَهَا فَمَا لِيْنَ اِمْتَكُنْ وَاَسْرَحْنَ سِرَاحًا
 جمیل نازل ہوئی یعنی اے پیغمبر اپنی بیویوں کو کہو کہ اگر تم چاہتی ہو زندگی دنیا کی اور
 زینت اٹھکی یعنی عیش و آرائش دنیا تو آؤ کہ فائدہ دوں تمکو اور رخصت کروں میں
 تمکو یعنی طلاق دیدوں۔ اور علاوہ اسکے یہ آیت عتاب بھی ازواج معظمہ کی شان میں
يَا عَسَىٰ رِيَّةٌ اِنْ طَلَقْتُمْ اِنْ يَسِدْ لَكُمْ اَزْوَاجٌ خَيْرٌ مِّنْكُمْ مَّسَلَمَاتٍ مَّوَدَّاتٍ قَانَاتٍ
 قانات عبادت ساتحات ثنابات و البکار یعنی نزدیک ہو کہ اگر طلاق دے پیغمبر
 تمکو تو پھر وردگار اسکا کید لادلوے اسکو جو روین بہتر سے مسلمانیاں ایمان الیہاں

فرمان برداری کرنیوالیان تو بہ کرنیوالیان عبادت کرنیوالیان اور چلنے والیان
 طاعت خدا و رسول میں بیوائیں اور کوریاں خلاصہ یہ کہ ان سب بہترین بیان
 خدا تعالیٰ اور اپنی پیغمبر کو دیو لگا اور علاوہ اسکے جو آیات عتاب انکو حق میں نازل
 ہوئی ہیں اور قصص مفصل انکو کتب تفاسیر و تواریخ فریقین میں لکھے ہیں بہت مشکل
 طویل ہیں فقیر کو تفصیل بیان ایسی باتوں کی اور تطویل مقصود نہیں مگر خلاصہ طلب
 تمام کتب مذکورۃ الصدر سے ہویدا ہے کہ اصل بنابر اس قدر عتاب اور خطاب
 کی بیشتر یہ دو نواہم المومنین رہی ہیں کہ ان کے لئے خطاب خاص بصیغہ تشبیہ یعنی
 صرف دو نواہم کی واسطے آیہ و ان ننو ابامین ظاہر ہے بالجملہ یہ باتیں تو حال
 حیات آنحضرت کی ہیں اور بعد وفات آنحضرت کے بھی جو کچھ پیش آیا کتب تفسیر
 و تواریخ فریقین سے ہویدا ہے کہ اسی آیہ تطہیر سے پہلی کی آیت میں خدا تعالیٰ
 تمامی ازواج بنی کی حق میں فرماتا ہے و قرن فی بیوتکم ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولی
 و اقمین الصلوٰۃ و اتین الزکوٰۃ و اطعن الصدور سولہ یعنی بیٹھو تم بیچ گھروں اپنی کے
 اور نہ آراستہ اور تیار کرو تم اپنی تین آراستہ اور تیار کرنے جاہلیتہ پہلی کا یعنی جیسا
 کہ حضرت ادریش اور حضرت نوح کے درمیان کے وقت میں عورتیں کرتی تھیں اور
 بعض تفسیروں میں حضرت داؤد کا بعض میں حضرت ابراہیم کا وقت لکھا ہوا ہے اور حضرت
 موسیٰ کی بی بی صفورا نام لڑائی پر چڑھ کر حضرت یوشع بن نون وصی موسیٰ سے جدال
 اور قتال کے ساتھ پیش آئیں یہ ہیں جاہلیت اولیٰ کی باتیں اور قایم رکھو نماز کو
 اور دو تم زکوٰۃ اور فرمان برداری کو دو تم خدا کی اور رسول اسکے کی۔ واضح ہو کہ ساری
 باتوں کی بعد پر اطاعت خدا و رسول کی خدا تعالیٰ تاکید فرماتا ہے یعنی وہ ضابطہ حکم پر

گزرے سب بموجب حکم خدا ہی کے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ باوصف ادا کرنے اُن
تمام حکموں کے سوا اسکے پر جو خدا و رسول اُسکا فرمان دیوے اُسکا بجا لانا بھی
واجب ہو اور جو نماز روزہ عبادت بہت کچھ باتیں مرقمۃ الصدر علی بن آدمین اور
سوا انکے نافرمانی پیغمبر صاحب کی معاذ اللہ عمل میں آوی تو پھر مرتکب نافرمانی کا وہی
حال ہے جیسے کہ نافرمان کا ہوتا ہے۔ کتب فریقین سے ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ
کی تابعداری اور محبت کو کسب کیو پیغمبر صاحب نے بہت تاکید کی ہوئی تھی
خصوصاً ام المؤمنین حضرت عائشہ سب سے زیادہ اور بہتر یہ بات جانتی تھیں کہ چونکہ
یہ بہت صغیر سن سے پیغمبر صاحب کو پاس تھیں اور بہت نزدیکی رکھتی تھیں بارہا
پیغمبر صاحب سے سن چکی تھی کہ اڑائی علیؑ کی اڑائی پیغمبر صاحب کی ہے اور آیمباہلہ
میں سن چکین تھیں دیکھ چکین تھیں کہ علی بموجب حکم خدا امتعالے کے نفس رسول
ہیں اور وقت مباہلہ انکو ساتھ پیغمبر کے دیکھا خطاب الہیتی میں پیغمبر صاحب کی
زبانی سنا چنانچہ صحیح مسلم اور کشف میں خود انہی حدیث موجود ہے کہ سابقاً ذکر ہوئی
اور بارہا سنا کہ فرمایا پیغمبر صاحبؐ یا علیؑ لا یمنعک الامنافق یعنی یا علیؑ تھیں
بعض نہ کہنے کا تجھے کوئی شخص مگر منافق چنانچہ مستدرک حاکم اور صحیح کبیر طبرانی اور
صواعق محرقة ابن حجر وغیرہ کتب سنت جماعت میں اور شیعہ کے ہاں بالاتفاق یہ
سب کچھ تفصیل ہے چنانچہ خاص فضائل علیؑ میں خاص انہیں کے مرویات یا سائنہ
معتبرہ کتب صحاح سے ہدایت فضائل مولاؑ میں مومنین میں انشاء اللہ تعالیٰ قریب
دیکھو گے۔ کتاب تمام النعمت کتاب معتبر سنت جماعت میں ہے کہ جاہلیۃ الاولیٰ
خروج زن موسیٰ کہ نام انکا صغیر ہے واسطے جنگ یوشع بن نون کے ہے بوفات

موسیٰ کے اور جاہلیہ آخری خروج ام المؤمنین حضرت عائشہ کا ہر واسطے جنگ حضرت
 امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب کے بعد انتقال حضرت رسالت پناہ کو۔ عبداللہ بن
 مسعود سے ایک بڑی حدیث وہ لکھتا ہے جس سے ہویدا ہے کہ فرمایا پیغمبر صاحب
 نے کہ یوشع بن نون حضرت موسیٰ کے وصی نے بعد وفات حضرت موسیٰ کو تیس
 برس زندگانی کے سو صفو اور فقر حضرت شعیبؑ نے بی بی تہی حضرت موسیٰ کو خروج
 کیا اور یوشع سے کہا کہ میں اولیٰ اور حقدار ہوں امر و صایتہ میں اور اس واسطے
 مقابلہ ہوا اور حضرت یوشع نے فتح پائی انکی لشکر کو قتل کیا اور انکو قید کیا
 بعد اسکے پیغمبر صاحبؐ فرمایا کہ عائشہ بی بی بیٹی حضرت ابوبکرؓ کی قریب ہو
 کہ امیر المؤمنین علیؓ پر خروج کر لگی اور وہ مثل یوشع کی لشکر کو قتل اور انکو
 قید کر نیگے اور یہی استیاب ابن عبد البر اور مدارج النبوة شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہ
 کتب صحاح سنت جماعت اور کتب شیعہ میں بہ تو اتر ہے کہ بی بی عائشہ کو تباکید
 پیغمبر صاحبؐ فرمایا کہ میں خبردار پر ہیز رکھنا تو نہ ہو وہ بی بی میری جو کہ علیؓ سے
 مگر با این ہمہ تاریخ طبری ابن جریر میں کہ عربی ہے لکھتا ہے حال میں ان بی بی
 صاحبہ کے لا تقدّر علیٰ ان تذکرہ بخیر یعنی قادر نہ تھیں بی بی عائشہ کہ ذکر کریں علیؓ
 کا ساتھ نیکی کے اور فتح الباری وغیرہ شرح و صحیح بخاری میں ہے کہ لا تطیب لفسا
 ان تذکرہ بخیر یعنی خوش نہیں ہوتیں تھیں بی بی عائشہ کہ ذکر کریں علیؓ کو ساتھ
 نیکی کے اور فی الواقع کہ ایسی ہو نوبت ہوتی ہے جب جدال و قتال کو نوبت پہنچتی
 ہے۔ اور عزیز فقیر کی اس التماس کو کچھ سوائے نظر بر اظہار عیوب نہیں خیال
 کیا چاہئے بلکہ بیان وقیعہ ہے کہ خاص ان بی بی صاحبہ سے بعد پیغمبر کے جو کچھ وقوع

میں آیا از پس ظاہر اور ہویدا ہے کہ کس قدر جدال اور قتال نفس رسول مقبول سے وقوع
 میں آیا اور کتنے اصحاب کبار رسول مقبول کے مجروح اور مقتول ہوئے۔ تاریخ ابن عساکر
 میں عجب طرح سے اس مضمون ملائت مشحون کو لکھا ہے جسکو دیکھ کر انسان کے
 رونگوٹھکڑے ہوتے ہیں یہ موعظہ ہی بہت معتبر سنت جماعت کا ہے لکھتا ہے
 کہ عروہ نے ایک فرزند بی بی عائشہ صاحبہ کو کہا کہ من کان احب للناس الی رسول اللہ
 یعنی کون شخص تھا محبوب زیادہ محبوب خدا کا بی بی صاحبہ نے جواب دیا کہ علی بن ابی طالب
 پہر اسنے سوال کیا کہ اتی شی کا ن سبب خرو جک الیہ۔ یعنی کون چیز تھی سبب خرو ج
 کرنے تیر یکا طرف اسکے یعنی پہر کیونکر لڑائی کی علی ابن ابیطالب سے بی بی عائشہ نے
 جواب دیا تم تزوج ابو ک امام یعنی کیونکر جو رو بنایا تیرے باپ نے تیری مان کو اسکو
 کہا ذالک من قدر اللہ یعنی یہ بات تقدیر خدا تعالیٰ سے ہوئی بی بی صاحبہ نے
 جواب دیا کان ذالک من قدر اللہ یعنی یہ لڑائی بھی تقدیر خدا تعالیٰ سے ہوئی
 اور غیریہ مقام استعاذہ اور رجوع بخدا ہے کون شخص چاہتا ہے کہ پیغمبر صاحب کائنات
 پہر پیغمبر کا جان بوجہ کہ خلاف کرے اور قرآن کا اعتقاد کر کے کون چاہتا ہے کہ احکام
 اور اسرار الہی کا منکر ہو اور تعمیل نہ کرے غرض مقام دم مارنیکا بہنیں خیر مقدر میں جو
 ہوتا تھا سو ہوا فقیر کو بیان اسقدر مقصود ہے کہ بعد پیغمبر صاحب کے بھی خاص ان
 ام المؤمنین محدوہ سے جو کچھ کہ صادر ہوا اگر آیہ تطہیر انکی شان میں بھی اہل ظوارب
 اعتقاد کریں تو ازراہ انصاف کے دیکھہ لیں کہ معاذ اللہ معاذ اللہ صاف خدا تعالیٰ
 کے فرمان کی تکذیب لازم آتی ہے کیونکہ معنی آیت بالصراحتہ دیکھہ چکو کہ خدا تعالیٰ
 نے ارادہ کیا تطہیر فی طہین آیت کا اور لیجانے ہر قسم کے گناہ کا اٹنے اور یہاں بعد

نزد آیت پے در پے جو جو کچھ کہ صادر ہوتا گیا کا الشمنس فی وسط السماء ظاہر اور یوں
ہے من البصر لنفسه ومن عمی فعلیہ رمز آگاہ آگاہ دل اور اہل البصر فنا فی اللہ فنا فی الرسول
و اہلبیت کو چاہیو کہ استعاذہ بخدا رکھو اور وساوس شیطانی آوین تو لا حول اور مدد
پڑے اور دعا کرے کہ خداوند اتباع خدا اور رسول آل رسول پر حکم رکھو و مخالفت
اور مخالفتین احکام خدا اور رسول سے بری رکھو اسے غریزہ فقیر کو بیان فضائل اہلبیت
مقصود ہے نہ اظہار مثالب اور معایب کسے اور کی لیکن اگر توشیح و اثبات
فضائل میں اہلبیت کے التزام ظہور ایسے امر کا نسبت کیسے مستنبط ہو تو فقیر
معذور ہے اور بے قصور ہے فقیر التماس کر چکا ہے اور قاصدۃ اللہ پر کرتا ہے
کہ فقیر کے التماس کو بے شائبہ تعصب و عناد خالی مشر و فساد سے تصور کر کے
بگویش دل طرف فضائل اور حقوق اہلبیت کے بدون محبت رسم و اعتقاد
مخالفت حقیقت حقیقت اہلبیت کی متوجہ ہو کر سماعت چاہیے۔ فقیر کی کیا
حقیقت اور کیا ذی ہے کہ کسی بنی نوع انسان کی نسبت کاملہ اہانت اور
طعن و ملامت کا زبان پر لاسکے کیا خوب کہا ہے شاعر نے ہند کے۔

تجگو پر اسی کیا پڑی اپنی نبیؐ ٹو۔ خصوصاً مہات مومنین یا اور سنا لہا
سال قریب رہی ہوئے پیغمبرؐ صاحب کے کہ ہزار ہا بلکہ بے شمار اعمال حسنہ ہم
متھے زیادہ اونسے صادر ہوئے ہوں بلکہ فقیر کا یہ رنگ ڈھنگ ہے کہ میان
شیطان صاحب کہ کبھی مقرب بارگاہ حضرت سبحان تھے بلکہ امید گذارین
وظلمان منصوبی تک کا بھی نام بخبر اوقات قرات آیات قرآن خواہ نماز میں
خواہ تلاوت قرآن و احادیث و ادعیہ و ثورہ و تعین میں بالتصاف و تسبیح

اتباع ہم غیالفت ہر خدا و رسول اہلبیت رسول کی تفصیل اس اجمال کے رسالہ اہل اللہ
 میں ذیل حدیث صحیح بخاری و مسلم سیما امتی میں فقیر نے بھی تبشیر لکھی ہے جو
 شخص تفصیل دیکھنا چاہے وہاں دیکھ مختصراً یہاں اتنا لیس ہے کہ پیغمبر صاحب
 خود فرمایا کہ روز قیامت کو بعض اصحاب اولے ہاتھ کی طرف ہو چکے آوین گے
 یعنی جد ہر کو اصحاب ناری یعنی مستحق جہنم آوین گے تو میں انہیں دیکھ کر خدا تعالیٰ
 سے عرض کروں گا کہ بار الہا یہ تو میرے اصحاب ہیں تب درگاہ الہی سے حکم ہو گا کہ
 تم نہیں جانتے جو کچھ تمہارے بعد انہوں نے احداث کیا آپ عرض کریں گے کہ
 میں گواہی دیتا ہوں انکی جب تک کہ میں زندہ رہا یعنی یہ ایمان لائے نماز پڑھتے
 تھے روزہ رکھتے تھے زکوٰۃ دیتے تھے سب ایمان والوں کی باتیں میری رو برو
 تک کرتے تھے تب یہ حکم الہی ہو گا کہ یہ مرتد ہو گئے اور اپنے پہلے پانوں پہر گئے
 بفرمت ہماری مفارقت کے یعنی تمہاری اطاعت ہو باہر نکل گئے سجدہ تمہاری وفات
 کے یعنی تمہارے اوہروقات پائی اُدھر یہ خلاف حکم کرنے لگے اے عزیز کتب میر
 حدیث فریقین سے ہویدا ہے کہ اکثر لوگ بعد پیغمبر صاحب کے انکی اہلبیت سے برگشتہ
 ہو گئے اور کتب فریقین دیکھنے سے واضح ہو گا بالاتفاق کہ بعضے بعضے امین بہت
 مقرب تھے مگر نفسانیت بد بلا ہے خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے از بس ہویدا ہے کہ
 وہ جو باوصف اصحاب ہونے پیغمبر صاحب کے اس طرح جانب شمال سے آوین گے
 جب کا ذکر پیغمبر صاحب نے یہ کچھ فرمایا وہ وہ لوگ ہوں گے جو اہلبیت رسول کی اطاعت
 سے یعنی رسول مقبول اور خدا تعالیٰ کی اطاعت سے باہر ہو گئے اے عزیز یہ وہ اصحاب
 ہوں جو پیغمبر صاحب سے سن چکے تھے کہ خود فرمایا کہ یہ آیت تطہیر میرے اور علی اور

فاطمہ اور حسین کے حق میں نازل ہوئی اور دس مہینے تک کچھ چکے تھے کہ خود
 دروازہ پر جناب سیدہ و وجہان کے ہر صبح کو الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہل بیت النبوة فرماتے
 تھے اور یہ آیت تلاوت کرتے تھے اور پھر یہ صواحب بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اس آیت کو ازواج
 کی شان کی آیات میں شامل کرنے لگے اور اجماع بنی ہاشم اور اہلبیت کے خلاف رائے
 ظاہر کرنے لگے جن اہلبیت کا خلاف بعینہ خلاف رسول خدا ہے کیونکہ احادیث متواترہ
 فریقین سے مثل حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ اور حدیث منزلت اور آیات قربی
 وغیرہا سب کے اپنی اپنی جگہ سب بتشریح لکھی گئی ہیں از بس ہویدا ہے کہ ان
 نوری اجسام اہلبیت طاہرہ یعنی علی و فاطمہ و حسین کے حق میں کیا کیا کچھ
 فرمایا چنانچہ اوپر بھی تھوڑا سا ذکر کیا گیا یہاں تک کہ ان اہلبیت کے اتباع کو عین
 اتباع خدا و رسول فرمایا انکی عظمت اور فرمانبرداری کو برابر تعظیم و فرمانبرداری آن
 ایز و نشان کے ارشاد کیا ان سے لڑنیکو بعینہ لڑنا اپنا ارشاد کیا ان سے صلح رکھنی
 بعینہ اپنے سے صلح ارشاد کی بالا جمال اور بالعموم کے علاوہ وسطے ہر ایک اس
 نوری جسم کے جداگانہ جو جو کچھ ارشاد کیا ہر ایک کی ہدایت فضیلت میں تفصیل نہ کر
 ہے المختصر کہ صواعق محرقہ اور معجم طبرانی اور سند احمد جنبل وغیرہ اکثر کتب سنت عجات
 اور تمام شیعہ سنی کے یہاں ہے ہویدا ہے کہ اگر تمام عمر کوئی شخص عبادت میں گذرانے
 اور حج میٹھارے ہوں اور نماز پڑھتے پڑھتے باؤن سوچ گئے ہوں لیکن ایک سرسرو
 مخالفت علی کی یا کسی اہلبیت کی ان باجنون نوری جسموں میں سے معاذ اللہ اس
 شخص کے دل میں ہو تو خامتہ اسکا بخیر نہیں حشر اسکا منافق اور کفار کا ہو گا مولوی
 محمد سلیم دہلوی البخاری حنفی اپنی کتاب اصول ایمان میں جو فصل فضیلت

محبت مولائے مدینین علیہ السلام میں اور ذکر آیتہ تطہیر میں لکھتے ہیں عبارت
 فارسی بہت صاف پُر مذاق ہے فقیر بعینہ نقل اسکی جو کہ مناسب مقام ہے
 لکھتا ہے۔ حضرت اویس قرنی کہ کبریا اولیاء اللہ و بہترین تابعین بودند بکمال محبت
 کہ در عذاب اہلبیت داشتند چون در کنارہ آب آواز طبل شنیدند پرسیدند کہ چه واقعات
 گفتند کہ میان علی و معاویہ محاربہست و حال نبضت علی متوجہ شدند درین اثناء
 شہادت یافتند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الہی تو باحق خیر الانام بشیر خدا شاہ عالم مقام
 بحق بتول و حسین و حق بداری مرا با امان و امن ایچہ از احادیث اقوال علماء بہ ثبوت
 پیوستہ است و ردخایر عقبے از عمر بن و شاس الاسلمی آمدہ کہ فرمود رسول خدا ہر کہ
 دوست دارد علی را بدرستیکہ دوست دارد مرا و ہر کہ دشمنی دارد علی و دشمنی دارد من
 و ہر کہ رنجائند او را پس بدرستیکہ رنجائند مرا و ہر کہ رنجائند مرا پس بدرستیکہ او
 رنجائند خدا را و جل را و آخر حج الدبکی عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت
 قال رسول اللہ صحب علی عبادۃ یعنی دوستی علی عبادت ہست
 قطعہ حب حیدر عبادت حق ہست۔ حب حیدر عنایت حق ہست و ہر کہ احب حیدری
 باشد۔ و ایما رویہ بہتری باشد و نیز طبرانی از جابر آوردہ کہ فرمود رسول خدا الناس
 من شجرۃ شتی وانا و علی من شجرۃ واحدہ یعنی مروان از وخت متفرق اند و من
 و علی از یک وخت ہستیم و فرمود رسول خدا لانا سید و لادہم و علی سید العرب
 رواہ الحاكم عن ابن عباس یعنی من سردار اولاد آدم ام و علی سردار عرب ہست

چون حب مصطفیٰ ہمہ خلق و حب ہست	حب علی و آل علی نیست و حب ہست
بین بنی و علی هیچ تفاوت مبین	جز کہ نبوت بروست ہست ولایت برین

پیغمبر که بد سرور انبیا علی را بدان سرور اولیا
 در تحفه اثنا عشریه مذکور است که محبت علی فرض است مثل محبت
 پیغمبر و دشمنی او حرام است مثل دشمنی پیغمبر است جز علی بعد از محمد نیست
 پیچ اوست در دنیا و عقبه او تنگیز و نیز گفته اند ندیب حق حب احمد و مرتضی
 در ولای آل شان بودن خدا بر که او شد منحرف از این طریق دایما در عاصیه
 حریق بود و خایر عقبه از عبدالمطلب بن عبدالدین حطب آمده که گفت فرمود
 رسول خدا اے مردمان وصیت میکنم شما را بجهاد و حب برادر من علی کرم
 وجهه که ابن عم من است بدرستی که نه دوست دارد او را مگر مومن خالص و نه
 دشمن دارد او را مگر منافق و از ابن عباس آمده که فرمود رسول خدا دوستی علی
 میخورد گناهان را چنانچه میخورد بهیزم را آتش - اسد الدین ساقی کوثر اسد الدین
 محمد اسد الدین منظر اسرار - اسد الدین منظر النوار اسد الدین هادی ربیع اسد الدین کاظم
 اسد الدین سرور غالب اسد الدین ربیطالب یا علی یا علی بخوان هر دم تارهای شود
 ترا از غم پستی گرفته با خدا داری حب احمد و مرتضی داری حب احمد ترا شود شافع
 حب جید ترا شود نافع و روایت کرد ابی متوکل الباجی از ابی سعید خدری فرمود
 رسول خدا فرمود حق تعالی برائے من و علی را داخل کنید در جنت کس را که دوست
 دارد شما را و داخل کنید در نار کس را که دشمن دارد شما را - رساله طاعی قاری در خایر
 عقبه از ابن عباس آمده که گفت رسول خدا بالا بر آید بر نبیره و ذکر کرد کلام بسیار پس فرمود
 کجا است علی ابن ابیطالب کرم الله وجهه پس گفت علی حاضر من یا رسول الله پس
 حکم کرد ویرالینه خود و بوسه داد میان هر دو چشم وی و فرمود آواز بلند یا معشر انبیا

این برادر من است و ابن عم من و هذا لحمی و دمی و شعر من
 چه عجب وصل آنجناب باد لحکم لحمی است خطاب باد
 پس چو فصل کند کس بمیان که در باد دین خود بلیان که این پدر حسن و
 حسین است که سید جوانان اهل بهشت اند این کشانیده در دهاے زمن و
 شیر خدا و تیغ وی بر زمین بردشمنان علی لعنت خدا و لعنت کنندگان و حق تعالی
 از دشمن وی بری است و من نیز بنیز ارم پس سیکه دوست دارد که خدا و رسول خدا
 بنیز از شواد و پس بنیز از شواد علی پس باید که برسانند جمیع حاضران این خبر
 به غایب و نیز از ابن عباس آمد هر که دشمن دارد علی را لعنت خدا بروی و لعنت
 لعنت کنندگان تار و ز قیامت پس ازین معلوم شد که لعن حضرت علی کرم الله
 وجهه موجب کفر و خران آخره است چنانچه گفته اند آنرا که دوستی بعلی نیست کافراست
 گو مرشد زمانه و گو شیخ راه باشد کس را که لعن علی در سر است به تحقیق دانی که او
 کافر است حب حیدر و ایما در دل بداد تا بیای بی عیش در دارالقرار حب حیدر را
 در دل بود و از دنیا مومن کامل رود حب حیدر هر که باشد در دلش و در میان
 نباید همیشه پرورش حب حیدر کن بهرم حرز جان تا هر پنج و بلایابی امان
 پند این مسکین را در گوش کن جام حب حیدری را نوش کن و گفت امام احمد
 سَأَجَاءُكَ أَحَدٌ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا جَاءَ لِعَلِيٍّ كُنْ لِلَّهِ وَجْهَهُ یعنی نیامده کسی را
 از فضایل من مراتب آنچه آمده است مر علی را و وجه کثرت درود اخبار و آثار فضایل
 وی آنکه چون طایفه بنی امیه در شان وی کرم الله وجهه تقصیر کرده و بغض و عداوت
 را راه داده و بالا آمده بر منابر سب میکردند و باعث سب دیگران می شدند و فرمود

کہ زندا ایشان را خوارج بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ را نسبت بکفر میکردند معاذا اللہ
 پس علمائے ائمہ در اٹھما فضائل کے بقصد رد و زجر کو شیعہ و ہر جا کہ درین باب
 حدیثی یافتہ نقل کردند۔ گفت ابن عمر برادرے دارد رسول خدا بیکدیگر وعقد مودت
 و اخوت بہت است این بعد از پنجاہ روز از قدوم مدینہ بود کہ آمد حضرت علی کرم اللہ وجہہ
 در حالیکہ لشک میرخت ہر دو چشم او و پس گفت برادرے داوی میان یا ران خود
 و برادرے نداری میان یا ہج کیے را پس فرمود رسول خدا تو برادر منی و در دنیا و
 آخرت و نیز واروہت کہ فرمود رسول خدا مَنْ لَمْ يَقِلْ عَلَى خَيْرِ النَّاسِ فَقَدْ كَفَرَ
 كَذَابِي فَخَصَّرَ نَزِيهِ الشَّرِيعَةِ لِلْبَيْتِ حَتَّى جَانِحِ شِئَازِ مِي رَحِمَہُ اللہ علیہ
 فرمودے علی ز بعد محمد زہر کہ بہت بہت ہو اگر تو موہن باکی نظر بغیر مدارے و نیز
 گفتہ اند کہ بعد از خدا بزرگ بنی بعد از ان علی * آگاہ شد کہے نہ ازین نکتہ
 جز علی * و نیز ابو علی قلندہ گفتہ اندے ذکر علی و آل علی بہت خوش گوارے بر طلب
 عارفان خدا نفس استوار * و نیز گفتہ اندے بچکس از جز علی بہرہ عرفان نیافت
 ہر کہ توسل گرفت حکمت لقمان نیافت * راہ ہمین است یا اگر تو بدانی بحق ہر کہ بدین
 راہ رفت روضہ رضوان نیافت۔ وسند المحدثین عبد الحق و ہلوی نور اللہ
 مرقدہ در قصاید خود ذکر کردہ اندے و بعد بنی عالم اسرار عین
 غیر علی ہیچ کیے را مگو۔ حب علی ہر کہ ندارد بشر۔ گرچہ مصلی است
 مسلمان مگو۔ بہر ہتی بعینہا عبارت مولوی محمد عالم صاحب کی کتاب
 کی اور فاضل عارف شیخ ابوبکر التائبادی کہتا ہے۔ گر منزل افلاک شود
 منزل تو۔ و ز کوشش اگر شتہ گرد و گل تو۔ چون مہر علی نباشد نہ دل تو

مسکین تو دُرجہائے بے حاصل تو۔ اے عزیز یہ مضمون سراسر موافق احادیث
 و تفسیر اور فرمودہ رب خافقین کے ہے تفصیل اس کی آیت مودۃ فی القربیٰ میں بہ
 تشریح مذکور ہے شاعر بند ہی مناسب اسی محل کے خوب کہتا ہے۔ بے حلیت
 عبادت حرام ہے۔ زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے۔ بالجلہ مقام غور سے
 منصف خیر دیکھے یہ اہلیت طاہرین وہ ہیں جو خدا تعالیٰ کے طاہر کئے ہوئے
 ہیں اور فریقین کے یہاں سے وضع ہے کہ ان کے حق میں ایک آیت بلکہ ایک کلمہ تک
 عتاب کا کبھی نہیں نازل ہوا برخلاف اور لوگوں کے یہاں تک اسباب معطلہ و مینہ تک
 کے حق میں آیات عتاب کھلیں تو انکی فضیلت طہارت میں شامل کرنا ان کا
 انکی کسر شان ضا اور حق تلفی طاہر ہے اے عزیز ایمان کا وجود انھیں پر منحصر ہے
 قرآن کے برابر انھیں کے حق میں پیغمبر صلیا فرماتے ہیں انکا منک کہ حدیث
 میں تبشریح ہے خدا کا منکر انکا مخالف انکا منکر خدا کا مخالف غرض انکی تطہیر کا خدا
 وعدہ کرتا ہے تو انھیں پاک صاف طیب طاہر جانا چاہئے اور اس فضیلت عبادت
 ایزدی اور موعود باری میں ان کے غیر کو ہوائے نفسانی سے شامل کرنا صاف
 حق تلفی اور کسر شان ان کی ہے یعنی انکو مساوی کر دینا ہے انکو کم رتبہ والوں سے
 یعنی صاف انکار تہ گناہ دینا ہے اور احادیث کثیرہ متواترہ مرقومہ صدر وغیرہ ائمہ
 فریقین سے دیکھ لے کہ انکا حق تلفی کرنا خدا اور رسول کا دشمن اور خدا و
 رسول اس کے دشمن اور مستحق جہنم کا ہے۔ مولوی محمد سالم بخاری مخفی نے ذیل آیت
 تطہیر میں ثقات معتبرین اہل حق سے یہ آیات لکھی ہیں :

چھ گویم توصیف اہل عباد	فردوں است ز تحریر و تقریر ما
------------------------	------------------------------

چمکھٹہ شود وصف نشان اے پسر	کہ انوار حق اند بصورت بشر
گو آہنا بنودے جہان ہم بنود	نہ بودے کسے را ظہور و جود
بنود انس و جن و بنود ملک	بنودے زمین و نہ بودے فلک
نہ بودے زمان و نہ بودی مکان	برائے ہمیں شد ہمہ در عیان

رباعے

مقبول اللہ اہل بیت اند	محبوب اللہ اہل بیت اند
نورے کہ ازان ظہور عالم	آن نور اللہ اہل بیت اند

شیخ فرید الدین احمد نیشاپوری گفتہ - فلا تعدل باہل البیت خلفا
 فَاَهْلَ الْبَيْتِ هُمَا هَلُ السَّعَادَةِ فَبَعْضُهُمْ زَاكِي النَّاسِ حَسْبُ حَقِيقَةٍ
 وَجِبَاهُ عِبَادَتُكَ عَنِي بِرَابِعِ مِثْلِ كَرْسِيِّ خَلْقٍ كُوَسَاوَتِهِ اِبْلِيسُ كَيْتِ
 وہ اہل سعادت ہیں پس عداوت انکی جو انسان کرے وہ زیان کار ہے
 حقیقی ہے یعنی نقصان دینی ہے اور محبت اُن کی عبادت ہے۔ اور عزیز
 جب ترجمہ اور تمام معانی بموجب مذاق اہل بواطن و معانی اور مذاق اہل ظاہر
 کے اور تصریح و تشریح اذہاب رجب اور تطہیر اور تاکید تطہیر اور سب نکات و
 لطافت مصرعہ صدر ظاہر ہو چکے تو منصف خیر بدون تعصب نفسانیت کو
 بے شک و شبایہ ریب غور کرے کہ صاف اور صریح ظاہر ہے کہ یہ پانچون تن
 سب شتم کے گناہ کبیرہ اور صنیرہ اور خشم و عقاب اور غیظ و غضب اور غصہ و ناحق
 اور نفسانی سے پاک اور مبرا ہوئے بموجب لفظ خدا متعالی کے یعنی معصوم
 اور پاک ہیں ان سب باتوں نے اور جو کچھ جس حالت میں ارشاد فرمایا ہیں عین جواب

اور مسئلہ کا جواب بموجب رضا نے حضرت باری کریم اور حکیم معصوم کہیں معصوم اور حبیب
غیر معصوم کہیں وہ غیر معصوم یہ جسے مقبول کہیں وہ مقبول جسے یہ مردود کہیں
وہ مردود معصوب الکا معصوب الہی اور مقبول الکا مقبول الہی نافرمان الکا
نا فرمان حق جل و علی اور تابع فرمان الکا تابع فرمان کبریا چنانچہ اسی جگہ سے ہی
کہ فرمایا رسول خدا نے انا اهل البيت اذهب الدعا الفواحش چنانچہ اشارت
تشریح اسکے ہدایت اول میں گذرا یعنی فرمایا حضرت نے کہ ہم اہلبیت وہ
ہیں کہ خدا تعالیٰ سب یہودہ اور یغائدہ باتین ہم سے لیگیا اور صدور کسی
قسم کو گناہ کا یا صدور کلمہ تکبیر کا حالت غیظ و غضب میں بموجب ہوا
نفس اور عظمی نفسانی کی معاذ اللہ نہ ہووے تو فرمان خدا کہ صاف محتوی
اذہاب رحیم اور تطہیر ہے اور ارشاد پیغمبر صاحب کہ متضمن اذہاب فحش
یعنی یس یا تا یہودہ با تو نکا ہے معاذ اللہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد خلاف واقع
ہو و معوذ باللہ من ہذا الوسوس اتی غیر شیطان بڑا دشمن ہے انسان کا
چونکہ اعتقاد فضائل اہلبیت مصطفوی اعظم ترین ذریعہ نجات انسانی ہے تو
اس میں زیادہ تر یہ اغوا اور وسوسہ کوشش سے کرتا ہے جناب ہادی مطلق
اور حافظ حقیقی کے جناب میں رجوع اور الحاج ضرور ہے کہ آلہ العالمین بتقدیر
اپنی پیارے محبوب اور اہلبیت کی رجوع شیطانی اور وسوسہ نفسانی سے اپنی
حفظ اور حمایت میں سب کمانوں کو رکھ فقیر نے اکثر علما کے اقوال دیکھ و وسوسہ
شیطانی سے کبھی آدمی کو ایسا ہی خیال آتا ہے اور شیطان دھوکا دیتا ہے
کہ اس آیت سے عصمت معاذ اللہ ثابت نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ قرآن میں

سب اصحاب بدر کے حق میں بھی فرماتا ہے ولکن یرید لیطہرکم ولیم نعمت علیکم
 لعلمکم تشکرون اور ایک جگہ فرماتا ہے وید مہب عنکم رجز الشیطان تو اگر
 ایسے کاموں سے عصمت ثابت ہو وی تو چاہئے ساری اصحاب بدر وغیرہ اور
 لوگوں کو بھی معصوم کہا جاوی اور اکثر دیکھنے میں آیا کہ بعض لوگ اس قسم کے
 دھوکے کھاتے ہیں اور دھوکے دیتی ہیں لیکن نفس الامر میں تا ئید ایزدی ہے
 اگر انسان لاجول پڑے تو واضح ہوتا ہے کہ یہ دھوکا محض بی اصل اور صرف سوسہ
 شیطانی ہے اور عزیزان آیتوں کو بغیر آیات ماقبل وما بعد ان کے زبان پر لانا
 مثل اس کے ہے جیسے آدمی صرف لا تقر بوالصلوة تو کہے اور وانتم سکارے کو
 نوش کر جاوے۔ آیتہ تطہیر اور ان آیتوں میں زمین و آسمان کا فرق اور قیاس
 مع الفارق ہے محض جہالت اور فسفطہ انسان دیکھو کہ تطہیر کے معنی میں پاکی
 نجاست ظاہری سے اور عیب سے اور پاکی گناہ سے تو جہان نجاست ظاہری
 اور عیب کا قرینہ ہو تو وہاں یہ مراد ہے جہان گناہ کا ہو تو وہاں وہ مراد ہے پہلی
 ایک ٹکڑا ہے اس آیت کا جو دریاب وضو اور غسل اور تیمم کے نازل ہوئی ہے
 چنانچہ حق تعالیٰ بعد حکم وضو اور غسل اور تیمم کے ارشاد فرماتا ہے۔ یا یرید اللہ
 علیکم من حرج ولکن یرید لیطہرکم ولیم نعمت علیکم لعلمکم تشکرون یعنی خدا ارشاد
 ان احکام سے ارادہ ہوتا ہے حرج کا نہیں رکھتا لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک
 و پاکیزہ کرے اور تمام کرے نعمتیں اپنی تم پر کاشکے تم شکر کرو اور اس سے پہلے ہی
 آیت میں غسل اور وضو اور تیمم کے احکام میں تو صاف ظاہر ہے کہ اس آیت
 میں وہ طہارت مراد ہے جو وضو اور غسل اور تیمم سے ہم پہنچتی ہے نہ طہارت

گناہوں سے کہ عصمت لازم آئی اور یہی اون احکام کی قرینہ ظاہر ہے کہ اتمام
 اتمام احکام دین ہے کہ ہر حکم پر اسے خود نعمت ہے کیونکہ مکلف اس میں مستحق ثواب
 کا ہوتا ہے چنانچہ آیت املت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی سے کہ تمام مسلمانوں کے
 حق میں ہے ہویدا ہے اور دوسری آیت کی حقیقت کتب تفاسیر فریقین دیکھو
 سے واضح ہوتی ہے کہ بالاتفاق سفر بدر میں پانی نہیں میسر آیا اور اکثر اصحاب کو
 محضانی کی حاجت ہو گئی اور بسبب احتیاج غسل اور شدت پیاس اور ضرورت
 استنجاء کو بہت حیرانی ہوئی اسوقت شیطان نے اکثروں کے دل میں وسوسہ
 ڈالا کہ بہت تعجب کی بات ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اور
 جہاد کو جاتے ہیں اور ایسی حالت میں مبتلا ہیں سو حق تعالیٰ نے اس حالت میں
 نزول باران رحمت کو حکم فرمایا اور سب میراب ہوئے اور غسل کیا اور وسوسہ شیطانی
 رفع ہوا تب خدا تعالیٰ فی آیت نازل کی و ننزل من السماء ماء لیسطروا بہ و ینسب
 عنکم رجز الشیطان یعنی خدا تعالیٰ نازل کرتا ہے تم پر آسمان سے پانی تاکہ پاک کرے
 تم کو ساتہہ اس پانی کے اور یجاوے تم سے وسوسہ شیطان کو پر ظاہر ہے کہ یہاں
 طہارت بجااست بول و غایت اور خبابت سے صاف مراد ہے کیونکہ صاف پانی کا
 نام خدا تعالیٰ فرمادیا ہے اور پانی سے پاک کرنا معنی عصمت کو نہیں دیتا اور ازہاب
 وسوسہ جو کہ وہاں پانی کے نہونے سے اسوقت عارض ہوا تھا ازہاب عموم گناہ
 عیوب نہیں وہ وہی وسوسہ تھا جو پانی نہ میسر ہونے سے آگیا تھا۔ پانی میسر ہو گیا
 وسوسہ رفع ہو گیا۔ اس آیت میں بھی صرف یہ سب عنکم رجز الشیطان کو پیغمبر
 سابق کے زبان پر لانا بمنزلہ اسی کے ہے کہ لا تقر بوالصلوۃ کہتا اور و اتممت سکارے

کو کہا جانا اسے عزیز آیت تطہیر میں غور کر کہ اذہاب جس بھی کن معنوں میں ہے اور
 تطہیر بھی کن معنوں میں اور پھر تطہیر کی تاکید کس طرح پر ہے چنانچہ اوپر بھی ذکر
 ہوا اور اگر بھی انشاء اللہ ظاہر ہوتا ہے اور آیات مذکور الصدر کی اور اس قسم کے
 وہو کہ محض وساوس شیطانی سے میں اسے عزیز غور کر کہ بین تفاوت رہ از کجاست
 تا کجی آیت تطہیر میں اذہاب جس اول مذکور ہے اور بعد اسکے لفظ لیطہر اور بعد اسکو
 پر تطہیر اور پر تفسیر کرنا پیغمبر صاحب کا ساتھ اذہاب فواحش کے اور پر علاوہ
 ان سب باتوں کے اور آیات و احادیث متفق علیہا فریقین کے وجہ خاص ان
 اہلبیت کے لئے ہیں کہ کیونکہ نصیب میں بالجمہ صاحب بصیرت اور منصف صفاتینت
 پر ان سب مراتب مفسرہ و مصرعہ سے ہویدا ہے کہ ان پانچوں نوری جسموں سے
 حق تعالیٰ نے ہر طرح کی برائی کی ظاہری کیا باطنی سب قسم کی مذموم باتیں بحیثیت
 کی اور غصہ اور سختی اور تندی اور تیزی نفسانیت کی غرض گناہ صغیرہ کبیرہ عمداً و
 سہواً وغیرہ سب بری باتیں لے لین یعنی انکا غضب و غصہ بحسب ظاہر سبب
 لحوق و عروض بحیثیت ظاہری کے اگر اہل ظاہر کو تغیر اور تبدیل رنگ اور وضع گفتگو
 سے کسی بات میں ظاہر ہوتا ہی تھا تو وہ بحیثیت نفسانیت نہیں تھا بلکہ اسے
 غصہ اور غضب الہی جاننا چاہیے چنانچہ احادیث متواترہ لعنہ اللہ لعنہ اللہ فاطمہ
 یعنی غضب ہوتا ہے خدا تعالیٰ ساتھ غضب فاطمہ کے اور حدیث سن غضبی فقہا
 غضب اللہ اور یا علیٰ حربی اور نا و علیٰ من نور و احد اور الحسن و الحسین نوران
 من نور رب العالمین وغیرہ کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مدارج النبوت شیخ
 عبدالحق دہلوی اور مصابیح اور شرف النبوة اور سند احمد حنبلی وغیرہ میں کہ جو

کتاب سنت جماعت کو ان کی پیروی اور تشیع میں ہی بالاتفاق موجود ہیں بہت تفصیل تشریح
 سے اپنی جگہ یہ قوم میں تفصیل اسی جہاں کی ہو اور غریز قرآن مجمل ہے اور قول رسول اور اہلبیت
 ان کی کا اسکا مفسر اور مفصل ہے ارشاد ان بزرگوں کا عین معانی قرآن و تفسیر آیت
 فاسئلواہل الذکر من مفسرین فریقین کے ہائے واضح ہے کہ اہل کراہیت ہیں اور
 فی الحقیقت اگر خدا تعالیٰ ہر قسم کی محبت اور خشم و عقاب الہی نلیجا تا تو کیونکہ ان کا
 غضب عین غضب الہی ہوتا اور غریز دیکھنے غضب اللہ غضب العاطمہ میں غضب مقید
 کسی وقت کا نہیں معلوم ہوتا ہے اگر معاذ اللہ کبھی غضب انکا خطائے بشریت
 غیر حق ہوتا یعنی انہی عمد یا سہواً خطا ممکن الصدور بہتے تو پر ظاہر ہے کہ کیونکہ
 پیغمبر صاحب ایسا کلمہ فرماتے اور معاذ اللہ انکو غضب ناحق سے کیونکہ خدا غضب
 ہوتا اسی جگہ یہ واضح ہے کہ مومن راسخ الاعتقاد تابع فرمان خدا اور رسول کو کبھی
 نہیں چاہئے کہ انکی عضو اور غضب کو نفسانیت اور حیثیت بشریت سے خیال کرے بلکہ
 معاذ اللہ ایسے خیال سے صاف اتباع حکم خدا اور رسول سے باہر ہو جانا ہے معاذ اللہ
 جب یہ غضب ہوں اگرچہ بطاہر بیروبے انتہا محاسن ظاہری اور زہد اور پرہیزگاری
 بطاہری رکھتا ہو لیکن جو جب حکم خدا اور رسول وہ منغضوب الہی ہے دل سے اس سے
 بیزار ہو واجب اور لازم ہے اور دعا کرنی چاہئے کہ خدا محفوظ رکھے اپنی اور اپنی رسول
 اور آل رسول کی غضب سے آمین رب العالمین فقیر نے دیکھا ہے بعض علمائے ظواہر
 سنت جماعت کو کہ وہ مقابلہ میں علمائے شیعہ کے غضب جناب سید دو جہان کو
 غضب نفسانی بشریت معاذ اللہ تعبیر کرتے ہیں بلکہ بعضی کتابوں میں بطریق ردو
 کہ دیکھا گیا ہے عزیز فقیر کو اس تنازع سنی اور شیعہ اور منازعت لفظی تعصب سے

کچھ غرض نہیں غرض فقیر کی صرف ہدایت ہی خالصتہ اللہ منصف کو لازم ہے غور کر
 کہ اہلبیت کی فضیلت کیسے جاننے سے اور صراطِ مستقیم اختیار کرنے سے فقیر کو کوئی غم
 دنیاوی کیسیطرح کا نہیں متصور ہاں جو فقیر کی التماس تصریح اور تفصیل سے کہ بڑھاپا
 نفسانیت کرتا ہے اگر کسی بنی نوع انسان کو کہ اشرف مخلوق خالق عالم ہے راہ ہدایت
 اور اعتقاد درست باعث ذریعہ نجات اخروی اسکا ملگیا تو امید ہے کہ فقیر ہی روبرو
 حبیب محبوب پروردگار عالم کے سرخرو ہو و ہر شہر کو لازم ہے کہ بغیر رسم و تلقین
 اسلاف کے اصل حقیقت اور ماہیت پر غور کرے جو بات سنی و شیعہ فریقین کو ہائے
 ہویدا ہو مہر خواہ عالم یا جاہل کوئی کسی فرقہ کا مان باپ یا بہائی یا حواریا خضم غرض کوئی
 خویش و اقربا خلاف اسکے کہے یا برا مانے یا پسے ناچیز محض سمجھے شفاعت شکر
 پیغمبر اور انکو ان اہلبیت نوری اجسام پر منحصر ہے وہاں کوئی عالم غیر عالم کتبہ قبلہ
 کام نہیں آئیگا غور کیا چاہئے سنی و شیعہ سیکے ہائے جب واضح ہے بغضب اللہ
 بغضب الفاطمہ ہر کیونکر کوئی مسلمان غضب فاطمہ کو غضب نفسانی مثل اور شہر و
 خیال کر سکتا ہے مگر یہ کہ درحقیقت منکر ہو خدا اور رسول کا اور حقیقت میں وہ
 خود دشمن ہے جناب سیدہ دو جہان کا کیونکر سوا دشمن کے کہے اور کہے نہ ہو
 ایسا کلمہ لکل نہیں سکتا ہاں دشمن شدت اور غلبہ غیظ و غضب میں ایسا کلمہ
 کفر کا بھی کہہ سکتا ہے غرض جب یہ ہر قسم کی برائی اور عصیان و گناہ نفسانی نہی
 بری اور پاک ظاہر ہوئے تو یہی معنی ہیں عصمت کے۔ اے عزیزانہنیں معصوم
 طیب ظاہر جاننا چاہئے یعنی جیسے کہ بچہ مکی میٹ سے پیدا ہوتا ہے اور جمیع گناہ
 صغیر و کبیرہ سے پاک اور بری ہوتا ہے وہی حال ہے ان پانچوں نوری جسموں کا

کیونکہ جب ذات واجب الوجود ان کے اذہابِ رحس اور تطہیرِ مرتقیم ہوا تو پھر
 تو تم ایقاعِ صدور گناہِ صغیرہ و کبیرہ خواہ عمدہ خواہ سہواً یعنی چہ بلیکہ انسان کو
 ایسا خیال و سوسہ شیطانی کفرستان میں پہنچاتا ہے کہی شر شیطان سے
 بعض بنی نوع الشانکویہ و سوسہ ہوتا ہے کہ معاذ اللہ اس آیتہ سے افادہ عصمت
 اصلاً نہیں اور شیطان اپنی استحکام و سوسہ کے لہو انسان کو یہ خطرہ ڈالتا ہے
 کہ اگر خدا تعالیٰ کو عصمت منظور ہوتی تو بے صیغہ ماضی فرماتا یعنی یوں فرماتا و اذہب
 عنکم الرحمس و طہرکم تطہیراً اور آیہ مذکور میں خدائے تعالیٰ بے صیغہ مضارع فرماتا ہے یعنی
 بے صیغہ یدہب اور یطہر۔ ای غیر خدا محفوظ رکھو و سادس شیطانی اور شامت نفس سے
 اگر انسان کو تائید ازلی سے ہدایتہ نصیب میں ہے تو غور کر سکتا ہے کہ یہ سوسہ
 محض سفسطہ کیا پوچ پھر خطرہ ہے اس مبتلائے اغوائے شیطانی کا کس واسطے کہ
 عقیل و خبیر تہوڑا سا پڑھا لکھا آدمی بھی ادنیٰ اغور و تامل سے جان بوجہ کر سکتا ہے
 کہ ارادہ جو زمانِ ماضی میں بہم پہنچا ہو جبکہ اظہار بقا اور استمرار اسکا زمانہ حال و
 استقبال میں منظور ہوتا ہے تو اسکو بے صیغہ مضارع لاتے ہیں چنانچہ اگر کوئی شخص
 مثلاً اکیسویں برس سے ارادہ کسی بات کا رکھتا ہو تو عربی میں کہتا ہے کہ اریداؤ
 فارسی میں کہتا ہے کہ ارادہ دارم اور ہندی میں کہتا ہے کہ ارادہ رکھتا ہوں
 اور سیطرح سے جب کہ افادہ تجداد اور دوام کامر او مقصود میں مطلوب ہوتا ہے
 تو اسکو بھی بے صیغہ مضارع استعمال کرتے ہیں مثلاً قول حق تعالیٰ جل جلالہ انما یرید

الشیطان ان یوقع بینکم العداۃ و البغضار و یرید الشیطان ان یضلکم اور
 سوا اسکے بہتری ایسی مثالیں لاتے دلا تھے ہیں پر ظاہر ہے کہ ارادہ شیطانی کا

واقعہ زمین بغض اور عداوت کی اور گمراہ کرنیکی ابتدا سی ہی لیکن اس ارشاد کیونکہ
 اظہار اور استمرار اس ارادہ کو اور واسطے فائدہ دینا اس بات کو کہ ارادہ اسکا اسطرح
 کا ہو کہ مجدداً ایقاع عداوت اور ضلال کرتا رہوے ارادہ اور مراد اسکے دونوں صیغہ
 مضارع استعمال فرمائی اے عزیز غور کر تو صاف واضح ہے کہ یہاں نکتہ ازلیس طیف
 ہے ازلیسکہ بلکہ عصیان جب تک کہ موجود ہے صدور معاصی ہر صورت انسانی
 سے ممکن معلوم ہوتا ہے ایسا واسطے واسطے اظہار امتناع اسکے آیتہ کہ تم یہ تطہیر میں حق
 جل علی نے ارادہ اور مراد دونوں صیغہ مضارع استعمال فرمائے تاکہ دلالت اوپر تجدید
 اور دوام کے کرے یعنی ادا اہلبیت جبوقت کوئی جس چاہے کہ تم تک پہنچو حق تم
 مجدداً اذہاب میں اسکے ارادہ رکھتا ہے اور رکھو گا اور پاکیزہ رکھتا ہے اور رکھو گا
 پاکیزہ رکھتا اور بالاتفاق ملکہ عصیان معصوم سے معدوم نہیں کہ انتفاع اسکا موجب
 انتفاع ترتیب خبر کا ہو ہر عاقل لطافت میں ان معنوں کی غور کرے تو کیفیت اظہار
 سکتا ہو کہ آیت تطہیر اس طرح دلالت اوپر افادہ معنی عصمت کے رکھتا ہے کہ تہ اس سے
 کوئی معنی نہیں اطفال میں ان خوان تک جانتی ہیں کہ صیغہ مضارع حال اور استقبال
 دونوں واسطے ہی ہے کہی شر شیطان سے ایسا وسوسہ بعض انسان کو ہوتا ہے
 کہ خیر بعد نزول اس آیت کے یہ سب باتیں درست لیکن قبل از ورود اس آیتہ
 کے وقت تولد سے تا حین نزول آیتہ مذکور محاذ اللہ صدور گناہ النہ ہوا ہو اور
 محاذ اللہ وسوسہ شیطانی سے ایسا خدشہ ایسا انسان ڈالتی ہیں کہ توبہ اگر پہلو
 سے ہی یہ نورنی جسم ظاہر اور پاک سب طرح کی جس ہو تو محاذ اللہ فرمان
 حضرت سبحان کہ معنی نہ کہے کیونکہ پاک کو کوئی نہیں کہتا کہ میں چاہتا ہوں کہ پاک

کہ دن اے غریزہ خدشہ ہی محض و سوسہ شیطانی سے ہر فرد ارہوشیار ہوشیار رسول
 و آل رسول وہ شان ہے کہ ایک ذرا سور عقیدگی سے انکو خواب میں آدمی کا۔
 مطلق ٹھکانا نہیں نرا کا فر ہو جاتا ہے اول تو جاننا چاہئے کہ جب ارادہ ماضی مانیکا
 یعنی قدیمی ارادہ بصیغہ مضارع لاتے ہیں تو یہ و سوسہ ہی مردود ہے دوسرے
 جاننا چاہو کہ صرف اور اذہاب کا جیسا کہ ازالہ امر موجود میں استعمال کرتے ہیں
 ایسا ہی منع طریان میں بھی استعمال کرتے ہیں جیسے کہ قول عرب میں کہتے ہیں
 صرف اللہ عنک کل سور یعنی سپردیوے خدا متعالیٰ تجھے ہر بدیکو۔ اور اذہاب اللہ
 عنک کل مخدور یعنی لیجاوے تجھے خدا ہر مخدور کو تو مقصود اس دعائیں ہی ہوتا
 کہ اللہ تبارک کوئی بدی اور کوئی مخدور تجھ نہ پہنچا دے کہ واسطے کہ اس دعا
 کو خاص واسطے صاحب سور اور مخدور کے مخصوص نہیں کیا ہے یعنی جو کہ بدی
 اور مخدور میں مبتلا ہیں اسکو بھی یہ دعا کہتے ہیں اور جو کہ مبتلا نہیں ہیں ان کے
 لئے بھی کہتے ہیں اوپر ظاہر ہے کہ مفسرین اور محدثین فریقین خاصۃً فخر رازی
 اور امام زاہدی وغیرہ جیسے ذی علم و ذی رتبہ مشہور مفسر سنت جماعت کے
 اور تمام مفسرین شیعہ کے لکھتے ہیں کہ مراد جس سے جمیع گناہ ہیں تو ظاہر ہے
 کہ اذہاب جس یہاں منع طریان میں مستعمل ہے تو معنی تطہیر ظاہر رکھنے کے
 ہیں یعنی خدا متعالیٰ ارادہ رکھتا ہے کہ ظاہر کو تم کو ظاہر رکھنا چنانچہ فقیر نے امتداد
 ترجمہ میں بسط و تفصیل سے لکھا ہے اور گواہی اسکی خود پیغمبر صاحب کی زبان
 مبارک کی دعا ہے جو جامع الاصول میں بیچ حرف دال کے لکھی ہوئی ہے اور
 یہ کتاب بہت معتمد سنت جماعت کے ہاں کی ہے وہ یہ ہے کہ آپ دعا کرتے تھے

اللہم طہر من الذنوب یعنی اے بار خدا یا طاہر رکہہ تو مجھ کو گناہوں سے۔ اے
 عزیز اگر کوئی مبتلا یا اغوائے شیطان دھوکا دیوے تو اسکو یہ دعا خاص زبان
 مبارک کی جو بعد مشرف ہونے خلعت پیغمبری کو بارگاہ حضرت باری میں از
 راہ عجز و نیاز کے اکثر کرتے تھے پڑھ کر سنا پڑھا رہے کہ پیغمبر صاحب بعد مشرف
 ہونے پیغمبری کے تو اس مبتلائے اغوائے شیطانی کے نزدیک ہی معصوم
 جو قبل بعثت پیغمبری اغوائے شیطان سے اپنی طیب طاہر پیغمبر کو معصوم
 نہ سمجھے اب وہ غور کرے کہ پیغمبر صاحب جبکہ حالت پیغمبری میں طاہر تھے تو اس
 دعا کو کیا معنی ہونگا اس مبتلائے وسوسہ اور غضب الہی کے عقیدہ میں ارشاد
 پیغمبر صاحب کو ایسی حالت میں کیا تصور کیا جائے ہو جب اسکے قول کے تو پاکیزہ
 کو نہیں چاہو گناہ کا الہی مجھ پاک کر۔ اے عزیز دیکھ لے تو معنی یہاں ہی ہیں
 کہ بار خدا یا پاک رکہہ تو مجھے گناہوں سے یعنی پاک تو کیا ہے تو نے ہمیشہ پاک کہہ
 اسی طرح سے خدا شمع کے ارشاد میں مراد ہے کہ اہلبیت کو جمع گناہوں سے ابتداء
 سے پاک کیا ہے اور آئندہ بھی پاک رکھو گا اور دعا کرنے پیغمبر صاحب کے واسطے
 انہار عجز و انکسار عبدیت اور تعلیم تہذیب اخلاق امت کی ہے چنانچہ اکثر
 دعائیں اہل بیت کی اس میں مضمون عجز و انکسار کی ہیں کہ انسان کو رونگھے ٹھکر
 ہو جاوین اے عزیز اس قسم کی مضامین محض واسطے انہار عجز و انکسار کو لازمہ
 عبدیت کی جناب مجبود حقیقی میں اور واسطے عبرت اپنی امتی اور پیروں کے اور
 انکی تعلیم کے لئے ہیں ورنہ وہ نوری جسم طاہر ہے آیات قرآنی اور خود ان
 احادیث سے کہ سب قسم کے گناہوں سے پاک اور متبراہین صبیہ کہ اوپر تفصیل سے

لکھا گیا صدق اللہ وصدق رسولہ بالجملہ یہ پاک اور طاہر مین وقت تولد سے وقت وفات تک غور کر کہ سنی شیعہ سب کو ہائے واضح ہو چکا کہ اجماع ہے تمام اہلبیت اور نبی ہاشم کا اور اہل بیت مومنین اور اصحاب رسول امین کی مرویات سب ہی واضح ہو چکا کہ یہ آیتہ پانچون نوری صہون کے حق میں ہے جن میں خود پیغمبر صاحب بھی شامل ہیں اب اگر معاذ اللہ ایسا خیال کیا جاوے کہ قبل از ورود آیتہ یہ جناب معصوم نہیں تھے تو دیکھہ ہوشیار ہو ایسا خیال کر نیوالا پر گزائے ایمان میں داخل نہیں رہ سکتا غور کر کہ پیغمبر بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ایمان انسان کو تب نصیب ہو جب پیغمبر کو دل سے سچا پیغمبر جانے یعنی پیغمبر صاحب جس حالت میں جس طرح حکم لاوی اور فرماوے خواہ اس کو نفس بمقتضائے بشریت کو قبول کرے یا نہ کرے فرمان پیغمبر صاحب کو عین فرمان خدا واجب الاطاعت سمجھے اے عزیز دیکھہ تفسیر آیتہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول میں کہ اطاعت رسول کو کسی وقت کا مقید خدا تعالیٰ نہیں فرماتا اگر معاذ اللہ معاذ اللہ پیغمبر تا قبل از ورود آیتہ معصوم نہ تصور کئے جاوین تو غیر معصوم کے اطاعت مثل اطاعت انہ کے خدا تعالیٰ کیونکر ارشاد فرماتا معاذ اللہ معاذ اللہ پر ہم میں اور تم میں او پیغمبر صاحب میں کیا فرق رہتا یہ بات تمام کتب تفاسیر و تواریخ و احادیث سب فرقوں مسلمانوں سے ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب چالیس برس کے عمر میں نامور اظہار بعثت دعوت و نبوت اور محکوم انداز ہوئے اور تیرہویں سال میں بعد اسکے مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ میں یہ آیت نازل ہوئی تو بفرض و تقدیر محقق و ساووس اور مبتلائے شر شیطانی کے اگر قبل از ورود آیتہ معاذ اللہ

پیغمبر صاحب کو مصدر عصیان صغیر و کبیرہ عمداً یا سہواً کوئی بیشتر شر شیطان
 سے تصور کرے تو پُر ظاہر ہے کہ اتنے دنوں تک باوصف مبعوث بنوت
 اور واجب الاطاعت ہونے پیغمبر صاحب کے قول اور فعل پیغمبر صاحب کا
 قابل اعتماد و اتباع نہ ہے اغوذ باللہ من ہذا الوسوس کسوا سطلے کہ جب قل
 انکا جائز الخطا ہوا تو کیا معلوم ہے کونسا قول نفسانیت سے ہے اور کونسا جہو
 حکم خدا متہ کے کونسا خطا ہے کونسا صواب پُر ظاہر ہے کہ کسی پیغمبر کی امت میں
 سے کوئی شخص ایسا نہ ہو گا جو اپنی ماؤں ہوئے پیغمبر کو معاذ اللہ کہی دروغ گو بھی
 تصور کر سکے یا کسی طرح کا عیب لگا دی الا مبتلائے وسوسہ شیطان ہوا ایسے
 ناہنجار لوگوں کو ہرگز قطار میں اہل ایمان کی شمار کرنا نہیں چاہئے اے غیر طالب
 ایمان کو لازم ہے کہ قول قوال اس قسم کے مبتلائے وسوسہ شیطان کے
 جب نہ یاد کیے تو قائل اسکا کیسا ہی ظاہر العلم عالم فاضل ذی رتبہ دیکھ لائی
 دیوے اور کیسا ہی شیخ یا شاہ مشہور ہو تب بھی اصلاً و مطلقاً اعتماد اس کا
 نہ کرے اسی شیخ بخدی جانی اور لازم ہے کہ لاجول پڑے کتب تفاسیر اور احادیث
 مرویہ اہلبیت و اصحاب شیعہ سنی سیکے ہائے بالاتفاق ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب
 اور انکی اہلبیت نوری جسم ہمد سے لحد تک محصوم تھے صرف ایک فرقہ کا
 کوئی ملا مولوی اگر ایک بات کہے اور وہ مخالف ہو عقل و نقل یعنی قرآن و احادیث کے
 تو اس پر سرگز اعتما و اعتقاد نہیں چاہئے حدیث کا مقدمہ بہت نازک ہے ہزار ہا
 احادیث بنی امیہ کی حکومت میں وضع ہو گئی ہیں اور ہزار ہا احادیث میں
 خلط ملط نسخ نسخ ہو گیا ہے قربان جائے اپنی پیاری پیغمبر کے اسی لئے وہ تدارک

ان حرکات کا پہلے ہی سے فرما کر یہ بھی معجزہ ہے پیغمبر صاحب کافریتیں کچا لسنے واضح ہے
 کہ فرمایا آپ نے کہ جسوقت کوئی حدیث تم سنو تو اسور ذکر و طرف قرآن کی یعنی رجوع
 کرو اور تطبیق دو قرآن کے موافق ہے تو جانو کہ میرا فرمودہ ہے اور نہیں تو جانو کہ
 جھوٹ ہے اور قرآن میں موجود ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے فان تنازعتم فی شئی فردو
 الی الحد و الرسول انکمتم تو منون بالتدوالیوم الاخر ذلک خیر و احسن تاویلانی اگر
 منازعت واقع ہو تم میں ایچ کسی چیز کے امور دین و دنیا کی پس پھر تم اسکو طرف خدا
 و رسول کے اگر تم ہو ایمان لانیوالے ساتھ خدا اور روز قیامت کے یہ بات بہتر ہے
 اور نیک زیادہ ازراہ تاویل یعنی عاقبت اور انجام کو اسے غریب جو حدیث خلاف قرآن
 اور احادیث متفق علیہا ہو اسو قرآن اور احادیث متفق علیہا سے تطبیق ضروری
 اے عزیز اس جگہ یہ بھی ظاہر ہے کہ فرمودہ رسول مقبول عین فرمودہ حضرت باری تعالیٰ
 ہے۔ اے عزیز یاد رہے کہ فقیر وہ حدیث اور وہ روایت لکھتا ہے جو فریقین کے
 ہاں باتفاق موجود ہے میں نے کتب احادیث شیعہ میں کہ اُن کے ہاں بتنی احادیث
 موثقہ میں سند تو شیعہ اُن کے اہلبیت طاہرین رسول مقبول سے ہے جو حدیث دیگر
 اور اسکو متروک العمل اور برخلاف پایا یا رسم و رواج سنت جماعت سے تو میں نے بہت
 کوشش کی اسکی تلاش میں ایچ کتب سنت جماعت کے بعد سعی اور کوشش کے
 یہ بات میں نے اختیار کی کہ جو حدیث کہ شیعہ کی کتاب میں پائی خواہ بعینہ خواہ قرآن
 اور موافق اسکے جو مضمون سنت جماعت کی کتب احادیث و لقب پیر و سرسین
 پایا تو ساتھ حوالہ لفظ متفق علیہا اور پھر بھی بجا الہ نام کتاب کے لکھا اور یہی نہت
 تنی جو ایک ہی فرقہ کی ہاں ہے اُسو نہ لکھتا لیکن اے عزیز میں نے فضائل کو

و اہلبیت رسول میں بھی عجب معجزہ دیکھا یا وصفی کہ دونو فرقوں کی کتابوں سے ہویدا ہو
 کہ بنی اُمیہ خصوص بنی زید کے باپ کے وقت میں اہلبیت کے فضائل کے ٹیٹے میں
 اور برخلاف انکو وضع احادیث میں بہت کوشش ہوئی لیکن یہ ایک ذرا سا
 نمونہ ہے دلائل فضائل سے ان افضلان اشرف المخلوقات خالق ارض و
 سموات کے کہ انکو فضائل میں کوئی مضمون حدیث نہیں دیکھا جو فریقین کے
 ہاں نہ ہو اگر چہ رسم و رواج اکثر سنت جماعت میں خلاف اسکے دیکھا جاتا ہے
 بلکہ کتب عقائد میں انکو صاف خلاف احادیث موجودہ ان کی کتب کو پایا جاتا ہے
 اے عزیز فقیر کو اصلاً و مطلقاً غرض مناظرہ اور تعصب مذہبی سے نہیں یہ مقولہ فقیر کا
 صرف بیان واقع بغیر لاگ لپیٹ کے ہے قصد تعرض و کنایہ کے جان بلکہ
 فقیر بخوائے مضمون مقال شاعر شیراز علیہ الرحمہ خواہی سپید جامہ و خواہی
 سیاہ پوش تعرض لقب سے کچھ غرض نہیں رکھتا یہ جو حوالہ کتب میں بہ تعبیر تیر و
 تصریح القاب شیعہ اور سنی عرض کیا کرتا ہے یہ محض نظر بر شہرت ان دونو
 فرقوں کے اور صفراشکنی علمائے ظاہری کے ہے کہ وہ خاص حوالہ سے اپنے علماء
 کے کتابوں کے سرنگون ہو سکتی ہیں اور چون و چرا نہیں کر سکتی اے عزیز فقیر کو
 خالصتہً نہ صرف ہدایت عام مقصود ہے اے عزیز یاد رہے کہ مرید کو لازم ہے کہ
 بجان و دل پیرو ہو اپنی پیر کا طالب ایمان غور کرے کہ پیغمبر صاحب اور اہلبیت
 انکی سب اہل اسلام کے پیر اور پیر زادہ ہیں کتب سیر اور حدیث سے ظاہر ہے
 کہ ہدایت کرنے میں کس قدر صرف بہت تہی انکو باوجودیکہ لوگ انکو اذیت پہنچا رہے
 تھے اور کس کس طرح کی تکلیفیں دیتے تھے لیکن وہ خیر خواہی میں ان نادان اور

ناواقفوں کے باوصف اپنی تکلیف اٹھانے کو تباہی نہیں کرتے تھے اے غریز
 عقلاً بھی دیکھ لی کہ خالصتہً لندہ ہی امر ہے جس میں اپنا کوئی فائدہ دنیاوی نہ ہو
 اے غریز جو جاہل کہ اُن کو خدا متعالے نے عطا کیا تھا وہ کیا جان ہے کسی کی کہ
 مثلِ نیک سرتار اس کو کام میں لاسکے لیکن مرید اور پیر کو واجب اور لازم ہے کہ
 حتیٰ الوسع اپنی پیر کی پیروی میں کوشش رکھو اور مضمونِ ہدایت مشحون
 لایحاقون لائقہ لایم کو ہمیشہ پیش نظر رکھے خوشنودی خدا اور رسول کو ہر وقت اور ہر لمحہ
 سب باتوں پر مقدم رکھنا چاہئے فقیر نے اختیارِ عقیدہ باپ دادا بہائی بند
 کینہ قبیلہ کے عقاید دیکھے کہ نہیں کیا اور قرآن اور احادیث سے بھی یہی ظاہر
 ہے کہ اختیارِ عقائد لہجوائی انا وجدنا ابائنا کہ یہ مقولہ کفار کا تھا نہیں کرنا چاہئے بلکہ
 جو کچھ پیغمبر صاحب پروردگار عالم کے ہائے لائیں اور انہوں نے اور اُن کی
 اہلبیت نے کیا اور فرمایا اُس پر عمل کرنا چاہئے اور اُن عقائد کو دل میں مستقیم کرنا چاہئے
 اس میں مان باپ خویش اقربا برآمانین یا چھوٹے جاوین تو پرواہ کرنی نہیں
 چاہئے اے غریز یہ مقام بہت نازک ہے کتب سیر اور تواریخ دیکھو سے بشتر طیکہ
 انسان عقل اور ادراک صحیح رکھتا ہو تو کیفیت اٹھا سکتا ہے فقیر نے اکثر فرقوں
 کی کتابیں دیکھیں کتب تاریخ سے عجب عجب طرح کی حال ظاہر ہیں فقیر کو ابتداء
 حال سے تحقیق کی طرف بہت نظر رہی اکثر علماء فریقین اور بیشتر فقیر اسی نظر
 اس غایت اور غرض کی ملاقات کی استفادہ علوم رسمی و ظاہری یہی شیعہ سنی
 دو فرقہ کے عالموں نے کیا علماء کو بیشتر متبلائے نفسانیت پایا ہاں فریقین میں
 جن عالم کو فقیر کے صحبت کا کچھ چکا لگا ہوا پایا اس میں کچھ کیفیت پائی ورنہ لفظ

ہر خوب ہو غور کیا تو واضح ہے کہ علمائے مختلف حیثیات نفسانی سے کہ تفصیل
 میں اسکے وقت صرف کرنا فقیر محض تفسیع اوقات اور خلاف مقصود مانع و فہم جانتا ہے
 عجب طرح کی اغراط تفریط کر ڈالی ہے اگر تفصیل اور تصریح اس قسم کے امور ات کو
 اس جگہ لکھی جاتی ہے تو مقدمہ طول کو پہنچتا ہے اور اصل مقصود بیان فضائل فوت
 ہوتا ہے اس مقدمہ میں رسالہ ہدایت العوام میں فقیر نے کچھ تفصیل سے لکھا ہے
 جس کی کو دیکھنا منظور ہو تو اس میں دیکھو اور اختیار لقب میں ہدایت فضیلت
 اتباع و دوستداران اہلبیت میں انشاء اللہ لکھا جاوے گا۔ کتب عقاید و تفاسیر
 و احادیث فرقہ شیعہ میں بالاتفاق پایا گیا اور عند المذاکرہ بعض شیعہ صاحبوں سے
 جو سنائی گئی تو واضح ہوا کہ یہ البتہ پیغمبر کو اور انکی اہلبیت کو بے شک و شبہ
 وقت تولد سے وقت وفات و شہادت تک معصوم جانتے ہیں اور کسی طرح کا
 سہو اور خطا عمداً یا سہواً کبھی کی طرح کسی حالت میں ان سے نسبت نہیں دیتے
 کتب عقاید سنت جماعت میں جو دیکھا گیا اور عند التحقيق علماء سے یہی کہ بعضوں
 خاص فقیر نسبت تلمذ رکھتا ہے سنا گیا تو واضح ہوا کہ انکو ہاں صرف پیغمبر کو
 بعد معوث ہونے کو پیغمبری پر معصوم جانتے ہیں سو یہی قصد اگاہ سہو اور اہلبیت
 رسول کو اصلاً معصوم نہیں جانتے مگر بعض محفوظ لکھتے ہیں چنانچہ کتب احادیث
 مثل صحاح السنۃ و سنت جماعت کی بعض حدیثوں سے ہوا ہے کہ بعد پیغمبری یہی
 پیغمبر صاحب سہو امناؤ اللہ خطائیں صادر ہوئیں اور نماز میں سہو واقع ہوا
 نماز قضا ہوئے بسبب سوجانے کو جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے لیکن
 انکی ہاں یہی بعض وہ علماء جو حقیقت اگاہ اور فقر کا چکار کہتے ہیں جنکی طرف فقیر نے

اوپر اشارہ کیا البتہ اُن کے اقوال سے ہویدا ہے کہ عقیدہ اول کا درباب عصمت مثل
 عقیدہ شیعوں کے واضح ہے یعنی وہ پیغمبر صاحب اور انکی اہلبیت کو ہمیشہ صغائر و
 کبائر سے عذاب ہوا اہد سے لحد تک معصوم جانتے ہیں۔ بعض فی زمانہ ابھی جن
 خاص فقیر سے اتحاد و بے تکلفی کی ملاقات رہی ہویدا ہو کہ اگرچہ ظاہر میں لقب
 اور عقیدہ اول کا بموجب مندرجہ کتب عقاید اُن کے کی ہے لیکن اظہار ایسے عقاید
 کا کچھ تو بوجوہات مختلفہ مفاد و مضار دنیوی ہے اور کچھ پیاس شرم ترک سوات
 قدیمہ آباد اجداد و اسلاف اور کنبہ قبیلہ موجودہ کے۔ اکثر احادیث کتب سنت جماعت
 میں بھی موجود ہیں کہ جنہ عصمت پیغمبر صاحب اور انکی اہلبیت کے جنکا ذکر لسطہ
 تفصیل سے اوپر ہوا ہویدا ہے اور مطابق اسکے کتب شیعہ میں اہلبیت و احادیث
 مرویہ دیکھی گئیں کہ اُن میں صاف صاف تصریح ہے کہ سیطرح کی گنجاک اور فعل
 تاویل نہیں قریب وہ بھی لکھی جاتی ہیں اور یہی سبب ہے کہ بعض علماء حقیقت
 آگاہ ان کے بھی قائل عصمت بموجب تصریح صدر پائے جاتے ہیں اور جو عالم
 ہو کر اس نصیب سے بے بہرہ پایا جاوے تو جانتا کہ مقہور و مغضوب الہی ہے۔
 وہ حدیثیں جو علی العموم و اطلاق عصمت رسول و اہلبیت رسول پر کتب سنت جماعت
 میں بھی ہیں اون کی تطبیق تو البتہ کتب شیعہ میں پائی جاتی ہے اور جو حدیثیں
 سہو و خطا کی ہیں وہ صرف کتب سنت جماعت میں پائی گئیں اس سے عقیدہ و
 فہم قطع نظر تحقیقات عقلی اور نقلی وغیرہ مراتب کے خیال کر سکتا ہے کہ از بسکہ
 وہ حدیثیں ہم خلاف عقل و نقل قرآنی اور ہم خلاف نقل یعنی احادیث متفق علیہا
 فریقین کے ہیں تو پر ظاہر ہے کہ قابل اعتماد نہیں لیکن فقیر نے فریقین کی کتابوں کو

بہت سعی و کوشش کر کے انکی یہی تحقیقات کی اور ان کے راوی کتب رجال میں
 سے بہت تفتیش سے نکالو واضح ہوا کہ یہ اسی قسم کی احادیث میں سے ہیں
 جو زمان حکومت بنی امیہ میں موضوع ہوئی ہیں اور ان میں وہ وہ راوی ہیں جن
 کو نزدیک کے باپ نے ہزار ہارو پے اسی کام کے لئے وہی ہیں تفصیل اسکی فقیر لکھ چکا ہے
 کہ یہاں غیر مقصود مورث لطویل ہے ہدایت العوام میں کتب معتبرہ سیر و
 تواریخ اور اسمائے رجال سنت جماعت سے بھی فقیر نے بہ تشریح لکھا ہے جس
 طالب تحقیق کو دیکھنا منظور ہوا اُس میں دیکھو یہاں مختصراً اتنا بس ہے کہ قاضی
 عیاض مالکی اور محقق دہلوی اور نووی شراح صحیح مسلم وغیرہم اکثر علماء معتبرہ
 سنت جماعت سے بھی تکذیب و جرح ان احادیث کے مضمون اور ادان راویوں کو
 صاف واضح ہے اور کتب شیعہ سے قاطبہ بلکہ بعضے راوی اس حدیث کو وہیں
 کہ چہ ساۓہ برس بعد اس واقعہ کے جبکا وقوع معاذ اللہ روایت کرتے ہیں
 خود مشرف بحضور پیغمبر صاحب ہوئی اور اسلام ظاہر کیا اور فی الحقیقت پہلا
 سپہر کرنا پیغمبر صاحب کا نماز میں اور سو جانا اور قضا ہو جانا نماز کا کس طرح عقل و
 اعتقاد معتقد پیغمبر صاحب کا گوارا کرے جبکہ خدا تعالیٰ اپنے اس فضل اور
 خاتم النبیین کے حق میں فرماوے۔ الم نشرح لک صدرک اور فرماؤ سنقرک
 فلا تنسے اور امثال اسکے اور ام المؤمنین حضرت عائشہ سے یہ حدیث مروی
 ہو جو متفق علیہا فریقین کی ہے حضائیں پیغمبر صاحب میں کہ عالم خوا ظاہری
 میں کہ بمقتضای عروض بشریت ظہور الحق اسکا ضرور ہے آپ کی آنکھیں
 سوتی رہیں اور قلب جاگتا تھا اور صد ہا حدیثیں فریقین کی متفق علیہا ہی قسم

کی ہوں کہ ہر ایک اپنی جگہ مذکور ہے پر کیونکہ دل صاحب ایمان کا اور زبان اہل
 ایقان کی یاری دے کہ ایسے پیغمبر کو نسبت سہو و خطا کی دے سکے اے عزیز
 بات یہ ہے کہ سلاطین بنی امیہ وغیرہ جابرین کا حال کتب تواریخ فریقین سے
 ظاہر ہوتا ہے کہ شرابین پی پی کر مند بنوی پر بیٹھتے تھے نماز و عین سہو
 اور خطا کرتے تھے ان عیبوں کے چھپانیکو رسول اور اہلبیت رسول کے
 فضائل میں کو اور اپنی کثرت احباب اور احباب اصحاب بنی کے یکساں کر نیکو ستار
 اہلبیت کے کہ بیشتر او عین کوئی چالیس برس کی عمر میں کوئی اس سے بڑا زیادہ
 کوئی کم اس سے مشرف باسلام ہوا اور اتنی مدت عمر تک علی الاعلان
 بت پرستی اور شراب نوشی وغیرہ ساری اس قسم کی باتوں میں گزرا نی
 اور ان میں سے سوائے اہلبیت بنوی کے کسی کے لئے کوئی عصمت یا حفظ
 کا قابل نہیں ہوا بلکہ خطائیں پے در پے اکثر اُسے صادر ہوتی تھیں اور اہلبیت
 اور خود جناب بنوی پر ظاہر ہے کہ حقیقتہً ان سب باتوں سے ابتدا ہی سے پاک اور مبرا
 تھے اور سب یکو دونوں پر یہ بات ہویدا تھی اگرچہ ظاہر میں بسبب خوف حکومت
 کے دم نہ مارتے تھے سو واسطے آئیوالی نادیدہ اور ناواقف جماعتوں کو غرض
 بسبب چند در چند اسباب و اغراض مختلفہ کے وضع احادیث اس قسم کی کوئی
 اور ہوسن خصوص نزدیک کے باپ نے اس قسم کی باتیں جو جو کچھ کروا میں کتب
 تواریخ دیکھنے سے ہویدا ہوتا ہے ان دونوں جو شخص اتباع و موافقہ اہلبیت
 معلوم ہوتا تھا وہ جاسے مارا جاتا تھا بلکہ کوئی شخص غیر اتباع و مقلد اہلبیت نہ
 نہی اگر فضائل میں کوئی حدیث ظاہر کرتا تھا تو جانپر آنتی تھی چنانچہ حال صحابہ

صحیح نسائی کا کتب فریقین سے ہویدا ہے کہ اُس نے کتاب لکھی جس میں کچھ فضائل
 اہلبیت تھے اور غریب یہاں تک تنگ ہوا کہ پھر صحیح نسائی لکھی اور پھر بھی
 متہم مارا گیا ابن عرّفہ معروف قضویہ کہ محدثین معتبرہ سنت جماعت سے ہوا اپنی
 تاریخ میں لکھتا ہے کہ اکثر احادیث زمانہ بنی امیہ موضوع ہوئیں تقرب کے لیے اُس نے
 برخلاف میں بنی ہاشم کے فضائل میں انکی اعتبار کے صاحب خلاصۃ الخلاصہ اور
 صاحب جامع الاصول بہت تفصیل سے لکھتے ہیں کہ جماعت کثیر نے بہ سبب مختلف
 اغراض مقاصد کے بہت احادیث وضع کیں صاحب جامع الاصول بعد کلام
 طویل کے لکھتا ہے کہ واسطے ملوک کے بہت حدیثیں وضع ہوئیں سب عقیدے
 سلیم الاذہان اور ماہرین تجربہ کار زمانہ غور کر سکتے ہیں کہ لغجائے مقولہ حضرت
 سعدی شیراز رحمہ اللہ الناس علی دین ملوکم خاص و عام کا اس زمانہ لکھ گیا
 حال ہوگا ہم دیکھتے ہیں اس زمانہ میں بھی کہ بہتیرے لوگ مسلمان ہیں امت محمدی
 میں کہ قرآن و حدیث کا اعتقاد کا ادا کرتے ہیں لیکن جبکہ کام غیر دین اسلام
 تنخواہ پیش قرار دیتے ہیں اور سندا فتا یعنی تجویز انفصال مقدمات سپرد
 کرتے ہیں اور حکم انہیں دیتے ہیں کہ ہمارے آئین و قانون کے بموجب فتویٰ جاری
 کرو یعنی تجویز انفصال اس آئین پر جو مخالف ہے قرآن اور احادیث کے تو لوگ
 باوصف علم و فضل کامل صاف آیہ ومن لم یکلم بما انزل اللہ فاوّلناک ہم الکافرون
 کو پس پشت ہذاق لہ بیان پر رکھ کر بطبع حکومت زخارف دنیوی کہ فی الحال
 وبالفعل حاصل ہوتی ہے بموجب خوشنودی حکام کے صاف اور بے ہر عمل
 کرتے ہیں ہر روز دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر ظاہر الاسلام مفتی دگریان سودکی

یعنی حکم دلوانے سود کا اور صد ہا احکام بر خلاف اپنی مانے ہوئے دین کے دھڑا دھڑ
جاری کرتے ہیں اور دعوا ایمان و عمل کا قرآن اور حدیث پر گنا سجدہ کا ماتھو پر صحت
رسول اللہ جامع الاصول کتاب معتبرہ احادیث صحیح سنت جماعت میں اور یہی
کتب شیعہ میں جو مضمون ہے فی الحقیقت منجملہ معجزات پیغمبر صاحب کے ہے
آپ پہلو ہی سے فرما گئے تھے کہ میری بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ نازین اول
قرآن پڑھیں گے مسجدوں میں آویں گے بالجملہ سب باتیں ایمان کی اول ہی
بہت ظاہر میں ہوں گے لیکن درحقیقت ایمان سے ایسے مغرور اور دور ہوں گے
جیسے تیر بعد ایصال کے کمانے لے غریزہ ہی حال کتب تواریخ دیکھنے سوچ کا ہی
ظاہر ہے نفسانیت اور طمع دنیوی بد بلا ہے خدا محفوظ رکھو حال شہادت جناب
سید الشہداء اگر گوشہ رسول مقبول پر کہ وہ پیغمبر واضح ہے کہ پیغمبر صاحب کی سب
امتی مقتدر رسالت اہل ایمان کہلاتے تھے جنہوں نے یہ کچھ کو تک کو اوغرت
ظاہر ہو کس تعظیم اور رحم دلی سے پیش آئے اور حرمت خانہ بنوی کیا ملحوظ رکھی
امام حسن کہ اشہ ترین صورت مطہر رسول مقبول تھے حال انکی شہادت کا نہر سے
اور زہر دلوانا اور خوشی ہونا ساتھ ساتھ استماع خبر شہادت کی یزید کو با یکاثر انصاف
اور استیباب ابن عبد البر اور فضل الخطاب احمد یا اس اور اعتراف صاحب تہذیب
اور ملا نور الدین جامی اور مولفان وفار الوقافی اخبار دار مصطفیٰ اور تصریح تزلزل البر
مرزا محمد معتمد خان بدخشی وغیرہم کتب سنت جماعت اور اکثر کتب شیعہ سوا زہر
واضح ہے یہاں تک کہ فاختہ بن قریطہ نے اس کے مسرت کرنے پر کیسی عزت
فضیحت کی معاذ اللہ معاذ اللہ مگر ہر سب کرنا ہوا لائے مومنین علی ابن ابیطالب

اور دونو شاہزادوں اور انکو ہمراہی مثل حضرت محمد بن ابی بکر وغیرہ کو مستقصا اور
 استیفاء کے اور الصدور وغیرہ سے ازلیں واضح حال حدیث متفق علیہا فریقین کے
 نہایت صحیح موثق سب جانتے تھے کہ فرمایا رسول خدا نے من سب علیا فقد سبنی
 ومن سبنی فقد سب اللہ یعنی جس شخص نے سب کیا علی کو اُس نے مجھے سب کیا اور جو
 مجھے سب کیا اُس نے اللہ کو سب کیا یعنی بُرا کہا تحقہ المجہدین مرزا محمد معتمد خان حبشی
 اور داؤد قطنی وغیرہ کتب معتبرہ سنت جماعت میں صاف لکھا ہے کہ مروان وغیرہ بموجب
 حکم یزید کے یا پکے جو مرکب اس حرکت شنیعہ کے ہوتے تھے اُسے پوچھا گیا کہ تم
 کیونکر یا وصف جاننے اس حدیث کے ایسی حرکت شنیعہ کرتے ہو مروان نے جواب
 دیا کہ سچ حدیث ہم جانتے ہیں لیکن کام ہمارا بغیر اسکے مستقیم نہیں ہوتا اور سب
 اصحاب بنی کے تھے لے غریز جب یہ نو تین ہتین تو وضع احادیث ان باتوں کے
 محل تعجب نہیں۔ اکثر اہل بعد کے علما کچھ تو بسبب اتباع کذا می کے کچھ بسبب پیشین
 ہو جانے مضامین مندرجہ کتب سابقین اپنی کے کہ یہی غرض اور غایت تھی ضاع
 و بانی وضع کی اور کچھ بسبب پاؤ جانے باپ دادا اپنوں کے ایسی حالت پر اور کچھ
 بسبب کثرت اور اجماع بہت سے لوگوں کے کہ مدت و ایک حال پر چلے آؤ ہر
 اور سالہا سال چلے آئے حکومت اور اقتدار حکام مخالف اہلبیت کے کہ اسی اور کئی
 برس تو خاص حکومت بنی امیہ کی رہی اور بعد ان کے عباسیہ وغیرہ کی بھی صد ہا
 سال اسطرح پر غرض وجوہات گونا گوں و بوقلمون اسی قسم کے عقاید یعنی ایسی
 احادیث پر قائم ہے ہاں جن کو تا یہ ازلی شامل حال رہی وہ اگرچہ ظاہر میں
 ایسے ہی کچھ دیکھ لائی دستور ہے لیکن باطن میں احادیث موثقہ اہلبیت و عمرت نبوی

پردیسے قایم رہی بلکہ بعضوں نے وقت مرگ یا اعلانِ ظاہر ہی کر دیا چنانچہ بعضے
 شافعیہ کے حائسے امنین کی کتابوں سے ظاہر ہے اور بعضوں نے تا بہ مرگ بجز اپنی
 راز داروں کے ہمید نہیں کہولا لے غریز نفسانیت بد بلا ہے انسان از بس
 ضعیف البیان ہے ہر وقت اور ہر لمحہ استعاذہ پروردگارِ عالم سے چاہیے کچھ
 طمع جاہ و منصب اور مال و مثال دنیوی ہی پر نہیں منحصر ہے بعضے وقت طمع خام
 آوری اور مناظرہ اور مکابرہ میں ہی نفسانیت آجاتی ہے چنانچہ اکثر علماء ایسی
 بلا میں بھی گرفتار ہو گئے ہیں اور ہر عاقل صاحبِ ادراک سلیم تجربہ سے بخوبی جان سکتا ہے
 کہ بسا اوقات وقت مناظرہ و مقابلہ بعضے لوگ بلکہ خاص علماء تک دیکھ جاتے ہیں
 کہ اپنی مخالف کے قایل کر نیکو اظہارِ خلاف واقع بلکہ خلافِ معتقد اپنا ہی بسببِ زیادہ
 پسند اور تمسک معلوم ہونے غلبہ اور سرسبزی سخن کے نفس کو پسند و مختار کرتے
 ہیں لیکن جہلا اور نادان واقف بیچارے بحد و شمار بسبب اسکو مفت گمراہ اور خوار
 ہوتے ہیں کیونکہ جو کہ موجود ہیں سو تو خود باستماعِ تقاریر کے اور جو اس شتم کی باتیں
 تحریر میں آئیں توجیب تک وہ تحریر و نوی زمین پر موجود رہی گمراہی لوگوں کی جاری کر
 گسوا سٹے کہ یہ دیکھنے والے بیچارے یہ خیال کرتے ہیں کہ ایک بڑے مشہور عالم نے
 جو ایسا لکھا ہے البتہ یہ سچ ہو گا۔ فقیر نے کتابِ تحفہ اثنا عشریہ جناب حضرت مولانا
 مولوی شاہ عبد الغریز صاحب رحمہ اللہ میں جو بہت مشہور عالم تھے سنتِ حجت
 کے دیکھا وہ لکھتے ہیں کہ حدیثِ سہو اور قصائے نماز کافی کلینی اور تہذیب الجعفر
 طوسی شیعوں کی کتابوں میں ہی ہے سو بموجبِ حوالہ اُن کے فقیر نے تلاش کئے
 اگرچہ جنابِ معظم الدمدیر سے استاذ کو استاذ ہے لیکن ایمان کی بات یہ ہے

کہ انجام کار صداقت مقال اُن کے واضح نہ ہوئی یا تو یہ تحریر ارشاد اُنکا بسبب
 تعصب مذہب کے معلوم ہوتا ہے یا یہ بات ہے کہ مدار اس کتاب کا انکی ایک کتاب
 ہے نصر اللہ کا بلی کی جگہ کا نام ہے صواق کیونکہ انہوں نے کچھ قدر قلیل تو اپنی طرف
 سے تقریر کو تفصیل دی ہے ورنہ باقی سراسر ترجمہ ہی اُسی کتاب کا اور وہ بھی بُرا
 عالم تھا سنت جماعت کا اُس نے بھی مقابلہ میں علمائے شیعہ کے یہ تصنیف مناظرانہ
 بطریق رد و کد کی ہے اور انکی بھی مامو وغیرہ بعضے اقربا عالم مشہور شیعوں کے ہتھ
 تو ظاہر اسباب یہی ہوید اہو کہ یا تو انہوں نے نصر اللہ کا بلی کی تحریر پر اعتماد کیا
 کہ علمائے مشاہیر سلف ہی انکو تہایا اپنی ہمسر ہم عہد علماء بحیثیتوںکو اعلان الزام قابلیت
 کیواسطے اظہار قابلیت کو کام فرمایا بہر کیف یاد ہو کہ کہا نا اگلوںکی تحریر پر انفسانیت کچھ نہ چمبہ
 اس سے ظاہر ہوتی ہے کیونکہ عند التحقيق و تفتیش واضح ہوا کہ کتب شیعہ محولہ حجاب
 مدوح میں یہ حدیثین بطریق نقل کی ہیں سنت جماعت سے نہ بطریق صحیح اعتقاد
 بلکہ کتاب تہذیب الاحکام محولہ مذکور الصدر میں صاف یوں لکھا ہے کہ زرارہ نے
 پوچھا امام محمد باقر سے کہ وہ شیعوں کے ہاں بارہ اماموں عمرت معصومین میں ہیں
 کہ یا امام آیا پیغمبر صاحب دو سجدہ سہو کے کئے ہیں آپ نے فرمایا کہ نہیں اور ہیں
 کہ تو سجدہ سہو کا کوئی امام یعنی سہو معصوم سے ہرگز صادر نہیں ہوتا کہ محتاج
 سجدہ سہو کے تدارک کا ہو وی اور پیر ابو جعفر محمد بن حسن طوسی مصنف تہذیب
 مذکور اسی جگہ کہتا ہے کہ ہم یعنی سب علماء شیعہ کے جو فتوادی ہیں تو اس بات
 پر کہ متضمن ہے اس خبر کو اور وہ خبر جو متضمن سہو پیغمبر صاحب کی نماز میں اور
 دای سجدتین میں ہے وہ خبر بموجب اخبار سینوں کے ہو اور اسید طرح خبر لیلۃ القدر

یعنی قضائے نماز کی حدیث کو علماء شیعہ نے صاف وضعی لکھا ہے اے عزیز جب فقیر نے اپنی آنکھ سے یہ بات دیکھی تو کمال متعجب ہوا اور اکثر باتیں اور اسی قسم کی کہ شیعوں کی کتابوں میں جو الہامی کتب سنت جماعت کے فقیر نے دیکھیں تھیں تحفہ میں انکا جواب درود جو دیکھا تو مجھے ایسا خیال ہوا کہ شاید جیسے انہوں نے حوالہ دیدیا ہے ایسا ہی حوالہ علماء شیعہ نے بھی دیدیا ہو گا چنانچہ تحفہ میں میں نے بیچ شروع باب مطاعن کی تیسرے طعن میں دیکھا کہ انہوں نے صاف لکھا کہ علمائے شیعہ جو تذکار حبش میں

میں لکھتے ہیں کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا جہنم و ایش را ساتھ لعن اللہ من تخلف عنہا کتب سنت جماعت میں ہے یعنی سامان کرو و شکر آسامہ کا لعنت کرو خدا اس پر کہ واپس آئے اس لشکر سے سو یہ جملہ لعن اللہ من تخلف عنہا ہرگز کتب سنت جماعت میں موجود نہیں یعنی اس صاف ظاہر ہوا کہ شیعہ غلط حوالہ کتب سنت جماعت کا دیتے ہیں اے عزیز چونکہ میرے استاد کے استاد اور نہایت ثقہ اور معتبر عالم مشہور تھے فقیر بھی ایک زمانہ میں کہ عالم جوانی تھا اس اعتماد پر بعض شیعوں نے اکثر بحث اٹھا لیکن چونکہ عطاے ایزدی سے ہمیشہ فقیر کو مقصود اور نظر تحقیق پر رہی اکثر جگہ یہ کتابیں تلاش کیں اور دیکھا تو واضح ہوا کہ ملل مخلو غیرہ اکثر کتب معتبرہ سنت جماعت میں بے شک و شبہ جملہ منکرہ حضرت مدوح موجود ہے فقیر کو کمال عبرت ہوئی اور خدا سے پناہ مانگی کہ خداوند اتو اپنی عین عنایت اور تصدق سے اپنی حبیب اور مسک محبوبین طاہرین کی شرف نفسانیت سے محفوظ رکھے اے عزیز یاد رکھیں قطع نظر اپنی استاد کے استاد ہونے کے باوجود تصنع میں کہتا ہوں کہ یہ عالم متجاہز وقت کے قرآن و

امثال میں یکہ زمان اور نہایت بے طمع اور متوکل شخص منتخب روزگار مشہور
تھے لیکن ہر یہ حرکتیں بحسب ظاہر بجز ہوائے غلبہ اور کوئی سبقت میدان میں ناظرہ
اور ہوائی پرورش سخن کہ یہ سہی ایک مشعبہ نفسانیت کا گوئی اور امر نہیں معلوم
ہوتا کیونکہ اسی قبیل کے اور سہی اکثر باقین و یکہ میں علی الخصوص آیہ تطہیر میں بھی ایسا
ہی کچھ دیکھنے میں آیا کہ ظاہر میں کمال تلاش و تجر اور سخن پردازی اور سبقت گوئی
غلبہ خصم پر لیکن انجام اسکا عند التحیق و تفتیش ہر محقق طالب حق کی فتح ظہور
خلف واقع اور مخالفت احادیث متفق علیہا سے فریقین اور مال اسکا موجب
شرمساری رو پر و رسول خدا اور انکی اہلبیت کے اور باعث رہ زنی و اماندگی
جہلا چنانچہ صد ہا چوٹے سوٹے طالب علم بلکہ اکثر علمائے ظاہری معتقدین انکی
طرف انکو اعتماد پر امنین کو مضمون مصرعہ پر مصر معلوم ہوتی ہیں اصل حقیقت
یہ ہے کہ توفیق ایزدی شامل حال نہ ہوتی اور اس تحقیق و تدقیق سے فقیر کو خیال
تطبیق نہ دل میں اٹھتا تو صرف بنظر انکی اعتماد ارشاد کے فقیر بھی ویسا ہی غافل
حقوق اہلبیت سے رہتا جیسا کہ انکی ارشادات کے اعتماد و اعتقاد سے ہر بے تحقیق
بشر خوار و خمیرہ سکتا ہوئے عزیز توفیق ہدایت ایزدی تو مقدم ہے لیکن ظاہر
اسباب بھی طالب حق کو ضرور ہے کہ تحقیق حق میں دل و جان سے سعی اور کوشش
ہمیشہ رکھی اور نفس الامر میں دیکھ کہ حقیقتہً اپنوں نے بھی یہ عیش دوام ہے تحقیقات
دونو فرقیوں کی بات سے کرے تو انجام کار بجز اے مضمون جو نیندہ یا بندہ راہ راست
و مستقیم پر آجا و نیکا اتنا یاد رہے کہ اطاعت خدا و رسول اور تمسک اہلبیت رسول
ہمیشہ متنقش خاطر اور اہم مقاصد و ہام دینی سمجھے اسکے ادا و انجام میں رسوم و سنن

اور کنبہ قبیلہ کا ہرگز خیال نہ کرے پیادہ رہے کہ احادیث متفق علیہا اور مؤلفہ اہلبیت
 سے عصمت پیغمبر صاحب اور ان کی اہلبیت کی مہر سے لحد تک واضح ہے
 اور یہی تطبیق و توفیق اسکی احادیث موجودہ کتب سنت جماعت سے ہے
 تو ہر انکو غیر معصوم خیال کرنا اور احادیث موضوعہ زمان بنی امیہ جو مخالفیات
 و احادیث اور فرمودہ اہلبیت ہوا سپر مستک اور اعتقاد کرنا صاف مخالفت
 ثقلین کی۔ اکثر فرقہ ہائے صوفیہ کی ملفوظات و مقولات خاصہ فرقہ چشتیہ
 کے کہ وہ بھی باسباب ظاہر فرقہ سنت جماعت میں منسوب ہیں اور انہیں
 میں شمار کئے جاتے ہیں جو دیکھے گئے اور اکثر اس خاندان کو فقرا سے فقیر کو
 صحبت خلوت اور جلوت کی بھی رہی واضح ہوا کہ خواص کمل جو ہیں وہ بھی پیغمبر
 اور اہلبیت کو بموجب مفسرہ صدر بے شک مشبہ معصوم اعتقاد کرتے رہی
 ہیں اور اس آیت کو خاص عصمت طہارت میں ان معصومین ظاہرین کے
 دلائل خصوص سے جانتے ہیں اے عزیز فقر او اولیاء کمل جو ہیں انکا کج
 طرح کا حال ہے فقیر نے بیشتر کتب سیر و تواریخ اور انکی مقولات و ملفوظات
 سے بھی پایا اور بعضے کا ملین زبان سے بھی جسے فقیر کو ملازمت نصیب ہوئی
 انہیں بھی یہی تحقیق و متکشف ہوا کہ ان لوگوں کو اگرچہ ظاہر میں سنت جماعت
 سنت جماعت جانتے تھے اور ظاہر برتاؤ بیشتر انہیں کا جو ظاہر میں صوم و
 کرتے تھے اسی قسم کا ہر کہ شیعہ سنی سب انہیں سنی جانیں اور بعضے انہیں
 ایسے کہ اعمال صوم و صلوٰۃ انہیں کرتے تھے وہ اگرچہ باعتبار اعمال و افعال
 شرعی مجہول الحال اور مذہب رہی ہیں لیکن بیشتر سنی انکو سنی سمجھتے رہی

اور شیعہ نہ سنی شیعہ بلکہ بعض شیعہ کہ زبان انکی بہت روان ہوا نہیں ملازم
 کرتے ہیں لیکن نفس الامر میں حال انکا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیشتر ائمہ
 اور محویت اور حالت جذب میں رہتے تھے جب ہوش و حواس میں ہوتے تھے
 تو صوم و صلوٰۃ کے قائل اور مقید تھے چنانچہ اب بھی فقیر نے بعض بعض کو ایسا
 پایا بہر کیف اس قسم کے لوگ کہ سنت جماعت زیادہ شیعہوں نے جنہیں اولیا
 مکمل میں گنتے ہیں ان کے عقاید انکی ملفوظات و مقولات سے بھی پائی جاتی
 ہیں کہ رسول و اہلبیت کو بے شک محصوم جانتے ہیں نفس الامر میں جو خوب
 غور سے دیکھا جاتا ہے تو بسبب خدا اور نفسانیت کے شیعہ سنی بیشتر
 اپنے خدا اعتدال اور استقامت جادہ اصول عقائد دین مختار اور مانی ہوئے
 سبب افراط و تفریط نفسانی کے باہر ہو گئے ہیں کتب عقاید اور احادیث
 سنت جماعت سے صاف واضح ہے کہ خروج کرنے والا امام پر خارجی ہے
 اور حضرت علیؑ کو سب سنت جماعت چوتھا خلیفہ یعنی امام ہونیکا اشارہ
 رکھتا ہیں اور پیر او پیر خروج کرنیوالیکو کوئی پوچھے تو کہیں خارجی نہیں کہنے کے
 حدیث ثقلین حدیث مشک حدیث سفینہ کو کہ شرح ہر ایک کی اپنی اپنی
 جگہ لکھی گئی ہے کہ انکی کتابوں میں یہی یہ حدیثیں مسلمات سے ہیں اور
 عند التحریر اور عند المذاکرہ تمام خاص و عام انکی یادگی کہ دعویٰ اتباع اہلبیت
 کا کرنے لگیں لیکن انجام کار نفس الامر میں جو دیکھو تو درحقیقت اس دعویٰ و
 اعتقاد پر قائم نہیں صدہا باتیں عقاید اور اعمال صوم و صلوٰۃ میں دیکھو دین
 کہ صاف اور صریح انکی کتابوں میں لکھا ہے کہ اہلبیت کا اس بات پر اجماع

تھا اور باقی یزید کے باپ غیرہ اور گردہ اصحاب کا یوں اجماع ہے اور پہرہ
 دیکھے جاتے ہیں صاف اس طرح پر جو کہ بموجب انکو اقرار کے خلاف فختار اہلبیت
 ہے اے عزیز تفصیل ایسے امور کی بہت طویل ہے اور یہاں غیر مقصود طالب
 حق کو اگر دیکھنا منظور ہو تو مستقلی اور استیعاب ابن عبد البر اور تارخ ابن
 اعثم کو فی جامع الاصول وغیرہ کتب سیر و حدیث اور تفسیر فخر رازی وغیرہ اور
 تفاسیر انہیں کے ہاں کی دیکھے فقیر نے بھی ہدایت العوام میں کچھ تفصیل لکھی
 ہے اسکے دیکھنے سے مفصل واضح ہوگا یہاں مختصراً اتنا لیس ہے کہ فخر رازی
 وغیرہ جو بہت معتبر ان کے ہاں ہیں خود لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کہ بعد نبی عظم
 اہلبیت میں اسم اللہ کو نماز میں جہر سے یعنی یکار کر پڑھتے تھے مگر یزید کو باپ
 نے برخلاف اسکو حکم جاری کیا اے عزیز ظاہر ہے کہ کسی سنت جماعت کو اسم اللہ
 بطریق اہلبیت پڑھتے نہ سنا ہوگا یعنی جہر سے بلکہ بہتیرے علماء کا فتوہ ہے جو کہ
 ائمہ اربعہ سے انکو میں امتناع کا دیکھا جاتا ہے اور اسی فخر رازی وغیرہ اور
 نے بھی لکھا ہے کہ حضرت علیؑ دہائی ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے یزید کو باپ
 نے بائیں ہاتھ میں جاری کی صاحب تقضی وغیرہ خود سب لکھتے ہیں کہ اہلبیت
 کا اجماع ہے کہ حضرت ابوطالب باپ حضرت علیؑ کے مسلمان مرے لیکن اجماع
 حضرات سنت جماعت اور مقتداؤں انکو کا برخلاف اسکے کتب فقہ اور
 حدیث میں فریقین کے پاؤ گے کہ خرگوش کے لئے ائمہ اہلبیت فتویٰ حرمت
 و امتناع کا دیتے تھے اور علماء بنی امیہ و عباسیہ اسکی حلت کا اور تمام سنی پاؤ گے
 اوپر فتوئے مخالف اہلبیت کے الا وہ ہی بعضے اہل باطن کا ظاہر میں نظر برعکس

مسبوق الذکر سنی کہلاتے تھے لیکن باطن میں اتباع اہلبیت سے تھے چنانچہ
 حال شیخ علاء الدولہ شمنانی وغیرہ کا خاص سنت جماعت ہی کی کتابوں سے
 ہویدا ہے اے عزیز اور صد ہا ایسی ہی باتیں اور اسی قسم کی ہیں کہ بیان مختصر ہی
 انکا کلام کو مطول کرتا ہے اس لئے یہاں اتنا ہی بطریق مشتے نمونہ ازخروار
 کافی دلیس ہے۔ اور حال شیعہ صاحبونکا پیر ظاہر ہے کہ مسلم اور معتقد علیہا
 اصول و حکم پر پانچ بین توحید عدل بنوت امامت معاد کہ بسط و تفصیل انکی
 اپنی جگہ پر مذکور ہے لیکن فی زمانہ اکثروں نے انکی یہ حال کر دیا ہے کہ
 اصول دین اور ادب و فروع و لوازم ان کے تو بالاسے طاق مگر لعن اور برا
 کہنا مجلسوں میں ممبر و نیر بے تحقیق و تدقیق مستحق اور غیر مستحق اسکو اپنا
 شعار پکڑا ہے اور اسکا نام شعار مذہب حقہ ظاہر کرتے ہیں اور نفس الناصرین
 جو کتب تاریخ و سیر سے ہویدا ہے اور اوپر ہی ذکر ہو چکا تو واضح ہے کہ شعار
 یزید کے باپ وغیرہ بنی امیہ کا ہے کہ وہ ممبر و نیر معاذ اللہ حضرت علی اور حسین
 اور انکو ہم ایونکو اسیطح علی الاعلان البتہ برا کہتے تھے اے عزیز اگرچہ انہیں
 کتب سیر و تواریخ مصرعہ صدر سے یہ بات بھی ہویدا ہے کہ اس زمانہ میں
 جس زمانہ میں کہ یزید کے باپ نے یہ حرکت شروع کی تھی جناب امیر نے بھی
 پر بد دعا اسکے اور اسکے اعوان و انصار کے لئے فرمائی چنانچہ استیعاب
 ابن عبد البر اور مستقصی میں صاف ہے کہ جناب امیر نے بیچ قنوت کے یزید کو
 باپ اور عمرو عاص اور ابوالاعور سلمی وغیرہم اسکے اعوان و انصار پر رشک
 بد دعا اور لعنت کی اور خطیبوں کو بھی یہی حکم فرمایا اور مشکوٰۃ شریف سے بھی

بموجب احادیث متفق علیہا صحیح بخاری اور صحیح مسلم کہ جو نہایت معتبرہ کتب احادیث
 سنت جماعت سے بین ظاہری کہ پیغمبر صاحب نے بھی جبکہ دعائے نجات کی ہے
 واسطے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ وغیرہا کے کہ اصحاب قرآن حضرت سے تھے
 تب بددعا بھی کی ہے واسطے ان موزوں اور انکی قبیلوں کی جنہوں نے اذیت
 دی تھی ان قرآن کو اور لعنت بھی کی نام بنام اور عزیز لعنت کرنا نیزید کے باپ وغیرہ
 اسکے ہمراہیوں کو حضرت علیؑ کا حقیقہ بموجب سنت پیغمبر صاحب کے تھا اور
 نہایت مطابقت رکھتا تھا فعل پیغمبر صاحبؐ کیونکہ انہوں نے جیسا اس بات
 کو کام فرمایا تھا ویسی ہی بات یہاں بھی ہوئی تھی کہ نیزید کے باپ اور اس کے
 احوال و انصار نے جناب عمار یا سر کو کہ مقرب ترین اصحاب رسول تھے شہید کیا
 جبکہ حق میں بموجب تصریح صحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح سے واضح ہے کہ فرمایا تھا
 کہ اے عمار تمہیں فرقہ ناری اپنی طرف بلائے گا تم اور ہر بخانا اور ساتھی علیؑ کا دنیا
 اور فرقہ ناری تمہیں قتل کر لیا اور نہ رہا اتباع علیؑ کو کہ ہمیشہ ترا صاحب رسول
 مقبول سے تابع امام و خلیفہ مقبولہ فریقین تھے انکو شہید کیا اور محمد بن ابی بکر
 صحابی اور صحابی زادہ معظم کو بعد شہادت کیا کیا اذیتیں دین تو بددعا حضرت علیؑ
 کی کہ نفس رسول مقبول تھے اور لڑائی انکی بموجب تاویل قرآن کے بمنزلہ لڑائی پیغمبر
 کے تھی مثل بددعا پیغمبر صاحب کے کہا چاہئے لے عزیز لعنت کرنا اور بددعا فرمانے
 پیغمبر صاحب اور جناب امیر کے بموجب مصرعہ صدر اور مفسرہ کتب فریقین البتہ
 بے شک ثابت اور مسلم بلکہ قرآن میں بھی جا بجا لعنت اللہ علی الظالمین اور لعنت اللہ
 علی الناکذین بے شک موجود۔ لیکن یہ حکم خدا و رسول مقبول یا جناب امیر المؤمنین

حضرت علیؑ اور اہلبیتؑ کا کسی کتاب شیعہ اثنا عشریہ سے بھی ظاہر نہیں اور کبھی
ایسا حکم نہیں دیا کہ خدا کی واسطے تم ہمیشہ نام کو تو مجلس امام حسینؑ کی عزائی کرو اور
ایک سرے سے مخالف یا غیر مخالف معاند یا غیر معاند اہلبیت کو بلا تحقیق اور بغیر انگشت
حال کے لعنت کیا کرو اور جو ایسی ہی بات کرے تو اسے ایک لال روٹی دو نہیں
توندو اور اس پر بھی لعنت کرو اور ایک غل اور شور زمین سے آسمان تک پہنچاؤ
فقیر نے فرقہ شیعہ اثنا عشریہ کے سوار کتب عقائد وغیرہ انکی اکثر جلسہ خلوت اور
جلوت کو بھی دیکھی اور انکو خواص و عوام سے بھی صحبت رہی خواص کو نہایت معقول
پایا اور واضح ہوا کہ ان کے ہاں بے شک اصول دین میں یہی پانچ اصول ہیں
جو اوپر کہے گئے یعنی یکہ اور لائبریک معبود جاننا ذات پاک پروردگار کا اور عادل
جاننا اسکا اور انبیاء و اسلاف کو نبی ہونیکے بعد خاتم الانبیاء جاننا پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ
کا اور امام و خلیفہ جاننا جناب مولائے مومنین علیؑ کا بلا فصل بعد پیغمبر صاحب کو اور خلافت
کو انکی اولاد میں متاقیم آل محمد امام محمد مہدی آخر الزماں کے بموجب حدیث اثنا عشر
خلیفہ کے منحصر جاننا اور اعتقاد اس بات کا کہ خدا تعالیٰ بعد موت کے سر مخلوقات
عالم کو پھر زندہ کرے گا اور بموجب حکم پروردگار قیامت کو جزا سزا ہوگی بالجملہ اعظم اور
اتہم نزاع امین اور سینون میں امامت پر ہی یعنی سوا امامت کو چاروں اصول
مذکور کے اعتقاد میں تو دونوں گروہین ملتی جلتی ہوئی ہیں کچھ عنوان و تعمیر میں جو فرق
ہے سوائے اہل نزاع نہیں مگر امامت میں کمال تفرقہ زمین آسمان اور بعد خرب
اور شرق کا ہے کیونکہ سنی بعد پیغمبر صاحب کے حضرت ابو بکر اور پھر حضرت عمر
اور پھر حضرت عثمان کو امام و خلیفہ جانتے ہیں اور بعد ان تینوں صاحبوں کے

حضرت علیؑ کو سوہبی قصہ حکیم تک اور انکی اولاد ظاہرین میں کسی کو خلیفہ نہیں جانتے بلکہ حدیث اثنا عشر خلیفہ کے بموجب یزید کے باپ اور خود یزید اور عبد الملک بن مروان اور اسکے چاروں بیٹے اور ایک پوتے کو کہ حال اسکا مفصل قاضی عیاضؒ انکی اور ابن حجر شرح صحیح بخاری اور جلال الدین سیوطی صاحب تاریخ الخلفاء وغیرہم نے بہ تشریح لکھا ہے فقیر بھی ذیل شرح حدیث اثنا عشر خلیفہ میں انشاء اللہ بتفصیل لکھ گا بالجملہ بموجب اصل اصول دین مسلمہ اور کتب احادیث اور مختار خواص مشیون کے جو بات ظاہر اور مستنبط ہے تو یہ ہے کہ بعد پیغمبر صاحب کے چونکہ امام و خلیفہ منصوب حضرت علیؑ ہیں تو جس کسی نے ایسے اس امر میں مزاحمت اور مضائقہ کو راہ دی اور انہیں امام اور خلیفہ بنانا وہ انکا مخالف ہوا اور مخالف علیؑ مخالف رسولؐ ہے اور مخالف رسولؐ مخالف خدا ہے اس کو میزاری عین ایمان ہے پُر ظاہر ہے کہ میزاری مخالف رسولؐ حضرت علیؑ کی بے شک اہل ایمان کے نزدیک عین ایمان کیونکہ احادیث متواترہ فریقین سے کہ ہر ایک حدیث اپنی جگہ بہ تشریح ہدایت فضائل علیؑ میں مرقوم ہے ثابت ہے لیکن یہ بھی پُر ظاہر ہے کہ میزاری امر دیگر ہے اور بُرا کہنا مجلسین بہ حیثیت مصرعہ کذا ہی صدر امر دیگر ہے بلکہ مخالف طریقہ مستحکمہ اخلاق اور مخالف عادت اور طریقہ اپنی مانے ہوئے پیغمبر صاحب اور امام اور خلفا کے چنانچہ تفسیر آیت انک علی خلق عظیم میں فقیہ نے تفصیل و تشریح پہلی ہدایت میں لکھا ہے اور پہر ترقی اکثر عوام شیعہ کے میان تک کہ بہتیرے لوگ کہ جنکو خاص علماء معتبرہ و مسلم انکو اور مجتہد اپنی عصر کے ذیل گروہ شیعہ میں لکھ گئے ہیں اور شمار شیعہ میں کیا ہے اونکو حق میں ہی لام و کاف و تامل اور بے تجاش جو چین آگاہ ہے ہونکار تو میں

اور اصلاً تفتیش حقیقت حال میں توجہ اور سعی نہیں بلکہ اگر کوئی باہر اور واقف حقیقت حال کا انہیں کی گروہ میں سے مانع ہو تو وہ بھی جماعت سنیوں میں اور گروہ مردودین میں شامل کیا جاتا ہے بعض محفل و نمین دیکھا گیا کہ خاص مخالفین بدیہی اور نامی اہلبیت کے نام ہی بالائے طاق صرف نفسانیت سے ان لوگوں کو لئے نام بنام لعن و تبرا باعلان عمل میں آتا ہے جو سنت جماعت کو عالم مشہور میں یا بیش تر وہ لوگ جنکی مزار و پیر سنی مجتمع ہوتے ہیں اگرچہ وہ نفس الامر میں اتباع اہلبیت ہی ہیں سے کیوں نہ ہوں حالانکہ خدا تعالیٰ صاف قرآن میں فرماتا ہے و لا تسیوا الفین یدعون من دون الذی فیہ بوالہد بغیر علم یعنی گالی نہ دو یعنی برا نہ کہو اور انکو جو بلا تے ہیں سوائے خدا کے پس برا کہیں گے وہ خدا کو از روئے دشمنی اور ظلم کے اور خدا سے باہر جائیگو ساتھ نادانیکو اے عزیز مقام سوچو کا ہے خدا فرماتا ہے انکو نہ کہو جو سوا خدا کے بلا تے ہیں یعنی کفار کو پھر جو اہل اسلام کے لئے اس طرح مجالس و محافل میں اس قسم کا طریقہ اختیار کرے تو صاف مخالفت ہے قرآن کی اور محض نفسانیت اور نفست میں لانا اور دنیا اور باعث توحید حقیقت میں تک اہلبیت کا چنانچہ نتیجہ اسکا یہ ہے کہ اُسکے مقابلہ میں نہایت بدتر اس سے خاص علمائے سنیوں کا یہ حال دیکھا جاتا ہے کہ انہیں خاص اہلبیت رسول مقبول کی کسر شان میں کسر نہیں یہاں تک کہ انواع انواع کی کسر شان اور تہتک میں صاف اور بالتصریح کوتاہی نہیں بلکہ زن بنی امیہ کو علماء سے بھی گونہی سبقت لیجاتے ہیں حتیٰ کہ اہلبیت کی تطہیر کا تو ذکر در کنار خاص جناب شہدہ کی غضب کو معاذ اللہ نفسانیت اور ناحق تعبیر کرنا اور جناب شہدہ جگر گوشہ رسول مقبول کو نسبت خروج خلیفہ زمان پر دینی ادنیٰ شتمہ ہے اے عزیز

تحفہ اثنا عشر مسبق الذکر اور ازالۃ النفا وغیرہ تصنیفات و تالیفات خاص علماء میں
جو کوئی دیکھو تو رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں یہ مصنف اس قسم کے متین اور پرہیزگار
مستہیر علماء محمدین سے ہے کہ باید اور شاید لیکن وقت مناظرہ و تکرار اس قسم
کے کلمات غیظ و غضب میں زبان قلم سے نکل گئے ہیں کہ نہ دہرے جاہلین اہل ہالی
جاوین تحفہ میں معاذ اللہ مصرع حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ ہر عیب کہ سلطان
بہ پسند و جہر است۔ نسبت خاص جناب عرش مآب حضرت خاتم الرسالت کے
ایک مقام پر باب کیو دین دیکھا کہ اہل ایقان بلکہ ہر مسلمان ناپسند کرے اور
توبہ استغفار پڑھے ایمان کا پتلا ہے سید مرتضیٰ وغیرہ اکثر سادات صحیح النسب
موثقہ کتب فریقین کی نسبت جو کلمات مشتبہ اور کیسے کہ کلمہ گو امت محمدی کو زبان
پر لانا انکا اولاد و رسول کے حق میں از بس ناگوار معلوم ہوتا ہے دیکھی گئی کہ ہوش طوفان
حتی کہ باب مطاعن میں جناب سیدۃ النساء العالمین بی بی فاطمہ خاتون قیامت
شفیعہ زہد بنین کے حق میں غضب ناحق کی نسبت کر دی ہے ازالۃ النفا میں علماء القیام
جناب شاہ ولایت کی جناب میں کیا کیا کچھ نہ کہا ہے اور یہاں تک کہ ایک کتاب
تخطیۃ الابنیا صرف پیغمبروں کی خطاؤں ہی میں تصنیف ہے حتی کہ صاحب صواعق
نے شرح قصیدہ ہمزہ میں احمد غزالی وغیرہ علمائے مشاہیر موثقہ سنت جماعت سے
جو جو کچھ لکھا ہے موجب حیرت اہل ایقان ہے یہاں تک کہ ابن مالکی نے جناب
سید الشہداء امام ہمام شہید کربلا حضرت حسین ابن علیؑ کی جناب میں معاذ اللہ
کہہ دیا کہ قتل الحسین بسیف جدہ اور بہت کلام طویل کہا ہے کہ تفضیل اسکی زبان
قلم پر لانی اہل ایقان کو ناگوار قلب معلوم ہوتی ہے خلاصہ مطلب یہ کہ معاذ اللہ

معاذ اللہ اسکی تحریر سے صاف ہویدا ہے کہ امام مظلوم جگر گوشہ رسول مقبول اپنی نانا
 کی تلوار سے مار گئے جنکی حق میں پیغمبر صاحب خطاب سید جو انان بہشت فرما گئے ہیں
 اور گوشت پوست انکا اپنا گوشت و پوست فرمایا ہے یعنی توبہ توبہ کہتا ہے کیوں خرچ
 کیا خلیفہ عصر پر یعنی یزید پر کہ اسپر اجماع کثیر امت کا ہو گیا تھا اور صد ہا اس قسم کے
 بلکہ ہزار ہا باتیں ہیں کہان تک انکا شمار ہو ان کے بیان میں مقصود اصلی فقیر
 کا کہ بیان فضائل ہے فوت ہوتا ہے وقس علیٰ ہذا شیعہ صاحب کو علماء کہ وقت
 محاصمہ و مناظرہ زبان کو لگام نہیں دیتے بے محابا بعض صحابہ اور تابعین اور
 ازواج بنی ترو خشک کو جو وہاں و زبان پر گزرا بے دھڑک کہہ اٹھتے ہیں
 غرض ایک کو بعض اصحاب و ازواج سے درگزر نہیں ایک کو خود بنی و ان بنی
 تک درگزر نہیں اسے عزیز اتنا یاد رکھ کہ یہ سارے نتیجے ہیں نفسانیت کو جھگڑو
 کے جھگڑوں میں پڑنا نہیں چاہئے استعاذہ بخدا ہر وقت لازم ہے و سادس
 شیطانی و نفسانی سے پاک پروردگار صدقہ اپنی معصوم پیغمبر اور اس کے اہلبیت
 معصومین کا اپنی حفظ و امان میں رکھے اسے عزیز اکثر فرقہ صوفیہ نے ایسے ہی
 جھگڑوں کے ماری اپنا طریقہ اور وتیرہ سکوت کا اور علیحدہ ظاہر کر رکھا تھا اور
 ایسا نہ کرتے تو نام ہی اہلبیت کا کوئی نہ لیتا وہ نام کو تو کچھ دکھلائی دیتے تھے
 اور باطن میں مودۃ اہلبیت میں چورتے اور جام عصمت آل عباسی میں مرشار
 کہ اکثر انکی ملفوظات و گفتار اور انکو خاص مریدان رازدار سے منکشف ہوسے
 عزیز مشک وہ ہر کہ خود خوش بودیوسے نہ کہ عطار کہوے اگر انسان غور سے دیکھے
 تو عصمت ان پانچوں نوری جسموں کی قرآن اور فریقین کی کتب احادیث و

تفسیر سے مہر سے لحد تک مثل آفتاب روشن ہے مگر چشم بصیرت چاہیے ذلک فضل اللہ
 یعطیہ من یشاء۔ ومن لم یحبہا بل اللہ نور افمالہ من نور۔ اگرچہ حدیث نور سے واضح ہے
 کہ خدا تعالیٰ نے اپنے نور سے خاص ہماری پیارے پیغمبر اور حضرت علیؑ کو پیدا
 کیا اور پھر ایک نور سے تختہ بی بی فاطمہؑ اور پھر دو نوروں کے دو تختہ دو نشانہ زاد
 یعنی حسنینؑ پیدا کئے اور یہ پُر ظاہر ہے کہ نور کبریا کو کسی حالت میں محاذ اللہ کو ہی
 بندہ خدا کا مرتکب معاصی کا سہوا یا عمداً نہیں تصور کر سکتا یہ حدیث کہ مسند
 احمد حنبلی اور مناقب ابن مغازی وغیرہ سے بتوثیق فریقین اپنی جگہ تفصیل شرح
 ہے اکیلی کافی ہے ان نور کبریا کی عصمت پر ہر وقت۔ لیکن واسطے صفا شکنی
 اہل ظواہر کے اور ہم نظر بر اصیبت تکرار تذکار و ثوق فضائل محبوبین اہل ایمان
 عالم بل خالق عالمیان اکرم زیادہ تفصیل مرغوب اور مہلی معلوم ہوتی ہے اگرچہ
 فقیر یہ یاد ہی تفاسیر الم نشرح وغیرہ اور احادیث متفق علیہا کے اور کہتا ہے
 جس سے طالب حق کو عصمت پیغمبر صاحب کی وقت تولد سے تابعت اور
 عصمت باقی آل عبا کی بھی وقت تولد سے تانزول آیت مذکور مثل آفتاب روشن
 ہر تفسیر سورہ الم نشرح کو یاد کرنا چاہیے جو پہلی ہدایت میں اپنی جگہ تشریح
 و تفصیل طویل تفسیر فتح الغریز سے بھی لکھا گیا ہے کہ آنحضرت کا شرح صدر اگرچہ
 باطن بنین تو ازلی سے تھا لیکن ظاہر میں بھی بہ اسباب ظاہر لحوق و عرض حنبلی
 کے سبب و پانچ دفعہ شرح صدر ہوا۔ پہلے تو مان کے پیٹ میں دوسری بی بی
 حلیمہ آپ کی دہائی کے ہاں کہ دودھ پلانے کو دئے گئے تھے تیسرے دس برس کی
 عمر میں چوتھی جب زمانہ بعثت قریب ہوا۔ پانچویں معراج کی رات اے عزیز

تفصیل ان سب دفعہ کی دیکھہ اس سے ظاہر ہے کہ ہر دفعہ واسطے حفظ ان
حرکات کے جو بقا خدائے عوارض بشریت نسبت آنے والے زمانہ کے
ملک الصدور ہوتی ہیں پہلی ہی سے شرح صدر بحکم حضرت حکیم علی الاطلاق حافظ
حقیقی کے قبل از بلوغ اوس زمانہ کی نظر بر حفظ ما تقدم ہوتا رہا کہ کسی منکر کو
مجال چون و چرا نہ ہے چنانچہ خالص سے آنحضرت کے ظاہر ہے کہ بچپن میں
لڑکپن میں عالم شباب جوانی میں غرض ہر زمانہ میں کوئی بات آپ میں نہی
جو اور بچوں اور لڑکوں اور جوانوں کو لاحق ہوتی ہیں اور جوش مارتی ہیں کیونکہ
پہلی ہی خدا استعائے نے سب ایسی ویسی باتوں سے پاک صاف کر دیا تھا اہل لقب
کی توجیہ میں تفاسیر فریقین سے واضح ہے کہ یہ لقب خاص ہی مخبر ہے اوپر
عصمت مخبر صادق کے یعنی آپ مہد سو لحد تک ایسی ہی معصوم تھے جیسے بچہ
معصوم مکی گودین پیٹ سے فوراً نکلا ہوا ہوتا ہے اور فی الواقع کیونکہ نہوں جو نور خدا
اور اس پر عالم بشریت میں بھی پانچ دفعہ شرح صدر ہو دیے عزیز یاد رکھو کہ
پہر ایسے طیب ظاہر پیغمبر کو قبل از بعثت بھی کسی حالت میں غیر معصوم یعنی
معاذ اللہ مرتکب معاصی نہ ہوا یا عہد کسی زمانہ میں صغیر سن یا قبل از بعثت
یا بعد از بعثت تصور کرنا اور نوک زبان پر لانا صرف خانہ دین و ایمان کو برباد
کردینا ہے اور خدا استعائے کو صاف جھٹلانا ہے کہ وہ تو شرح صدر کرے مالکے
پیٹ میں اور یہ اس معاذ اللہ لغو سمجھے اللہم احفظنا من شرور انفسنا وشیات
اعمالنا اللہم ابد جمیع القوم الجاہلین بمرمۃ سید المرسلین وآلہ الطاہرین صلوٰۃ اللہ
وسلامہ علیہم اجمعین جناب شاہ ولایت کا حال کتب تفاسیر و حدیث و ہدایت

فضائل علیؑ میں دیکھا جاتا ہے کہ تشریح و تفصیل باسانید متفق علیہا فقیر ہی
کچھ لکھتا ہے یہاں مختصراً بطریق یاد دہی اتنا کافی ہے کہ جب آپؐ کے پیٹ میں
تھے تب سو کیا کیا معجزات اور کرامات ظاہر ہوتی تھے یہاں تاکہ پیغمبر صاحب شریف
لاتے تو ما کے پیٹ میں کھڑے ہو کے بے تحاشا تعظیم کو اٹھادیتے اور بیشیانی پر خلک
بتوں کی پیدا ہوتے ہی نہ لگانے دی منہ کیسا پہلوتہ دیکھا الا پیغمبر صاحب
کے منہ لائے کو فرشتہ آئے پانی بہشت کا لائے نام خدا ستائے کے ہائے عطا
ہوا ہمنام خود خدا کے ہوئے علیؑ ابدالقیاس صدہا معجزی میں کہ دلائل النبوت
شرف النبوة مودات سید علیؑ ہمدانی شافعی وغیرہ کتب سنت جماعت میں موجود
ہیں تو لکھ کتبہ شریف میں نام جنکا بموجب احادیث متفق علیہا عرش پر اور
دروازہ پر جنت کے پیغمبر صاحب کے پاس لکھا ہوا بالجملة کے پیٹ سے پیدا
ہوئے تو کلمہ پڑھتے ہوئے اور خاص کتبہ میں جہاں غیر ظاہر کا حکم منین اور زان
پیشین میں ہی کسی کے لئے یہ حکم نہ تھا اور نجاست نفاس از لبش شہور ہے
چنانچہ تفسیر و کعب اور تاریخ خطیب بغدادی میں کہ نہایت معتبر مفسر و محدث سنت
جماعت کے ہیں اور اور کتب نفاسیر و حدیث شیعہ میں متفق علیہا حدیث پر
کہ موکلان علیؑ فخر کرتے ہیں تمام ملائک پر اس واسطے کہ کبھی کسی طرح کا کوئی گناہ
ان کے لئے نہین لکھا یعنی نسبت اور تمام لوگوں کو سوائے ان نوری اجسام کے
فخر کرتے ہیں کیونکہ یہ نوری جسم جو اہلبیت ہیں یہ بمنزلہ نفس واحد کے ہیں اور
امام غزالی صاحب کتاب بر العالمین میں کہ نہایت معتبر عالم ہیں سنت جماعت
کے لکھتے ہیں کہ کسی صاحب علم نے خطا نسبت حضرت علیؑ نہین کی۔ جناب

سیدہ دو جہان کا حال فریقین کے ہاں وقت تولد سے واضح ہے کہ وقت تولد
 مریم و حوا وغیرہ نے بہشت کے پانی سے غسل دیا نجاستہائے معمولی تک سے
 پاک ہتین جو مفصل اوپر لکھا گیا کوئی مخالف اور موافق کی سطح کی خطا اور گناہ
 کا واسطے اس پارہ جگر ذات مصطفوی کے قابل نہیں پیغمبر صاحب اپنا فکر کا
 ٹکرا فرما دین پر ظاہر ہے کہ جنہ اور ٹکرا ایسے ظاہر کا ظاہر ہے اور مکرر اوپر بھی
 لکھا گیا کہ حدیث متفق علیہا ہے بقبض اللہ بقبض القاطمہ یعنی غضب ہوتا ہے
 خدا ساتھ غضب فاطمہ کے اذیس ہویدا ہے کہ اگر سہو یا خطا یعنی ناحق بھی
 غضب کہ ایک اقسام عصیان سے ہر اسنے صادر ہو دی یعنی یہ معصوم نہوتین
 تو کیونکر خدا متعالیٰ معاذ اللہ ایسے غضب سے غضب ہوتا نام الکا بموجب احادیث
 متفق علیہا بشمول نام بنی و علی عرش پر لکھا ہے المختصر کہ پیدا ہوئین تو بہشت کے
 پانی سے نہلائی گئین لقب قبول کافی ہے بموجب فرمودہ رسول مقبول کے
 بچپن سے طہارت کو کیونکہ جرم سہو یا عمد اسب امور ات دنیا سے بن اور
 لقب مذکور سے واضح ہے کہ یہ دنیوی سب امور ات سے محفوظ ہتین چنانچہ
 تصریح لکھا گیا ہے۔ دو نشانہ ہر ادون یعنی حضرت امام حسن اور امام حسین کا
 حال اذیس ظاہر ہے کتب فریقین سے کہ جب آیت نازل ہوئی تو نہایت صغیر
 سن تھے کیونکہ تولد امام حسن کا ستمہ ہجری اور تولد امام حسین کا ستمہ حدیث
 کہ بموجب تصریح امام شافعی اور قرطبی وغیرہ سب موزنین کے بالاتفاق واضح ہے
 اور اگرچہ تعین تاریخ نزول آیت تطہیر نظر سے فقیر کے کسی کتاب میں شیعہ صاحب
 یاسنی صاحب کے نہیں گذری لیکن بموجب شہادت جناب امام المومنین حضرت

صدقہ وغیرہ کے مطابق مصراحت صدر تبوتر طاہر ہے کہ روز مبارکہ کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چار دن نوری جسموں کو چادر اوڑھائی جنہیں پانچویں خود آنحضرت تہو اور یہ آیت پڑھی ہے اور یہ بات تواریخ فریقین سے واضح ہے کہ مبارک سالہ میں ہجری میں واقع ہوا تو صفات سن یعنی معصومیت و نوصاحب زادوں کی از بس ظاہر ہے بلکہ مبارک میں مخصوص انہیں چار دن نوری جسموں کو اپنی ساتھ لیجا تا محبوب خدا کا بھی دلیل قاطع کافی اور وافی ہے طہارت اور نوری ہونے اور معصوم ہونے پر ان کے اُس شخص کے لئے جو ذرا بھی نوز ایمان اور روشنی ایمان دین محمدی رکھتا ہو چنانچہ تفسیر آیہ مبارکہ میں بہ بسط و تشبیح مفصل مرقوم ہے اور بھی احادیث معتبرہ سے واضح ہے کہ سلسلہ ہجری میں یہ آیت آنحضرت نے تلاوت فرمائی یعنی جبکہ دو نوصاحب زادے تولد ہی انہیں ہوئے تھے چنانچہ تفصیل اسکی قریب ذکر ہوتی ہے تو نظر بر مصرحہ بالا پر ظاہر ہے کہ تصور تجویز نسبت صدور گناہ قبل از نزول آیت تلمیذ کے یعنی ایسے اطفال صغیر سن کے لئے معاذ اللہ عقلاً اور عادتاً اور عرفاً سب بنی نوع انسان ممنوع جانتے ہیں بلکہ عرف میں اطفال فساق و فجار تک کو بھی معصوم کہتے ہیں کیونکہ جب تکلیف شرعی ابھی انپر جاری نہیں ہوئی تو عصیان کیونکر ثابت ہو چکے نام ساتھ نام پیغمبر صاحب محبوب احادیث متفق علیہا عرش پر لکھو ہو میں تو ایسے صدور گناہ معاذ اللہ قبل از نزول آیت ہی تصور کرنا عرف غضب الہی ہے اللہ بچاوے ہر غضب سے احتساب خواہم کہ نہایت معتبر ہے محدثین میں سنت جماعت کے بڑے محقق محدث عالم ابن حجر صاحب صواعق نے کمال توثیق و تعظیم سے صواعق مرقومین

جس سے سندین پکڑی ہیں لکھتا ہے ابی سعید خدری سے کہ بعد زفاف جناب
 سیدہ دو جہان کے پیغمبر صاحب چالیس صبح تک دروازہ پر حضرت علیؑ کو کہا کہ
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوٰۃ پر حکم اللہ انما یرید اللہ لیزمبکم الرحمن
 اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اس جگہ سے واضح ہوتا ہے کہ اول یہ آیت اسی زمانہ میں
 نازل ہوئی اور کتب سیر فریقین سے باتفاق ہویدا ہے کہ عقد جناب سیدہ معصومہ
 کا سلسلہ دو ہجری میں ہوا سو اس جگہ سے بھی واضح ہے کہ یہ آیت وافی ہدایتہ کنی ناب
 نازل ہوئی ہے اور ظاہر پہلی باریسی ہے کیونکہ حال یوم عقد اور شب زفاف جناب
 سیدہ دو جہان فریقین کے کتب تفسیر و حدیث و سیر دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے
 کہ پہر نزول اس آیت کا اسی صبح کو اثر دعائے آنحضرت سے واسطے اظہار عصمت
 و طہارت ان طیب طہر نوری جموں کے ہوا کتب حدیث و فریقین سے
 جو حال روز مذکور کا مندرج ہے بہت طویل ہے صرف تحریر جمال الدین محدث کہ
 سلسلہ ہجری و فتر اول روضۃ الاحباب میں جو لکھتا ہے یعنی عبارت اسکی لکھی جاتی ہے
 کہ فارسی بہت صاف ہے جسے جناب مولوی شاہ عبدالغنی صاحب تحفہ میں بھی معتبر و
 معتبر ہیج باب کیود کے لکھتے ہیں اور مدارج شیعہ عبدالحق دہلوی وغیرہ کتب کثیر
 میں بھی یہ معنون مفصل ہے عبارت روضۃ الاحباب یہ ہے - و ہم در سال دوم
 از ہجرت در ماہ رجب آن سال یاد در ماہ صفر نکاح علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بافاطمہ
 واقع شد و زفاف ہم درین ماہ و بہتوں بعد ازان بودہ و گویند فاطمہ در ان
 روز شہزادہ سالہ نو دمرو لیست کہ ابوبکر صدیق از پیامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
 فاطمہ را خواستگاری نمود حضرت فرمود در باب تزویج فاطمہ انتظار وحی میکشم -

صدیق صورت حال را با عمر خطاب تعزیر فرمود و گفت ای ابو بکر خطبه ت را در کرد
و فاطمه را بتو نمیدهد بعد از چند وقتی ابو بکر با عمر گفت تو خواستگاری نامی فاطمه را
عمر مجلس حضرت آمد و خواستگاری نمود همان جواب که ابو بکر شنیده بود و می
نیز شنید عمر به نزد ابو بکر آمد و حکایت گذشته باز گفت صدیق گفت یا عمر خطبه
ت را نیز رد کرده و دختر را بتو نمیدهد بعد از چند وقتی یاران علی مرتضی و اهل خویش
و عیال او گفتند تو خواستگاری نامی فاطمه را علی گفت بعد از آنکه ابو بکر و عمر دین
معروض در آمدند و بایشان نداد بجهنم که خواهد داد و با او گفتند تر با آن سرور خصوصی
هست که دیگر میانیست قرابتی قریبه با وی داری شاید که خطبه ت را قبول کند و رایت
آنکه علی مرتضی فرمود خواستم که فاطمه را خواستگاری کنم با خود اندیشه کردم که بیچ
ندارم چگونه در معرض این امر تو انعم در آمد باز قرابت و صله رحم را ملاحظه نمودم و به
نزد رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم رفتم و سلام کردم و بیچ نگفتم حضرت جواب
سلامم باز داد فرمود ای علی حاجت تو چیست گفتم فاطمه را خواستگاری می نمایم
پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم فرمود مرحبا و ابلأ و دیگر بیچ نگفت از مجلس بر رفتم
بنیرون آمدم گردی از انصار با من ملاقی شدند و گفتند خواستگاری بنویسی
و دختر تو را دیان گفتم نمیدانم اینقدر گفت مرحبا و ابلأ گفتند اینقدر بس است
که حضرت فرمود بیچم اهل تبار او بیچم خوشی و راحت و آله نموده و گوید آن سرور
یا فاطمه گفت که علی ترا خواستگاری مینماید فاطمه بیچ نگفت و ساکت بود حضرت
ویرای علی نکاح کرد و از بیچاست که فقهای دین پناه هر چه الله گفته اند که مستحب است
ولی را که چون دختر بگیرد خود را یکسری دهد استیذان از وی نماید و سکوت بکند

بمنزل اذن ولایت نقلست که چون علی بن ابی طالب را فاطمه بنت حضرت فرمود
 مهر او چه میکنی علی گفت یا رسول الله در دست من چیزی نیست که الا یق مهر دے
 باشد فرمود نه خلیفه داری آفرین فروش و بهائے آنرا مهر او ساز و در و آفرین
 آنکه حضرت از علی پرسید که پیچ در دست داری علی گفت ای پیچ در دست دارم
 فرمود یا علی ای پیچ ترا هر دو است ولیکن زره را بفروش و بهار آنرا مهر ساز
 پس علی از مجلس بنی اصبه صلی الله علیه و آله و سلم بیرون آمد و زره را در بازار کرد تا
 بفروشد عثمان بن عفان آنرا بخرد بچهار صد و شصتاد درم علی مرتضی آنرا در گوشه
 ردا نهاد و بستاند به نزد پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم آورده و نظر حضرت بر زمین
 اخلاص بماند فرمود چند است علی بیخ گفت رسول صلی الله علیه و آله و سلم قبضه
 ازان برگرفت و به بلال داد تا بر آئے فاطمه در بوی خوش صرف نماید آنگاه با آنم
 گفت این بقیه را بگیر و بشمار دو ولایت در هم بود در وایت آنکه دو دانگ
 را در بوی خوش صرف کردند و چهار دانگ را ثیاب و متاع و اثاث البیت خریدند
 دو جامه برد و دو بار نو بند لقره و قطیعه که تمام بدن ایشانرا نمی پوشید و یکبار
 و یک اسب دستار و دینار و سب و مشک آبی و مشربیه و دو نهالی از کتان سبزه
 که خوشبو از خرا و خوشبو دیگر سے از تراشده سببیا و چهار عدد بالش که دو عدد را
 ازان به ششم و دوی دیگر را بنیف خرا پر کرده بودند بحجت فاطمه ترتیب کردند شیخ
 زراوندی در کتاب نظم در السبطین روایت میکند از انس بن مالک که گفت من
 نزد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم نشسته بودم که آثار وحی در بشره مبارکش
 ظاهر شد چون وحی منجلی گشت فرمود اے انس پیچ میدانی که جبریل از بر آئے من

از نزد خداوند عرض چه پیغام آور و گفتم یا رسول اللہ پیر و مادر مرا فداے تو باد چه
 خبر آورد فرمود این آورد که ان اللہ تعالیٰ یا مرگ ان تزوج فاطمہ من علی بدستیکہ
 حق تعالیٰ امر میفرماید ترا کہ فاطمہ را علی بنی دہی لے انس برو ابو بکر و عمرو
 عثمان و طلحہ و زبیر و جہاتے از انصار را بگوے کہ رسول خدا شما را میخواند انس گوید
 بموجب فرمودہ رفتیم و آن گروه را بخواندم چون جمع شدند و علی نیز حاضر گشت
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ بلین خواند مشتمل بر محمل حمد و ثناء حق تعالیٰ
 و تبرغیب بنکاح انگاہ فرمود خداوند تعالیٰ مرا امر فرمودہ کہ فاطمہ را برنی علی بنی
 ہم اور ابنی بنی دادم برہم چار صد شقال نقرہ راضی شدی لے علی گفت راضی شدم
 و روایتی انکہ علی را فرمود تا خطبہ بخواند پس حضرت دعائے خیر در شان علی و فاطمہ
 بتقدیم رسانید و گفت جمع اللہ سملکما و اسعد جدکما و بارک عیکما و اخرج منکما کثیراً
 طیباً یعنی جمع کرے خدا امتحانے پریشانی تمہاری اور نیک کرے کوشش تمہاری
 اور برکت دیوے او پر تمہارے او پیدا کرے تم میں سے بہت سے پاک۔
 بعد از آن طبقے از خرماء آوردند و امر فرمود تا ہر کسے بچہ خویش ربوند و از نجاست
 کہ فقہائے دین پناہ گفتہ اند لا باس بنشر الشکر و النور فی الضیافۃ و عقد النکاح
 و بعضے از علما باستحباب آن قائل شدہ اند مرویست کہ حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم باہم سلمہ گفت دختر مرا بخانہ علی بروید و سپار و با او بگو کہ تعجیل نکہ تا من
 بیایم و ایشان را یکدیگر نہ بینم و چون نماز خفتن گذارد کوزہ آب برداشت و بہ نزد
 ایشان آمد و آب بہن مبارک را در آنجا انداخت و معوذتین و دیگر ادعیہ بر آن
 خواند انگاہ فرمود اے علی ازین آب بیا شام و وضو ساز و با فاطمہ فرمود تو ہمیشہ

و در خواب ساز و رواایت آنکه مقداری از آب بر سر فاطمہ و در میان ہر دو پستان می
پاشید گفت اللہم انی اعینک باک و ذریعتہ من الشیطان الرجیم یا خدای تحقیق
میں پناہ مانگتا ہوں اُسکو ساتھ تیری پیرا ملا دے کہ کسی شیطان رجیم سے۔ آنگاہ
مقداری دیگر از ان بر سر علی و میان ہر دو شانہ وی پاشید و گفت اللہم انی اعینک
باک و ذریعتہ من الشیطان الرجیم۔ یا خدای میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اور اُسکی
ذریعت کے لئے شیطان رجیم سے۔ و روایت آنکہ اللہم انہما منی و انا منہما اللہم

کما از بیت عنی الرحب و طہرتنی فطرحا۔ یا خدازہ دونو جسمی میں اور میں اُن دونو
یا خدای بیایا لگیا تو پلیدی کو جسمی اور پاک رکھا مجھ کو پس پاک رکھے اُن دونوں کو۔
آنگاہ فرمود بر خیزید و بجائے خواب خود روید کہ خداوند تعالیٰ میان شما الفت دہا و
برکت کناد و نسل شما و خود بر خواست تا از خانہ میرون رود فاطمہ در گریہ افتاد و پناہ
فرمودے دختر کہ چیز ترا در گریہ سے آرد بہ تحقیق ترا یکسے بزرگی دادم کہ اسلام و
از ہمہ پیش و علم و از ہمہ پیش و خلق و سے از ہمہ بہتر و عرفان و سے بخداوند تعالیٰ
از ہمہ زیادہ است۔ و روایت آنکہ سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را گمان ہوا
کہ فاطمہ بہت آن کو گریہ کہ علی را مال نیست فرمودے جان پدر در حق تو تقصیر کردہ ام

کیسے را شوہر تو گردانیدہ ام کہ بہترین اہل بیت من است۔ و ایم الذی نفسی
بیدہ لقد و جتک سید انی الدنیا و اند فی الاخرت لمن الصالحین و فی روایت
و جتک پدا فی الدنیا و الاخرت۔ یعنی قسم ہا اُسکی کہ جان میری ہاتھیں کو ہے
البتہ پناہ کیا میں نے تیرا سر دار دنیا کے ساتھ اور تحقیق وہ عقبہ امین البتہ نکون
سے ہا اور ایک روایت میں ہے پراپنے نیچو سر دار دنیا و آخرت کے ساتھ

وگویند خواجه کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الصلوٰۃ والتسلیمات مقدارِ عمرِ خراب و
 موثرِ محبت و لیمہ الیشان انعام فرمود و سعد کہتہی آورد و جمعی از انصار خیز صلح درہ
 آوردند و لیمہ عروسی فاطمہ زہرا آن بود لے عزیز غور کر کہ پیغمبر صاحب نے کہ فاضل ترین
 تمام پیغمبر دن گئے ہیں جناب باری میں دعا کی کہ خداوند امین پناہ میں رکھنا مانگتا
 ہوں تجھے علی کو اور فاطمہ کو اور انکی ذریت کو شیطان رجیم سے اور فرمایا مجھ سے
 ہیں اور میں اللہ ہوں یعنی جو میں ہوں سو یہ ہیں جیسے مجھ سے تو جس کو لیگیا ہر
 اور پاک کیا ہے مجھ کو اس طرح انکو بھی پاک رکھ اور جناب میدہ زوجہ جان سے
 بخت م فرمایا کہ میں نے تمہاری شادی کی ہے ایسے شخص سے جو سید یعنی
 سردار دین و دنیا اور صالح ہے سو ظاہر ہے کہ نزد آیت بموجب روایت ابی
 سعید خدری اثر ہے پیغمبر صاحب کی اسی دعا کا کہ اُسی رات کی صبح کو یہ آیت
 واسطے اظہار بشارت قبول دعا کی نازل ہوئی بطرح کہ حضرت مریم کی والدہ
 ماجدہ نے دعا کی تھی کہ خداوند امین نگاہ میں رکھنا مانگتی ہوں تجھ کو اسکو شیطان
 رجیم سے اور خدا تعالیٰ نے یہ دعا ان کی قبول کی اور حضرت ذکر مائے دعا کی کہ
 خدا تو عنایت کر مجھ کو ذریعہ طیبہ تو ان کے لئے بشارت ہوئی ساتھ تولد یحییٰ کے
 اور حکم ہوا کہ تین دن بات نہ کر و اور بہت ذکر کرو خدا تعالیٰ کا اور صبح اور شام
 تسبیح پڑھو چنانچہ تیسرے پارہ میں آیتہ والی سمیتہا مریم والی اعید ہا
 بکے ذریعہا من الشیطان الرجیم فقبحہا ربہا بقبول حسن و انقبہا بناتاجستان یعنی
 تحقیق منی نام رکھا اسکا مریم اور میں پناہ مانگتی ہوں اسکو ساتھ تیرے اور اسکی
 اولاد کو شیطان سے پس قبول کیا اسکو خدا نے اسکی ساتھ اچو قبولنے کے اور آگاہ کیا اسکو

اگلہ اچھا۔ اور آیہ۔ ہنالک دعا زکریا رہہ قال رب ہب لی من لدنک ذریۃ
 طیبۃ۔ یعنی اس جگہ پکارا زکریا رب اپنی کو۔ کہا ای پروردگار میرے بخشید واسطے
 میرے اپنی پاس سے اولاد پاکیزہ۔ ان قصوں کی صاف بالتقریح خبر دیتی ہیں
 اور اسی پارہ میں اسطرح اثر دعا ظاہر ہے آیہ وقالت المملکۃ یمریم ان
اللہ اصطفاک وطہرک واصطفک علی نساء العالمین۔ یعنی جب کہا فرشتوں
 نے اے مریم تحقیق خدا نے برگزیدہ کیا تجھ کو اور پاک کیا تجھے اور برگزیدہ کیا اور پروردگار
 عالموں کے۔ اور آیہ فنادتہ المملکۃ وهو قائم لصیلی فی المحراب ان اللہ یشکر
یحییٰ مصدا بقلمتہ من اللہ وسید او حصور او بنیا من الصالحین۔ یعنی پس
 پکارا اسکو فرشتوں نے اور کھڑا ہوا نماز پڑھتا تھا بیچ محراب کے تحقیق خدا خوش
 خبری دیتا ہے ساتھ یحییٰ کے سچا کر نیوالا ایک بات کو اللہ سے اور سردار ہی
 اور بند ہے اور بنی ہے صالحوں سے۔ اے عزیز غور کر مادر مریم نے نذرمانی اور
 دعا کی جب انکو ایسی بیٹی خدا آسمانے نے عطا کی اور بعد تولد کے فرشتوں شہانکو
 بشارت طہارت دی حضرت زکریا پیغمبر نے دعا کی جب ایسا بیٹا عطا کیا اور
 بعد مدت کے دعا قبول ہوئی چنانچہ آیہ۔ الاتکلم الناس ثلثۃ ایام الارض او اذ کہ
ربک کثیرا وسیع بالعی والابکار۔ یعنی یہ کہ نہ بولے تو لوگوں میں مگر اشارہ
 سے اور یاد کر پروردگار اپنی کو بہت اور وسیع کر شام اور صبح کو سے ہویدا ہو تو غور کر
 کہ چونکہ ہماری پیغمبر صاحب خاتم الانبیاء فاضل ترین سب کے ہیں سو یہ کمال
 فضیلت ہو ہماری پیغمبر صاحب فضل پیغمبر ان سبحان کی معانگو صاحبزادی اور داماد
 اور ذریعے کہ خود انکو سجد دعا ساتھ انقباب الہییت اور بشارت تطہیر کے

خدا اُمتائے نے خطاب فرمایا اور دونوں کو بلکہ انکی اولاد کو بھی سید اور سیدہ دنیاوا
 آخرت کا کہا چنانچہ باحدیث متواترہ ظاہر ہوا اور انشا اللہ بیان ہوگا اور پھر جب
 دونوں صاحب زادہ تولد ہوئے تب پہر آیت نازل فرمائی چنانچہ حدیث شام ہونی
 جناب صدیقہ بروز مباہلہ اور حدیث حضرت ام سلمہ حجرہ میں اور ابن عباس وغیرہ سے ہوا
 ہوا کہ وہ بعد تولد حسنین کو کہتی جو اسوقت چارون نوری حسنون کو عبائیں اپنے لیا
 اور فرمایا یہ آیت میری اور علی و فاطمہ و حسنین کے لئے نازل ہوئی ہے اور میری نظر پر
 مذکورات بالا جو بعضے راویوں سے واضح ہے کہ چالیس دن اور بعضوں نے نو مہینے تک
 پیغمبر صاحب دروازہ پر جناب بی بی فاطمہ سیدہ دو جہان کے صبح کے وقت در
 یہ آیت تطہیر فرمایا کئے اور سہ ماہی مشایخ معتبر سنت جماعت نے رسالہ قوامیہ
 میں جو روایت چہم مہینے کی بھی لکھی ہے تو شیطان و سوسہ منافات روایات میں
 انسان کو ڈال سکتا ہے لیکن واصل تائید و ہدایت ازلی غور کر سکتا ہے کہ اخبار
 کم و بیشی ایام منافات نہیں ہو سکتی کیونکہ راویان متعدد دین ہر ایک خبر اس مدت
 کی دیتا ہے جس مدت تک دیکھا تو ممکن ہے کہ ایک تو اس جگہ مثلاً نو مہینے تک
 حاضر خدمت رہا ایک چہم مہینوں میں کہیں چلا گیا ایک چالیس ہی روز رہا غرض حسینی
 جتنا دیکھا سو روایت کی اور یہی احتمال ہوا کہ جب کئی دفعہ یہ واقعہ ہوا تو کبھی کئی دن
 فرمایا کہ کبھی کئی دن اور جتنا کچھ جس راوی نے دیکھا روایت کی بالجلہ توفیق سے
 ان تمام احادیث کو بموجب تفاسیر فریقین واضح ہے کہ یہ آیت کئی بار نازل ہوئی
 جیسی کہ آیہ و یطعمون الطعام علی حبہ مکینا و شیما و سیرا وغیرہ بعض آیات مکرر نازل
 ہوئی ہیں گو کہ وقت ترتیب قرآن شریف کے مکرر نہیں لکھی گئیں چنانچہ تفسیر آیہ

وطمعون الطعام میں نہادہی صاحب امام مفسرین سنت جماعت وغیرہ مفسرین
 شیعہ اور سوائے ان کے اکثر مقلدون میں لکھتے ہیں چنانچہ آیہ اَوْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدْ لِاٰدَمَ
 فَسَجَدَ اِلَّا ابْلٰسَ سَبٰی مَوَاضِع مکرہ میں نازل ہے اور مکر قرآن میں ہی موجود ہے
 لیکن مصلحتیں اور مضرتیں اسکے کہ بعض آیتیں جو مکرنازائیں عند الترتیب مکر
 ورج کی گئیں اور بعضی نہیں کی گئیں اور جو بات و اسباب انکی ظاہر منہج مباحظہ
 اور مطارعات و منازعات مذہبی معلوم ہوتے ہیں فقیر کو وہ رستہ مقصود نہیں
 مطلب مقصود سے ہے فقیر کے نزدیک چھوٹا مسئلہ اور بڑی بات کیا ضروری مختصراً
 اتنا بس ہے کہ ترتیب دینو الے قرآن کے بعد پیغمبر صاحب کے جو اصحاب لیثان
 تھے انہوں نے کچھ مصلحت سمجھی ہوگی جسے متاخرین نہیں پہنچ سکتے مصرع
 صلاح ملک خویش خسروان دانند۔ یا یہ کہ مجتہد تھے مجتہد خطاب ہی مستحق ہے
 ثواب کا کہ از بس شہور ہے یہ کہنا کون ضرور ہے کہ عداوت سے اہلبیت ہی
 کے مکر نہ درج کیا فقیر کو اپنی کام سے کام ہے اور مقصود سے مطلب ہے انسان
 کو نظر ب حفظ و حیانت نفس و عقیدہ کے شر اور وساوس شیطانی و نفسانی سے
 کہ ہر شبہ منیف البیان کے ساتھ لگی ہیں درود اور لا حول اور استعاذہ بخدا
 ضرور ہے اے عزیز کہی وساوس شیطانی و نفسانی سے بعض آدمی نظر ب ظاہر
 وقوع آیہ مذکور در میان میں ادن آیات کی جو تصریح صامیر خطاب مونث ازواج
 کی شان میں ہیں دہو کے سے غلطی میں پڑتے ہیں اور سبب اسکے غلط کہاتے
 ہیں اور بحر نکات و ضلالت میں غرق ہوتے ہیں لیکن انسان کو تا یہ ہدایت
 ازلی شامل حال ہو تو وہ تلاوت قرآن اور ملاحظہ تفاسیر و سیر فریقین سے دیکھ

سکتا ہو اور بالیقین کا شمس فی وسط السماء جان سکتا ہو کہ صد ہا آیتیں اس قسم کی ہیں
 کہ وہ نازل کسی اور وقت ہوئیں اور کسی اور کے حق میں لیکن عند الترتیب کسی اور
 آیت کے بعد کسی اور کی شان میں درج ہیں اور جو آیات اور سورہ پہلے نازل ہوئی
 ہیں وہ ترتیب میں بعد انکو درج ہیں جو بالاتفاق پہچی نازل ہوئی ہیں اطفال مکتبہ
 ایک جان سکتے ہیں پیشانی سے ہر سورہ کی کہ بہتیرے سورہ جو مدینہ منورہ میں بعد
 ہجرت نازل ہوئی وہ اول درج میں آئیں جو مکہ معظمہ میں قبل ہجرت نازل ہوئی بسم اللہ سورہ
 اقرار جیسے مضرین اور اہل سیر ذیقین کے سب لکھتے ہیں اول نازل ہوئی مکہ معظمہ
 میں درمیان کوہ حراء کے کہ ابتدائے نزول قرآن پہلو دن اسی جگہ ہوا اور نزول
 اسکا ابتدا حقیقی لکھا ہو جمال الدین محدث وغیرہ اکثروں نے اور بعضے شاذ روایت
 میں سورہ حمد اور شروع سورہ مدثر کو پہلے لکھا ہے غرض بہر کیف یہ تینوں اور
 سب پہلے نازل ہیں سو سورہ اقرار تو تیسویں یعنی اخیر پارہ میں درج ہو جسکا
 نزول ابتدا حقیقی اور سورہ مدثر او تیسویں پارہ میں اور سورہ حمد شروع قرآن
 اور جو آیتیں اور سورہ کہ اقرار مدثر کے بعد سالہا سال کے پیچھے مدینہ منورہ میں
 نازل ہوئیں وہ پہلے پاروں میں درج ہیں چنانچہ سورہ بت ید الیٰہیٰ یٰٰہیٰ
 کے ہائے ہویدا ہے اور خود ظاہر ہے کہ البہب کے حق میں ہے جو مکہ میں بعد تین
 برس کے نزول وحی سے نازل ہوئی سو تیسویں پارہ اخیر قرآن میں درج ہو
 اور آیت و اندر عشرتیر تک الاقرہ میں جو بالاتفاق اس سورہ سے پہلے نازل ہوئی
 ہے وہ بھی او تیسویں پارہ میں ہے اور آیت فاصدع بما تؤمر و اعرض عن
 المشرکین جو اس سے بھی پہلے نازل ہے وہ بھی چودھویں پارہ میں اور

آیت فقل تعالوا نذرع انبارنا و انبارکم و نسا رنا و نسا رکم و الفضا و الفضا کم جسے آیت
 نبیالہ کہتے ہیں چوتلہ دس ہجری میں نازل ہوئی یعنی نزول وحی سے تیسویں
 برس سو تیسرے پارہ میں داخل ہے اور سورہ بقرہ مدینہ میں بعد ہجرت نازل
 ہے وہ بعد فاتحہ سب سے پہلے داخل ہے اور سورہ الغام جو یہ تصریح مفسرین اور
 مورخین اور محدثین فریقین کے بعد سورہ حجر کے نازل ہے سورہ ساتویں پارہ
 میں شروع آہوین میں ختم اور خود سورہ ہجر جو اس سے پہلے نازل ہے سو شروع
 اسکا اخیر تیرہویں پارہ کے یعنی چودہویں پارہ میں مندرج ہے اور علی
 ہذا القیاس اسی طرح بہتیری سورتیں میں غرض تفصیل ایسی باتوں کی مورث
 تطویل ہے پیشانی ہر ایک سورہ کی دیکھ لینی ہی اطفال ہجاخوان تک کو اسطے
 صدق اور واسطے تصدیق مقال فقیر کے کافی ہے علی ہذا القیاس اکثر آیات کا
 یہی حال ہے کہ اکثر سورہ مکی ہیں اور وہ آیتیں انہیں داخل میں جو مدینہ میں نازل
 ہوئی ہیں اور اسی طرح برعکس اسکے تحریر تفصیل ان تمام آیتوں کے جو اول نازل
 ہوئی ہیں اور اخیر کے پارہ و نمین میں درج ہیں منبر تطویل ہے اس لئے بطریق نمونہ
 تہوڑی سی لکھی جاتی ہیں ہر ایک تہوڑا سا پڑھا لکھا آدمی بھی اسے صاف حقیقت
 حال کو پہنچ سکتا ہے اور کیفیت اٹھا سکتا ہے دفتر اول روضۃ الاحباب جلال الدین
 محدث وغیرہ اور کتب سیر و تفسیر علمائے سنت جماعت اور بھی کتب و سیر و
 تفسیر علمائے شیعہ غرض فریقین کے ہاں صاف ظاہر ہے کہ آیہ و اذن للذین
 یقاتلون بانہم ظلموا و ان اللہ علی نصر ہم تعذیر سہ دو ہجری میں نازل ہوئی اور
 اسی پر ابتدا سے جہاد واقع ہوا بلکہ بعضے اخیر سال اول بھی لکھتے ہیں۔ پر واضح ہے

کہ یہ آیت تو سورۃ الحج سترہویں پارہ میں بعد نصف قریب ثلث درج ہے اور
غزاعیتی لڑائی کفار سے شروع ہوئی چنانچہ غزوہ بواطہ اور غزوہ ذوالعشیرہ وغیرہ
ہو چکیں تب عبداللہ بن جحش اسدی معہ کتنے اصحاب کے بطن نخلہ کو تعین ہوئے
وہاں لڑائی ہوئی جو کفار کو قید کر کے خوب غنیمت لائی اور چونکہ یہ لڑائی پہلی تاریخ
ماہ رجب کو واقع ہوئی اور یہ ہینا ماہ ہائے حرام سے معدود ہے سو کفار طعنہ دینے لگے
کہ ماہ حرام میں پیغمبر خدا کی لڑائی حلال کی اسوقت آیت لیا انوکھ عن الشہر الحرام

قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر و صد عن سبیل اللہ و کفر بہ و اسجد الحرام و اخراج اہلہ منہ کبیر
عند اللہ و القتہ اکبر من القتل نازل ہوئی اور پر ظاہر ہے کہ یہ آیت دوسری پارہ
میں بعد نصف درج ہے اور آیہ ہذا ان حضمان اختصموا فی ربہم جنگ بدر میں حضرت
حمزہ اور حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی سورہ حج مذکورہ صدر میں قبل آیت اللہین
کے دو رکوع پہلے درج میں سورہ یس کے مکہ میں وقت ہجرت آنحضرت شروع سے
تافا غشیا ہم فہم لایبصرون پڑھتے ہوئے دولت سرا سے برآمد ہوئے سو بایں
پارہ میں درج ہے اور بعد اسکے آیتہ و من الناس من لیس فی نفسہ ابتلاء مرصا
افتد بہی مشب ہجرت نازل ہوئی شان میں حضرت علیؑ کے جبکہ وہ آنحضرت کو پہونے
پر سورہ ہود دوسرے پارہ میں بعد نصف درج ہے کما فی روضۃ الاحباب
منقول است کہ جبریل امین از نزد رب العالمین آمد و از حقیقہ آن حال اور خبر داند
و فرمان آورد کہ ان اللہ بامرک بالہجرت و گفت امشب در جامہ خواب خود کہ ہر شب
می بودی یکم کن و فردا کار سازی ہجرت کن و بجانب مدینہ متوجہ شو چون شب
درآمد کفار بدستور یکم مقرر کردہ بودند در سراپے حضرت جمع آمدند و مترصد می بودند

تاکہ ان حضرت بخواب نہ شود کہ ہر مرد و ریزند و ہلاکش سازند پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم بر آن حال مطلع شد علی کرم اللہ وجہہ را گفت کہ کفار قصد ما دارند و من از اینجا
 بیرون میروم تو امشب در جامہ خواب من تکیہ کن و برو سبز خضرمی را بر خود پوش
 و آن برو کہ ہر شب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر خود پی پوشید و بار بار
 گفت دل را قوی دارا علی کہ ایشان مکر و ہمتو نتوانند رسانند و روایتی آنست
 کہ فرمود کہ مرا اذن ہجرت بحدینہ دادند من فردا پنجہز سفر می نمایم و بطرف مدینہ
 روان میشوم و امانات و دوا لی کہ نزد حضرت بود ہمہ را علی سپرد تا با صاحبانش
 رسانند و خود از عقب آن سرور بحدینہ آید پس علی مرتضیٰ ابر فراش خاص پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم تکیہ فرمود و در ابر پوش کشید و حضرت از خانہ بیرون آمد اول سورہ
 یس تا آنجا کہ وجعلنا من بین ایدیہم سدا و من خلفہم سدا و افانحنیابہم فہم لا یسمعون
 میخواند و مشتی خاک بر سر ایشان پاشید و بر ایشان بگذشت و آن سرشتگان
 بادی فضالت را بر اندیدند مرویست کہ در آن شب علی مرتضیٰ در جامہ خواب آن
 حضرت تکیہ نمود و نفس خود را فدائے وی ساخت حق تعالیٰ وحی کرد بجزیریل و
 میکائیل کہ من میان شما ہر دو عقد موافات بستم و عمر یکے را بیش از شمار آن یکے
 گردانیدم کدام از شما اثار حیات آن دیگرے بر حیات خود میکند ہر یکے از ایشان
 گفتند اثار حیات کسی بر حیات خود نمیکنم زندگانی خویش را دوست میداریم
 اللہ تعالیٰ وحی کرد با ایشان کہ چرا مثل علی ابن ابیطالب نیستید کہ موافات
 بستم من میان او و محمد ؐ نفس خود را فدائے محمد ساخت و حیوۃ او را بر حیات
 خویش اثار نمود بروید بزین و دیر از شر اعدا محافظت نماید ایشان بموجب امر

خداوند تعالیٰ بر زمین آمدند جبریل بر سر بالین علیؑ نشست و میکائیل بر پائی لین
 و جبریل میگفت بخج کیست مثل تو ای علی ابن ابیطالب حتی جبریل و علیؑ مباحثات
 کردند و بر ملا نکه و نغم باقیل ہر آنکہ ہر خدا راہ نفس بر بند و ملک زعرش بفرمان او
 کہ نہ بند و نہ گوند آید کریمہ و من الناس من بشری نفسه ابتغار مرضات اللہ و
 روف بالعباد در ان باب نازل شد و اقدی از مشایخ خود روایت میکند کہ
 ابو جہل و حکم بن ابی العاص و عقبہ بن ابی معیط و نصر بن الحارث و امیہ بن خلف
 ابن خططلہ و طعمہ بن عدی و ابولہب و ابی بن خلف و اسیران حجاج بنیہ و منیہ سہیلہ
 از انجملہ بودند کہ آن شب ہر در کس حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قصد قتل
 و کشتن او را یہ و من الناس من لعجبک قولہ فی الحیوۃ الدنیا بعد غرورہ احد
 اور شہید کرنے بنو لہیان کے جیب اور عاصم و غیرہ اصحاب کو نازل ہوئی اور
 غزوہ احد بہ وجہ تصریح جمال الدین محدث و غیرہ سہ تین میں بلکہ بموجب صر
 تاریخ یافعی سنہ پانچ مین ہے سو آیت مذکور دوسری پارہ مین قبل آید و
 من بشری نفسه ابتغار مرضات اللہ کے درج ہے۔ در باب شراب بلا اتفاق
 یہ بات ہے کہ تین دفعہ آیتیں نازل ہوئیں مگر بہتیرے اصحاب شراب پتہ ہو
 اور جو کمال عقل رکھتے تھے انہوں نے پہلی ہی آیت پر ترک کیا آخر چوتھی پارہ ضمیر
 مین جو آیت نازل ہوئی وہ یہ ہو یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والالہاب
 والازلام عس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون آخر اس پر بالکل منادی
 سر ام ہونے شراب کو کی گئی چنانچہ سال ستمہ چار ہجری مین جو عبارت جمال الدین
 محدث کے ہے وہ بعینہ یہ ہے اور تاریخ یافعی مین تحریم خمر شہ پانچ مین ہو بلکہ

بقول مشہور شہ چہ اور ایک قولین سنہ آہٹہ - ار باب میر رحمہم اللہ آوردہ اند
 کہ حق تعالیٰ اول آیتہ کہ در باب خمر فرستاد این بود و من ثمرات الخمر والاعناب
 تحت ذون منہ سکر اور زقا حناً مسلمانان یابین اشتغال مینمودند و در آن
 زمان مثل سایر مباحات بود و لیکن جمیع از صحابہ کہ کمال عقل و دفور رائے بود
 ایشانرا بتاب مقصد و کہ بر آن مرتب میگردد پیوستہ از حکم خمر استفساس نمودند
 از حضرت تا یہ آمد کہ لیساً لونک عن الخمر و المیسر قل فیہا اثم کبیر و منافع للناس
 و اثمہا اکبر من نفعہا پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آنرا بیاران خواند و فرمود این
 مقدمہ تحریم خمر است و چون این آیہ را بر عمر خطاب خواند گفت اللہم بین لنا
 بیانا شافیا فی الخمر جماعتی از عقلا و صحابہ گفتند چیزے کہ دروے اثنی کبیر است
 ترک آن اولی است و دیگر بشرب آن قیام نمودند و جماعتی دیگر بملاحظہ
 منافع للناس بآن اشتغال مینمودند تا روزے کہ عبدالرحمن بن عوف بعضی از
 یاران را ضیافت کردہ بود شراب خوردند چنانکہ مجد سکر رسیدہ بودند نماز
 شام در آمدیکے از یاران امامت کرد و در نماز سورہ قل یا ایہا الکافرون خواند
 بطرح لا آت حق تعالیٰ آیہ فرستاد یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ و اتمم سکاخر
 حتی تعلموا ما تقولون طایفہ دیگر از اصحاب گفتند چیزیکہ منجر میگردد بہ ترک نماز آنست
 آنست کہ در گردان نگرند از آن کار باز ایستادند و جماعتی دیگر چنان ہی آشامیدند
 کہ در اوقات نماز سکرند اشتند تا زیاں کہ عبان بن مالک انصاری جمیع از صحابہ
 را ہمانے نمود و کلمہ شتر بہتہ ایشان بریان کردہ بود چون طعام خوردند و خمر
 آشامیدند و سکران گشتند بر یکدیگر تفاخر مینمودند و اشارے کہ منی از تفاخر و

مدح و ذم باشد میخوانند و سعد بن ابی وقاص قصیده افشا کرد که در آن قصیده
 انصار و فخر قوم او بود و مردی از انصار استخوان لحمی از کله ششم برداشته
 بر سر سعد ابی وقاص زده سر او را شکست سعد به نزد رسول آمد و از آن
 انصاری شکایت کرد عمر خطاب چون از آن حال و قوف یافت دست
 بر عا بر داشت و گفت اللهم بین لنا بینا ناشافیا فی الحرمه حق تعالی آیه فرستاد
 یا ایها الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والالصاب والالزام رجس من عمل الشیطان
 فاجتنبوه لعنکم تعلکون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة والبغضاء
 فی الخمر والمیسر ولیصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوة فهل انتم منتهون عمر خطاب
 این آیت بشنید و گفت انتہیا یارب و بروایتی آنکه گفت انتہیا انتہیا
 یارب انتہا مذہب المال و مذہب الفضل رسول فرمود تا در بازار ہائے
 مدینہ نہا کردند کہ الا ان الخمر قد حرمت بدایند و آگاہ باشید کہ البتہ تحقیق
 خمر حرام گردانیدہ شد ہر کس کہ شنید و بخوردن خمر مشغول بود در زمان نبوت
 و دہن را بشست و ترک کرد و در ہر خانہ کہ شراب بود ہمہ را بر بختہ چنایند
 شراب مانند آب در بازار ہائے مدینہ روان شد سوپردا فتح ہے کہ جو آیت
 پہلے نازل ہوئی وہ چودہوین پارہ میں قبل از ثلث درج ہے جو اسکے بعد
 آئی وہ دوسرے پارہ میں در میان نصف و ثلث اور جو اسکے بعد آئی
 وہ پانچوین پارہ میں قبل از ربع اور جو اسکے بعد آئی وہ شروع پارہ
 ہنتم میں درج ہے غرض جو پیچے اور اخیر میں آئیں وہ تو دوسرے اور پانچوین
 اور ساتوین پاروں میں یعنی اول درج میں اور جو سب سے پہلے نازل

ہوئی وہ اون سب ہی اور یعنی یہودیوں کا پارہ مین درج ہے آیت قدرتی قلب
 و جہک فی السما فلنولیک قبلتہ جو بیچ مدینہ منورہ کے سلسلہ ہجری مین نازل ہوا
 سو تو دوسرے پارہ مین بعد آیہ سيقول السفهاء من الناس کے درج ہے
 ظاہر ہے کہ جو شروع پارہ مین مذکور ہے بالاتفاق سب فرقوں کے نفس پر یہ
 سے ہویدا ہے کہ جب بموجب آیہ قدرتی قلب و جہک کی قبلہ تبدیل دیا گیا
 یعنی پہلے قبلہ طرف بیت المقدس کی تھا اور پھر اس آیت سے کعبہ کی طرف
 مقرر ہوا تو منافق یہودہ باقین آنحضرت کی جناب مین کہنے لگے تب آیت
 سيقول السفهاء نازل ہوئی سو پہلی آیات تو بعد اور پچھلی آیات پہلی صریح ہی
 کہ درج مین آیہ الم ترالی الذین او تو نصیبا من الکتاب پیچ حق یہود کے ستم مین
 در باب غزوہ خندق نازل ہوئی سو وہ تو پانچویں پارہ مین قریب ربع اور خود
 شروع اسی پارہ کا آیتہ والمحصنات من النساء ہے جو شہ آہٹہ ہجری
 مین بعد غزوہ حنین کے نازل ہے اور آیہ قد سمع اللہ جو در باب مسامۃ خولہ بنت
 ثعلبہ بن قیس کے نازل ہوئی سلسلہ چہ مین وہ ظاہر ہے کہ شروع پارہ اہامیہ مین
 کا ہے اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی جو بالاتفاق سال تہ مین
 ہجری مین بعد حجۃ الوداع نازل ہے جسکے دو حصے کئی دن بعد آنحضرت نے
 وفات پائی سو تو چھٹی پارہ مین داخل ہوا اور سورہ بقرہ اور اخلاص جو مکہ مین
 اوایل زبان ظہور نبوت مین نازل ہوئے قبل توحید اور معوذتین سب ہی اخیر مین
 بلکہ بہتیرے آیتین جو نسخ مین وہ پہلا اور جو منسوخ مین وہ چھ درج مین چنانچہ
 قل یا ایہا الکافرون مکی سو تو وہ اخیر کے پارہ مین اور آیہ و اذن للذین جو اسط

حکم جہاد کے ہو شوشتر مبین پارہ میں سورہ حج میں کہ مذنی ہے داخل ہو گیا
 کہ اوپر گذرا اور علیٰ ہذا القیاس بلکہ بہتیری سورہ میں کہ وہ مکی قرآن شریف میں
 لکھی ہوئی ہیں اور ان میں بعضی آیتیں مدینہ کی نازل ہوئی ہوئیں درج ہیں اور بہتیری
 برعکس اسکو چنانچہ سورہ العام مکی اور آیہ قل تعالو سی تین آیتیں اسکی درمیان مکہ
 اور مدینہ کی نازل ہیں سورہ اعراف مکی مگر پانچ آیتیں اس میں غیر مکی سورہ توبہ مکی
 اس میں آیہ لقد جاءکم غیر مدنی سورہ شوریٰ مکی اس میں چار آیتیں مدنی چنانچہ آیہ قل
 لا اسئلكم علیہ اجر الا المودۃ فی القربیٰ جبہ آیہ مؤدۃ کہتے ہیں معہ چار مدنی آیتوں کے
 اس سورہ میں کہ مکی ہے درج ہیں تفصیل اسکی شرح و تفسیر آیہ مذکور میں فقیر نے
 باسناد معتبرہ فریقین لکھی ہیں اشار فیہ رجع الیہا فریقین کے ہاں ہے یہ بات ہویدا
 ہے اے عزیز کہاں تک تفصیل اس قسم کی باتوں کی اس مختصر میں لکھی جاوے
 اس لئے ان چند آیتوں پر بطریق نمونہ یکو از ہزار اکتفا ہے المختصر کہ طالب حق
 بے تعصب و تحسف دیکھ لے فرقوں کو ہاں ہے صاف ہویدا ہے کہ ترتیب قرآن
 شریف کی بموجب نزول آیات کے نہیں جو ہر آیت بموجب نزول کے مندرج
 قرآن میں اسبطح آیہ تطہیر بھی نظر بر مصراحت مسبوق الذکر صبح عقد جناب
 سیدہ دو جہان نازل ہوئی سنہ دو ہجری میں اور درج ہوئی ان آیات میں جو سنہ
 میں نازل ہیں چنانچہ کتب تفاسیر و سیر سے بالاتفاق ظاہر ہے کہ اکثر بعض
 از واج معظمہ نے نافرمانی میں آنحضرت کے اصرار کیا تھا سو آپ نے قسم کہا
 تھی کہ میں نے ہر تک ان کے پاس شریف نہ لیجاوین سو آیات یا ایہا البیٰ قیل
 لازمہ اجاب تا آخر نازل ہوئیں اور اس آیہ کو آیہ تخیر کہتے ہیں چنانچہ حال مفصل

اس قصہ کا اور سب نزول آیات مذکورہ وقایع سال سہمہ ہجری میں بقراول
 روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوة شیخ عبدالحق دہلوی اور
 تاریخ طبری وغیرہ کتب تاریخ اور تفسیر زہدی اور مدارک وغیرہ تمام تفاسیر سنت
 جماعت اور سب فرقوں کی کتب تفاسیر وسیر میں بالاتفاق بتفصیل مندرج ہو
 محض انتظار الباقی کو اتنا بس ہے کہ یہ قصہ سہمہ ہجری میں ہے اس میں شروع

سورہ تحریم آیہ یا ایہا النبی لم تحرم ما حل اللہ لک اور آیہ عتاب ان تتوب الی اللہ
 فقد صغت قلوبکما یح حق ام المؤمنین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے
 نازل ہوئی سواٹھائیسویں پارہ کے اخیر میں ہے کہ اسی سورہ پر یہ پارہ
 ختم ہے اور آیہ تحریر مرقوم الصدور جو معہ اور آیات اپنی ساتھ دایوں کے صفات
 ازواج معظمہ کے حق میں ہے بعد آیہ تحریم کے نازل ہے اخیر میں اکیسویں پارہ
 کے اور شروع میں بائیسویں پارہ کے درج قرآن ہے اور انہیں کے بیچ میں
 آیہ تطہیر درج ہو گیا سو بموجب تشریحات و تشریحات مفسرہ بالا ظاہر ہے کہ
 جیسی اور تمام آیتیں اور سورہ غیر نظام نزول مقدم موخر بموجب یاد کو مقتضا
 بشریت درج ہیں وہی بات یہاں بھی ہے چنانچہ قرآن شریف میں
 بائیسواں پارہ نکال کے ہر ایک تہوڑا سا پڑھا لکھا آدمی بھی اس سے
 ایک سطر پہلی سو دیکھ سکتا ہے کہ آیات مذکورہ یہ ہیں۔ یا ایہا النبی من
 یات منکرن بغا حشۃ بنیۃ لیضاعف لہا العذاب مضعین وکان ذلک علی اللہ
 یسیرا و من یقنت منکرن للہ ورسولہ و عمل صالحا نوتمنا اجرہم مرتین و اعتدنا
 لہا زقا کریم یا ایہا النبی لیستن کا حد من النساء ان القیتین فلا تخضعین بالقول

فیقطع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولاً معروفاً وقرن فی بیوتکم ولا تبرجن تبرج
 الجاہلیۃ الاولی وافرمن الصلوٰۃ وایتین الزکوٰۃ واطعن اللہ ورسولہ۔ انما یرید اللہ
 لیزہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیراً۔ واذکرنا مائتلی فی بیوتکم من
 آیات اللہ والحکمۃ۔ یعنی اسے بیوی بیوی کی جو کوئی آوے تم میں سے ساتھ رہائی
 ظاہر کے دگن دیا جاوے گا واسطے اُن کے عذاب دو بالا اور ہے یہ اوپر اللہ کے
 آسان اور جو کوئی ہمیشہ فرمان برداری کرے تم میں سے اللہ اور پیغمبر اس کے
 اور عمل کرے نیک دین گے ہم اس کو ثواب اس کا دو مرتبہ اور تیار کیا ہے ہمیں
 واسطے اسکے رزق نیک اور بیوی پیغمبر کی مہین ہو تم مانند کسی ایک کو عورتوں
 سے اگر ڈرو پر ہنگامی کرو تم پس نہ نرمی کرو تم ساتھ بات کہنے کے پس طمع کرین گے
 وہ لوگ کہ بیچ دل اُن کے مرض ہے اور کہو تم بات اچھو اور ہٹیری رہو بیچ گھرو
 اپنوں کے اور نہ چلن اور بناؤ کرو چلن اور بناؤ کرنا جاہلیت پہلو کا اور قائم رکھو تم نماز
 اور دو تم زکوٰۃ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اس کے کی۔ سوار اسکے مہین کہ
 چاہتا ہے اللہ کہ لیجاوے تم سے نجاست گناہ کی اور اہلیت اور پاک رکھو تم کو
 پاک رکھنا۔ اور یاد کرو تم اس چیز کو کہ تلاوت کیجاتی ہے بیچ گھروں اپنوں کے
 آیات خدا کی سے اور حکمت سے۔ چنانچہ عقیل باخبر جو وقت اُن آیات کو پڑھا
 سا خیال کر کر دیکھے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تطہیر ان آیات میں صاف ایک
 جملہ علیحدہ ہو جیسے ایک قسم کی اخبار میں غیر جنس اس کی رکھ دیجاتے کیونکہ
 نفس الامر میں کچھ نسبت ماقبل اور مابعد کے آیتوں نے مہین مقصور ہو سکتی
 کیونکہ اسکے قبل و بعد کی آیتیں سب بصیغہ ہائے خطاب اور ضمائر خطاب میں

طرف ازواجِ معظمہ کے صاف بالتصریح ہیں اور آیہ تطہیر بر خلاف انکی جسمیں صاف
ضمایر نذر ہیں اور اُسکے پہلی اور پچھلی آیتوں میں صاف امکان وقوع اور حدود
کارہائے گناہ کا اُسنے اور اُسپر دو چند ہونا عذاب کا اُن پر اور مضمون عتاب
اور تنبیہ و ترہیب اور امر کتنے نیک باتوں کا اور نہی اور نصیحت بد باتوں سے
اور خاص اُسکی پہلی کی آیت میں بطرح الشائع یعنی بصیغہ امر جملہ ہے ویسی ہی
بعد اُسکے ہو اور اُسکا شروع بکلمہ حصر بطریق اخبار یعنی خبر دینا ایجابی ہر قسم کی
گناہوں کا کہ یہ ایک خوش خبری اور خبرِ رحمت ہے پُر ظاہر ہے کہ آیت تطہیر کو
انکی پیچ میں تصور نہ کرو تو کیا بے کہسر ربط اور جوڑ کہا تا ہے جملہ ماقبل اور مابعد کا
کہ صیغہ امر جمع مونث کے اوپر سے چلے آتے ہیں ویسی ہی بعد چہ پان ہیں

یعنی وامن الصلوٰۃ و اتین الزکوٰۃ و اطعن اللہ و رسولہ و اذکرن ما یشی فی سبوتہن
اسے عزیز جب کو دیدہ بصیرت اور چشمِ الصاف اور نور ایمان اور الیقان قلبی عتاب
ایز و دمان سے ہو وہ طلاوت اور اطمینان اس سے حاصل کر سکتا ہو اور
ہر قسم کے وساوسِ شیطانی سے محفوظ اور مصئون رہ سکتا ہے اور اہلبیت
حقیقی کے حقوق سے غافل نہیں ہو سکتا اور انکی فضیلتِ عصمت میں حق

اور اگر اہی سے بچا رہتا ہے فمن البصر فلنفسہ ومن عی فلعلیہ ومن لم یجعل البدلہ
نور افعالہ من نور طالب حق اور رتبہ شناس اہلبیت رسول برحق و واضح
ہو کہ قطع نظر ان تمام مراتبِ مفسرہ کی احادیث متکاثرہ و متواترہ صاف ہے کہ ہم
بغیر کسی احتمال کے نہ یقین سستی شیعہ سب کے ہاں موجود ہیں کہ کسی کو جال و نم و دن
اور انکار اور شک و شبہ کے نہیں ہو سکتی جسے اہلبیت اور مصوم ہونا انہیں

نوری جیہونیکا پر شہر ہویدا ہے اور پر ظاہر ہے کہ جب یہ معصوم ہیں تو یہ جیہ معصومین
وہ معصوم اور یہ جسکو گنہگار کہیں وہ گنہگار ہے غرض یہ احادیث مرقومہ نص
اللسان دیکھو اور عنایت الہی شامل حال ہو تو سبط کی دساوس شیطانی اور
نفسانی سے محفوظ رہی ہر کسی جاہل یا عالم مبتلائے دساوس کو دہو کے مین
نہ پڑے مصابح بغوی مین اور تفسیر ابو العباس سفرائی مین کہ مفسر علیہ القدر
اور شیخ معتمد القول سنت جماعت کو مین حدیث معتبر و صحیح ہے کہ جہوت نازل
کیا پیغمبر خدا نے علی وفاطمہ و حنین کو عبائے مبارک مین تو فرمایا اللہم ہولارا اظہار

عترتی و اطاب ذیتی من لحمی و دمی الیک لا الی النار اذہب عنہم الرحمن و
طہرہم تطہیرا یعنی یا خدا یہ مین اہلبیت میری اور طاہر عترت میری اور طیب
فرزند میرے گوشت میرے سے اور لہو میرے سے طرف تیری نہ طرف
آگ کے لجا تو ان سے ہر قسم کے گناہ اور طاہر رکھ تو انکو طاہر رکھنا سو مالمون
اُم سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ انا معہم یعنی مین ہوں ساتھ ان کے
فرمایا انک الی اخیر و انت من خیر ازواجی یعنی تو او پیروی کی کہی اور تو بہترین
پیون میری سے ہے صاحب روضۃ الاحباب معتمد اور مؤلفین سنت جماعت
سے تحفۃ الاحباب مین پانچ حدیثین اسی مضمون کے لکھے کہ لکھتے ہیں کہ تحقیق تمام
نابت ہو کہ آیت تطہیر ان پانچ تنون کے شان مین نازل ہے اور اس سے
ابن مین آل عیا کہتے ہیں جیسا کہ شیخ شہاب الدین وغیرہ نے بتصریح لکھا ہے
اور ابن مردویہ صاحب مناقب نہایت معتبر مشاہیر گرامی مؤلف سنت جماعت
سے لکھتے ہیں کہ جب آیہ نازل ہوئی تو فرمایا رسول خدا نے خستہ منام معصومین

انا و علی وفاطمہ و الحسن و الحسین یعنی پانچ ہم معصوم ہیں میں اور علی و فاطمہ
اور حسن و حسین۔ مودات سید علی ہمدانی شافعی میں ہے عن اصبع محمد بن

عباس قال سمعت رسول اللہ يقول انا و علی و الحسن و الحسین تسعة من اهل
مطہرون و معصومون یعنی ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے اپنے کانون سنا
کہ فرمایا رسول خدا نے کہ میں یعنی خود آنحضرت اور علی اور حسن و حسین اور نو
شخص اولاد حسین سے مطہر اور معصوم ہیں۔ واضح ہو کہ حدیث مرویہ ابن مرقیہ

باعتبار معصومین بالفعل یعنی موجودین زمان ارشاد آنحضرت کے ہے اور حدیث
مرویہ سید علی ہمدانی واسطے بالقوة یعنی اُن معصوموں کے جو اولاد اور ذریت
حسین میں پیدا ہوئے ہوتے۔ طالب حق دیکھو کہ اس حدیث میں کسی طرح کی
مجال چون و چرا اور لیت لعل اور احتمال دلائل قضیہ دلالیوں کے کیسے کو باقی نہیں
رہ سکتے اور مناسب اس مقام کے ہے جو باب نہم میں بیج ذکر منشور سادات کی
شیخ شہاب الدین دولت آبادی نے نقل تفسیر نجاری سے تفسیر امیر مہار
میں لکھا ہے اس جگہ کی عبارت شیخ کی فارسی صاف ہے اس کو بعینہ ہی
جاتی ہے فی تفسیر النجاری ہر گاہ ابن ابی نازل شد مصطفیٰ کلیم محمد صلی اللہ علیہ
و آہ وسلم گرفت وزیران بہشت و علی و فاطمہ و حسن و حسین را بہ نشانند چون از مہار
فارغ شد بصر بل بیامد و گفت یا محمد انا انکہ با تو در مہار بل بودند و انست تا بر سر
الیشان منشور کنم تا مردمان ایشان را عزیز و مکرم دارند پس چون بہتر جہل بیامد
و بر سر مصطفیٰ دو جہد یافت و تشریح داد و مقدار سر انگشت موے ہا پر آگندہ
بگذاشتہ و مہر کردہ پس مصطفیٰ بر سر علی و فاطمہ و حسن و حسین دو ماہ بعد کرد

و فرمود این بر شماست گردانیدم و بر اولاد شما که از فاطمہ اند پس جبریل بیامد و گفت یا محمد بن
 نیز با تو در مبارکہ بودم موافقت کردہ ام و خادم خانہ تو ام و علی را در جنگ یاری را دہ ام کہ ہوا رہ
 جس بن و حسین جنبا نیدہ ام مرا از اہل خاندان خود قبول نہ را و در سر من جہد ہا کن تا فرشتگان
 ملائ علی مرا اہل خاندان تو دانند و ہمین دعا مرویست الہی بحجرتہ خمسۃ ان الذین سادس ہم
 جبریل یعنی یا خدا سات حرمت پانچ کے تحقیق کہ چہاں ادنکا جبریل ہے پس مصطفیٰ بر سر جبریل
 جہد ہا کردہ مرا شفیع تم پنج تن سبندہ بود کہ روز حشر بدان پنج تن رہا تم تن نبی و در نزد اہل
 و دو گزیدہ پیغمبر ہواست و علی فاطمہ حسین حسن و اور نشور کے معنی میں نامہ کشادہ اور دو جہد
 یعنی گیسو گوند ہی ہوئے کذا فی المشکوۃ مصلح میں ہے ام ہانی بنت ابی طالب سے
 کہ مدینہ منورہ سے جو مکہ معظمہ میں آنحضرت تشریف لائے تو چار گیسو گوند ہی ہوئے و چھبیا
 کہ سادات اب گیسو گوند ہی ہیں اور دو گیسو کی جگہ چوڑ دیتے ہیں اور خواجہ کرکے اپنے
 رسالہ میں لکھا ہے کہ گیسو آنحضرت کی آخور گاہ گردنے دو انگشت نیچے ہے اور گیسو میں تین
 رچ اور نیچے اسکے ہر تہی اور ہر نبوت سے چار انگشت نیچے بال پریشان رہتے تھے رسالہ
 احتساب میں ہے کہ سادات کے سوا جو کوئی اور گیسو رکھے تو مکہ و فریب عائد ہوتا ہے چنانچہ
 احمد غزالی یہی لکھا کہ سوائے سادات کو مکہ وہ لکھتا ہے تاریخ منتشر ابوالقاسم میں ہے کہ حضرت
 نے جناب شاہ ولایت سے فرمایا کہ یا علی بغیر تمہارے فرزندوں کے کہ فاطمہ سے ہوں کسی کو مشور
 راہنہ میں اور جو اہر حسینی میں ہے کہ گیسو میں ایک اور بھی نکتہ ہے وہ یہ کہ ہمارے
 پیغمبر صاحب جہدہ ماجدہ جو بہشتی حضرت ادریس پیغمبر کی بی بی تھیں قصہ اس بات
 کا حضرت جبریل نے آنحضرت سے یوں بیان کیا ہے کہ ایک روز حضرت ادریس بیمار
 ہوئے سو جبریل کو حکم جناب باری یہ صادر ہوا کہ ایک خود بہشت سے اور دو کچورین حضرت

اور میں کیواسطے لیجاؤ اور کہو کہ وہ کچورین کھالیو میں تو صحت ہو جاوے گی اور حور سے نکاح کر لیں چنانچہ حضرت اور میں نے کچورین کھالیں اور شفا ہوئی اور حور سے نکاح کیا اور اس حور کے دو گیسو تھے سو ہمارے پیغمبر صاحب ان حور صاحبہ کی نسل سے تھے حضرت جبریل نے دو گیسو حضرت کا اُسدن رکھوائے تھے اس جگہ سے سبب چار گیسو کا بھی پیغمبر صاحب واضح ہے یعنی ظاہر ہوتا ہے کہ دو گیسو تو سبب صلیحہ ماجدہ پیغمبر صاحب کی کہ خوشی بہتین کئے گئے تھے اور دو یوم نزول آیہ مبارکہ کو اور جناب شاہ دلایت اور سیدہ دو جہاں اور ان کے فرزند و نکو دو گیسو کا حکم یوم نزول آیتہ مذکور کو ہوا چنانچہ انکی اولاد اجمار کے لئے ہمیشہ کو یہ علامت رکھی گئی۔ تفسیر امام ضیاء الدین سنائی میں تفسیر آیہ لا تجلواد عالم الرسول بینکم کہ عار بعضکم بعضا میں عجب لطیفہ لکھا ہے معنی آیت یہ ہیں کہ نہ گرد الو پکارنا پیغمبر صاحب کا درمیاں اپنی مثل پکارنے بعض تمہاری کے بعض کو چنانچہ تفسیر اور شان نزول اسکی پہلی ہدایت میں مفصل مذکور ہے اور شیخ شہاب الدین نے بھی اسی نقل کیا ہے جبکہ اصل یہ ہے کہ کسی کو دروہ نہیں تھا کہ پیغمبر خدا کو پکارے جیسے کہ اور لوگ آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں اور اولاد رسول کو جانتے ہیں حضرت کو یا اب یا جد یعنی اے باپ اوتانا کہنا اور پکارنا اور یہ دلیل قنیہ ہے کہ یہ اور لوگوں نے فضیلت اور خصوصیت زیادہ اور علیحدہ رکھتے ہیں لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو کہ بانوی حنیت یعنی جناب سیدہ دو جہاں حضرت فاطمہ زہرا پیغمبر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا حضرت آپکو کیونکہ پکاروں آپنے فرمایا کہ نور دیدہ تم پرستو یا ایت اور یا ابی کہو کہ یہ لفظ نہایت محبت زیادہ کرنا اور دل کو آرام دینے والا ہے۔ یہ آیت غیر اور میگانون کے لئے ہے۔ کتاب سنن میں ہے کہ جناب خانوں اور دونوں صاحب زادے ہمیشہ یا ابی اور یا ایت کہنے پکارتے تھے

اور تمام صحابہ انہیں ابن الرسول کہتے تھے اور کتب تاریخ و حدیث فریقین سے ظاہر ہے کہ جناب
شاہ ولایت علی ابن ابیطالب یا خ اور یا بن عم کہے پکارا کرتے تھے اور حدیث مواخات
میں کتب احادیث صحاح سے انشاء اللہ ہوید اہوگا کہ قطع نظر چہرے بھائی ہونیکے اپنا
بھائی دینی و دنیوی بھی پیغمبر صاحب نے حضرت علی کو بنایا تھا جس وقت کہ حضرات ابو بکر
عمر کے اور طلحہ زبیر کی اور عبد الرحمن ابن عوف عثمان دیکھائی ہو اور حدیث سے ظاہر ہوا قریب
تبقتبیل ظاہر ہوگا کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ میں اور علی ایک نور سے ہیں اور اولاد اُن کی
آل عبا تاج تک مشہور و معروف خاص عام ہے کذا فی کتاب ہ باب فتح شہاب الدین دولاب
الشیخ مذکور نے لکھا ہے کہ انہیں پاک اور پاک کردہ اس لئے کہتے ہیں کہ خدا ستارے نے
ان کی پاکی پر نص اور بیان فرمایا۔ انما یرید اللہ لیزیب عنکم الرحمن اہل البیت و یطہرکم تطہیرا
اور بھی شیخ مذکور بات تدا کثیرہ لکھتا ہے اور تاریخ ابوالقاسم محمد بن الصدیق میں بھی میری
حدیث جو ستر موہن باب میں ہے اس میں بھی بہت تفصیل ہے کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا۔
میں سید ہوں اولاد آدم کا اور فاطمہ سیدہ ہیں تمام عورتوں کی اور حسن اور حسین سید ہیں
جو انان بہشت کے اولاد اُن کی سادات ہیں اور ما باپ اُن کے افضل اور بہتر اُن سے
مناقب ابن مغازی شافعی مسند احمد ضعیف مستدرک حودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہم
میں بہت تفصیل سے لکھتے ہیں کہ پیغمبر نے فرمایا میں سردار ہوں اولاد آدم کا اور علی خنزیر
میرے ہو اور فرمایا علی سردار عرب اور عجم کا اور اعلیٰ تیری ذریت سے ہو اور صدام اس قسم کی احادیث
صحیحہ میں جن سے پانچوں تنوں کا اتحاد اور عظمت و جلالت و فضیلت سوائے نبوت کے متحد
اور مساوی ہے تفصیل انکی شرح میں ہر ایک حدیث کے جداگانہ انشاء اللہ بیان ہوگی الحاصل
کہ حقیقت میں قیاس اُنکا کسی پر اور قیاس کسی کا انپر ہرگز اصلا انہیں ہو سکتا چنانچہ ارشاد

بار بار سنے آنحضرت کے کہ بصیغہ جمع ہے۔ کمال ظہور بخشتا ہے کہ سوائے رتبہ نبوت
 یہ ذاتِ بابر کات جناب آنحضرت سے بدرجہ اتم اتحاد رکھتے ہیں چنانچہ اوپر بھی گزرا کہ
 فرمایا پیغمبر صاحب نے کہ انا اہل البیت الیقاس بنا احد۔ اے عزیز غور کر تفاسیر فریقین سے
 ہویدا ہے کہ آیت عتاب کبھی انکے حق میں نازل نہیں ہوئی تو اطلاق البیت سوائے انکے
 کبھی پر ہو سکتا ہے۔ گو کہ کسی طرح کا رشتہ ناانسانیت قربت رکھو آنحضرت سے اور
 نفس الامر میں ہیچ اس آیت کے کیونکہ شمول کسی اور کا سوائے ان کے ہو سکے جبکہ ظاہر باطن
 طہارت رجب اور سبب تم کے گناہوں سے سوارانِ لوزی جہنم کے بنائی جاویں
 پوشیدہ کے ہاں محصوم اور سنی کے ہاں محفوظ ہیں جو کہ دخول مسجد سے اس حالت میں
 بھی ممنوع نہیں جس میں کہ سب ممنوع ہیں جیسا کہ حدیث سرالابواب سے ظاہر ہے۔

اے عزیز غور کر کہ اگر البیت میں سوائے ان کے کوئی اور داخل ہوتا تو مشورین کیونکہ پیشانی ہوتا
 یا مہلکہ میں ساتھ دیا جاتا یا عین داخل کیا جاتا یا روز قیامت میں اہل پکارا جاتا یا اس کے
 دروازے پر بھی پیغمبر البیت کہہ کر پکارتے اور یہ آیت پڑھتے یا اسکی اولاد بھی آلِ عباس
 اور سادات کہلاتی یا اس پر صدقہ حرام ہوتا یا وقت نزول آیت مودت آنحضرت اسکی
 نام بھی لیتے چنانچہ تفسیر آیت مودت میں احادیث متفق علیہا سے تبشیرِ ظاہر ہوگا کہ حقیقت

الحاشیہ تفسیر آیت مباہلہ میں احادیث متفق علیہا سے واضح ہے کہ اس دن ان کو ساتھ لیا اور آیت
 ظہر پڑھی اور نہ ریا کہ اگر کوئی منیدہ بزرگ زیادہ ان سے پروردگار عالم کے نزدیک ہوتا تو
 البتہ بچے حکم ہوتا مباہلہ میں اس کے ساتھ لے گا۔ لیکن تجھے حکم ہوا۔ انہیں کے ساتھ لے گا
 یہ میں افضل خلق اور البیت نبوت اور البیت میری۔

یہ حدیث فریقین کے ہاں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ صدقہ جہر اور میری البیت پر حرام ہے

آیہ مدوت نازل ہوئی تو اصحاب نے پوچھا کہ یا حضرت وہ کون قرابتی ہیں آپ کے
 جنکی محبت ہم پر فرض ہوئی فرمایا علیؑ فاطمہؑ حسنینؑ اور تفسیر آیہ اَنْتَ اللّٰهُ وَلَکَ الْکِبَرُ
 کِبَرُکَ لَوْن۔ میں فریقین کے ہاں سے پہلے ہدایت میں ظاہر ہوا کہ یہ آلِ جود و
 مین ارشاد کیا یہی نوری جسم ہیں۔ اے عزیز اگرچہ شفقت اور خاصہ رحمتِ عالمیان
 سے آنحضرت نے امت کو بھی آلِ اہل فرمایا ہے۔ لیکن اس میں سنت اور
 تابعداری کی قید بھی لگادی ہے اصلی آل اور اہل یہ نوری جسم اہلبیت ہیں
 جنکے لئے صاف بے قید فرمایا کہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ روز قیامت کو بھی اہل میری ہیں
 یہ حدیث متفق علیہا ہے۔ اے عزیز اس جگہ سے بھی ظاہر ہے کہ یہ قطعی اور یقینی
 معصوم اور طاہر تھے۔ اُن سے عدم صدور گناہ ہر قسم کا عموماً یا ہوا متیقن اور
 متعتم تھا کہ ان کے لئے تاہم روز قیامت اہلی فرمایا اور ان کے غضب کو غضبِ خدا و
 رسول اور انکی لڑائی لڑائی خدا و رسول کی فرمائی۔ شیخ شہاب الدین باب ہفتم
 وہ باب میں بھی ذکر القاب ان سادات دین و دنیا کے لکھتے ہیں۔ سوال الثانی
 واپاک و پاک زادہ از کجا گویند۔ جواب ازاں کہ حضرت تقدس و تعالیٰ پاک و ایشان ہا
 درض میان فرمودہ وہو قولہ تع۔ انما یرید اللہ لیزہب عنکم الرجس اہل البیت و
 یطہرکم تطہیراً۔ اہل بیت الرسول ہمہ ایشان اند۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتا ہیں
 غیر از علیؑ کہ لایق پیغمبری ہوں کہ * مگر خواجہ رسولؐ نے ختم ابنیا
 فردا کہ ہر کسے بشفیع زندہ دست * دست من است دامن معصوم مرتضیٰ
 اے عزیز یاد رکھ کہ ان کا معصوم اور پاک ہونا قرآن اور احادیث اور تفاسیر
 فریقین سے متفق علیہا ہے اور اہل حقان کے اقوال سے جیسا کہ چاہئے

کاشمیں فی وسط النمار ظاہر ہوا ہے اس حالت میں جو شخص مدعی اسلام
انکی عصمت اور طہارت پر صرف رکھے اور شک کرے۔ یا انکی اس فضیلت
عطاے حضرت رب العزت میں کچھ شک کرے تو نفس الامر میں کیا نتیجہ
کیا سنی کسی کے ہاں دائرہ اسلام میں داخل نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ درحقیقت
فحالت ہے قرآن اور حدیث سے۔ من العبر فلنفسه ومن عمی فخلیه۔ اور عزیر
اگرچہ آیہ تفسیر و شرح آیہ تطہیر جہانتک لکھی جاوے تھوڑی ہے۔ لیکن جزا
للطوائف اور ہم سب قلت فرصت اور کثرت علالت طبع سے اسی جگہ ختم
کی گئی۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ وَقَوْمًا لِّجَاهِلِيْنَ

الحمد لله والمنه بجميع صفاته وكل قدرته کہ کتاب مطاب الموسوم برسالہ آیہ تطہیر تصنیف
جناب فاضل اجل و عالم بے بدل اعنی جناب مولوی نجمہ باقر صاحب مرحوم مغفور دہلوی
اعلیٰ اللہ مقامہ درین ایام مہینت فرجام باہتمام کارپردازان مطبع یوسفی دہلی تصحیح تمام
حسب فرمایش مومنین یا تمکین سالہ ہجری میں چھپکر شائع و
ذائع ہوئی جناب مصنف مرحوم مغفور کو اللہ تعالیٰ اجر جزیل عطا
فرمائے اور مومنین کو اس کے ملاحظہ
اور مضامین مندرجہ پر عمل
کرنے کی توفیق ارزائے
فرمائے



اعلان

النوار الہدی کیا ہم اس کتاب مطالعہ پوری پوری تو لکھ سکتے ہیں، اور الفاظ کا ہنس لائیں تو کسی عظیم فضیلت
 و حسن خدمت کا انہماک سکین ہے میانہ سب کو یہ بیانہ بھی پہنچ رہے ہیں کہ قاضی اجل عالم خیرا بوی شیخ احمد صاحب ثانی
 کی تحانیف لسانی مقبول بارگاہ سماوی سے جو حسنی الزمرہ پاضل مرہ علماء کبار اہل سنت ہے، بانیہ ربانی و توفیق سبحانی ان کا قلب
 باصفانہ پر ہر ایت و نور عدالت سمجھو ہو اپنے ذوق تمام مشوق ملا کلام کی سنت جماعت سے راہ حق کا کھوج لگانا شروع کیا۔
 آخر کار رحمت الہی و نزل نکر راہ بنیاد چشمتہ یقین پکھلا دی حتی کہ اپنے مذہب اپنے اثنا عشری کو قبول فکر لطینان قلب حاصل کیا
 اس کے بعد اس نعمت عظیمہ کے شکر میں آپ نے کتب الہیہ النور الہدی و شمس الضحیٰ پر ہر ایت گر ان و مقرر الحالیان عجیب تلاش
 و تریاب لوطی طریق تحقیق و تصنیف فرمائی ہے کہ اس کا پڑھنے والا اگر اچھی التفاف ہر ایت سے بہرہ یاب ہو رہے ہوں تو ناریت مذہب شیعہ
 کو علاوہ ان کی اپنی مذہب کے صحیح و صحیح نہ سمجھیں گے اور ان مذہب کی تلاش کی ضرورت کو ہر طریق تلاش کی ایسی غبی اور عام فہم
 طرز و لکھتا ہے کہ موٹی موٹی کی کچھ کچھ اہل اور جدید و جدید عالم کو تسلیم کر لیا۔ اس کو نادر ترین محافظین و احکام دین کی شناخت کے لئے
 جو بجانب البدی آخر الزمان قیام قیامت ہو نہ فرور میں جذبہ معانی نہایت ہی سخت قائم کہ وہ میں مثلاً معصوم ہونا یا عام مخلوق
 ذی روح وغیر ذی روح کا بالغ فرمان ہونا، غلو کر امت و مصداق ہونا، انکی لایت پر کلام لاجی حدیث نبوی کا دال ہونا
 سلم الہی سے بہرہ یاب ہونا وغیرہ پھر ان محار کو خطا و سرل مقبول کی ذات میں تلاش کیا ہے اور تمام مستند کتب اہل سنت اور
 اکثر علماء ائمہ کے اقوال و تجاریر سے ثابت کیا ہے کہ خطا ثلاثہ ان صفات کے بالکل دور و دور ہو بلکہ اکثر خلاف صفتین منہ وجود ہستین
 پھر حضرت علیؑ و دیگر ائمہ علیہم السلام کی طرف رجوع کی ہے اور انہیں ان کل صفات کو باقوال علماء کتب صحیحہ اہل سنت مستند
 حوالوں سے موجود پایا ہے ہر ذات الا صفات کو کل معیار و لگا جو ثابت کیا ہے اس کے بعد لکھا ہے کہ جب ائمہ اثنا عشری علیہم السلام
 نہ جانب انصاف و حاشیہ میں ثابت ہو گئے تو ان کا طریق اور ان کا طریق کی پیروی کے سب سے حق پر ہیں۔ ان کے بعد ایک فیصلہ
 نہایت ہی عجیب و غریب اور موثر لکھا ہے جس سے مذہب کی تحقیق کا شمس ظاہر ہوتی ہے اور مذہب جماعت کا بطلان اور اہل حق کی

معلوم ہو کہ ان کا حال کیا ہے و نسبت ان کے ساتھ کیا ہے و نسبت ان کے ساتھ کیا ہے و نسبت ان کے ساتھ کیا ہے

فہرست کتب و مرآئی طبع جدید موجودہ مطبع یوسفی واقع شہر دہلی

۱۷۲	خلاصۃ المصابیح	۱۸	مفتاح البیان از خواجہ مولوی
۱۷۳	ریحان غم جلد اول مصنف میر انیس		عابد حسین صاحب
۱۷۴	دو جلد و سرفراز	۱۹	خزان الغرائض معنیہ المنکرین
۱۷۵	ایضاً جلد دوم	۲۰	احکام النصار
۱۷۶	صدقہ ماتم جلد پنجم نواب ضاحی	۲۱	شمس المشرقین ہفت بند مرزا دیر
۱۷۷	حضرت کوہ امانہ محرم جو سفر میں	۲۲	نخل ماتم از مرزا فیض قسیم اول
۱۷۸	ثابت غم شبیری قرآن خدا سے	۲۳	ایضاً قسیم دوم
۱۷۹	لے عزیز و دہم ماہ محرم ہے آج	۲۴	تعلیم الاطفال مرتبہ مولوی سید رفیع
۱۸۰	سیکندری بی کو دیکھو جو رستم و گھمیں امام آری	۲۵	رسالہ الہیہ طبع جدید
۱۸۱	شہ کو صغر نے جو غم نامہ بجران لکھا	۲۶	ہادی التواریخ
۱۸۲	چیتا کو مہلت نہ ملی طوف حرم کی	۲۷	انوار الہدیٰ مولوی شیخ احمد صاحب
۱۸۳	آمد گل ام حسن پر خزان کی ہے	۲۸	شمس الضحیٰ مولوی شیخ احمد صاحب
۱۸۴	جب آستان پہ گلشن انجم خزان ہوا	۲۹	دفتر رباعیات زیر طبع
۱۸۵	یہ دم جہان میں یہ ہوم ہے ماتم کاشین کی	۳۰	توزیات جعفری زیر طبع
۱۸۶	زندانیں جب حسین کے اہل حرم گئے	۳۱	تاریخ اعظم کو فی ائدو زیر طبع
۱۸۷	ہندو آئین کی زندان میں خبر آتی ہے	۳۲	تحفۃ العارفین
۱۸۸	دماغ فرزند کسی کو نہ دکھائے تقدیر	۳۳	توزیو جوشن کبیر
۱۸۹	ہاؤ ہے کس کدو سے رنیں خدا کی فوج	۳۴	ایضاً جوشن صغیر

نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب		
باب انتقام	۲۰	حلیۃ العرائس	۳	نادی شیخ کاغذ علی	۰۶
فرت المؤمنین	۱	حلیۃ المتقین	۱۲	ایضاً قسم دوم	۶
کاشف الرداء	۴	تذکرۃ المحسنین	۱۳	خلاصۃ المصائب	۱۲
ارشاد العوام	۴	ایضاً قسم علی	عصر	تنبیہ السائلین	۳
مشوی آیت نک	۱	رفع الخاطیۃ قسم علی	عصر	سراج الایمان	۱۰
موقفہ فاخرہ	۱	ایضاً قسم دوم	۱۲	مرثیہ سلام	۰
منازل الفرقان	۱۰	کھری بات	۱	تحفۃ العابدین	۱
یواقیت	۳	انذار التاویذین	۱۰	مجموعہ صنائع	۳
ساجد	۳	قصیدہ	۱	ترجمہ المصلح فاہی	۱
ان معراج	۳	تحفۃ الصائدين	۰	ترجمہ المصلح فاہی	۲
نور المؤمنین	۱	نصر المؤمنین	۰	ذخیرہ آخرت	۰
نور الجنۃ فیما بعد	۲	قالناہ قرانی	۱	محسن ستجاد	۰
مشوی راوا آخرت	۲	قال جعفری زیہ خوب	۲	ناراذات لہب	۲
میں یقین فیک	۰	عین البکار	۰	گوہر شب چراغ	۲
زینۃ العباد	۱	دعا لقا اللہ بار	۰	تنبیہ العقول	۲
تحفۃ العوام	۰۶	احکام النساء	۰۲	دلیل الخنات	۳
احال الصالحین	۰۶	نعلی قسم کاغذ علی	۰	تحفۃ المؤمنین	۳
احکام الامتہ	۰۶	قسم دوم	۰	فرائد بہتہ	۶

